اشعیا 53 پر واعظ

SERMONS ON ISAIAH 53

(Urdu)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہائیمرز جونیئر کی جانب سے

by Dr. R. L. Hymers, Jr.

ویب سائٹ:

www.sermonsfortheworld.com

ای میل:

Email: rlhymersjr@sbcglobal.net

’’ڈاکٹر ہائیمرز کے اشعیا 53 باب پر واعظ اُن سب سے بہترین میں سے ہیں جنہیں میں نے کبھی بھی پڑھا یا سُنا ہے۔ اِرتداد کے اِس زمانے میں، وہ مسیح اور انجیل میں مضبوطی کے ساتھ مرکوز ہیں۔ یہ واعظ ہر اُس ہستی کے لیے ایک عظیم نعمت ثابت ہوں گے جو اُنھیں پڑھے گا، مسیحی ہو یا نہ ہو۔ اِنہیں پڑھا جانا چاہیے، منادی کی جانی چاہیے اور دُنیا بھر میں بھیجا جانا چاہیے۔ ایسا کرنے کے لیے خداوند آپ کی مدد کرے۔‘‘

– ڈاکٹر کرسٹوفر ایل کیگن

واعظوں کے یہ مسودے اشاعت کا حق نہیں رکھتے ہیں۔ آپ ڈاکٹر ہائیمرز کی اجازت کے بغیر اِنہیں چھاپ سکتے ہیں، اِن کی منادی کر سکدے ہیں اور اِس فائل کو دوسروں کو بھیج سکتے ہیں۔ ایسا کرنے کے لیے ہم آپ کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں!

اگر اِن واعظوں نے آپ کو برکت بخشی ہے تو ڈاکٹر ہائیمرز کو ایک ای میل بھیجیں اور اُنہیں بتائیں، لیکن ہمیشہ اُس مُلک کا نام شامل کریں جہاں سے آپ لکھ رہے ہیں۔ ڈاکٹر ہائیمرز کا ای میل
rlhymersjr@sbcglobal.net ہے۔ آپ ڈاکٹر ہائیمرز کو کسی بھی زبان میں لکھ سکتے ہیں، لیکن اگر آپ انگریزی میں لکھ سکتے ہیں تو انگریزی میں لکھیں۔ اگر آپ ڈاکٹر ہائیمرز کو بذریعہ ڈاک لکھنا چاہتے ہیں تو اُن کا پتہ یہ ہے:
90015، لاس اینجلز، کیلیفورنیا 15308پوسٹ آفس باکس نمبر

آپ ڈاکٹر ہائیمرز کے سارے واعظ www.sermonsfortheworld.com پر پڑھ سکتے ہیں۔ ''اُردو میں واعظ'' پر کلِک کریں۔

واعظوں کی فہرست

واعظ	صفحہ
’’خدا کے خادم کے مصائب اور فتح!‘‘، (اِشعیاء 52 : 13-15)	1
’’مُسترد کردہ پیغام،‘‘ (اِشعیاء 53 : 1)	8
’’مسیح – عام لوگوں نے مسترد کیتا،‘‘ (اِشعیاء 53 : 1-2)	13
’’مسیح – ہر جگہ حقیر جانا گیا،‘‘ (اِشعیاء 53 : 3)	19
’’مسیح کے مصائب – دُرست یا غلط،‘‘ (اِشعیاء 53 : 4)	25
’’یسوع گھائل، کُچلا اور زدوکوب کیا گیا،‘‘ (اِشعیاء 53 : 5)	30
’’عالمگیر گناہ، مخصوص گناہ اور گناہ کا علاج،‘‘ (اِشعیاء 53 : 6)	36
’’بَرّے کی خاموشی،‘‘ (اِشعیاء 53 : 7)	41
کفارے کی تفصیل،‘‘ (اِشعیاء 53 : 8)	47
’’مسیح کی تدفین کی متضاد منطق،‘‘ (اِشعیاء 53 : 9)	53
’’گناہ کا کفارہ بن جانا!‘‘، (اِشعیاء 53 : 10)	58
’’نجات دہندہ کی فتح،‘‘ (اِشعیاء 53 : 10)	65
’’اطمینان اور راستبازی – مسیح نے حاصل کی،‘‘ (اِشعیاء 53 : 11)	71
’’مسیح کے جلال کا نقطہ آغاز،‘‘ (اِشعیاء 53 : 12)	77
’’یسوع میں سادہ ایمان،‘‘ (اِشعیاء 53 : 3)	83

خُدا کے خادم کے مصائب اور فتح!
THE SUFFERING AND TRIUMPH OF GOD'S SERVANT!
(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 1)
(SERMON NUMBER 1 ON ISAIAH 53)
(Urdu)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

لاس اینجلز کی بپتسمہ دینے والی عبادت گاہ میں تبلیغی واعظ
۱۲ جُون ۲۰۱۱ ،صبح کو، خداوند کے دِن
A sermon preached at the Baptist Tabernacle of Los Angeles
Lord's Day Morning, June 12, 2011

''دیکھو ، میرا خادم حکمت سے کام لے گا؛ وہ سرفراز ہوگا،اُوپر اُٹھایا جائےگا، اور بڑا اوج پائے گا۔ جس طرح بہت سے لوگ اُسے دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئے ۔ کیونکہ اُس کی شکل و صورت بگڑ کر آدمیوں کی سی نہ رہ گئی تھی۔ اُسی طرح بہت سی قومیں اُسے دیکھ کر تعجب کریں گی، اور بادشاہ اُس کی وجہ سے اپنا منہ بند کریں گے۔ کیونکہ وہ ایسی باتیں دیکھیں گے جو اُنھیں بتائی نہ گئی تھی، اور ایسی بات اُن کی سمجھ میں آئے گی جو انہوں نے ابھی تک سُنی بھی نہ تھی'' (اشعیا 52:13 - 15)۔

مہربانی سے اپنی بائبل اس حوالے کے لیے کھلی رکھیئے۔ ڈاکٹر جان گِل ، اور اُن کے ساتھ ساتھ جدید مبصرین کی " بہت بڑی اکثریت" کے مطابق اِن آیات کو باب نمبر 52 کی بجائے باب نمبر 53 میں شامل ہونا چاہیے تھا (فرینک ای۔ گیبی لِین، ڈی۔ڈی۔ Frank E. Gaebelein **بائبل کی تفسیر پر تبصرہ**، ***The Expositor's Bible Commentary*** ریجینسی ریفرینس لائبیریری، Regency Reference Library، 1986جلد 6 ، صفحہ 300) ۔

باب نمبر 53 آیت 12 سے لیکر آیت 13 تک کا تمام حوالہ، خُدا کے ''مصیبت زدہ خادم'' کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ میتھیو ہنری Matthew Henry نے کہا،

> یہ پیشن گوئی، جو یہاں سے شروع ہوتی ہے اور اگلے باب کے اختتام تک جاری رہتی ہے، یسوع مسیح کی طرف جس قدر سادگی سے اشارہ کرسکتی ہے کر رہی ہے؛ قدیم یہودیوں نے اسے مسیحا کے طور پر سمجھا تھا، حالانکہ جدید [ربّیوں] نے کڑی محنت کے ساتھ کوشش کی کہ اسے مسخ کر سکیں... لیکن فلپس، جس نے مسیح کے بارے میں [اِس حوالے سے] ایک خواجہ کو تبلیغ کی اور اِس کو کسی بھی بحث سے مبرا کر دیا کہ '' اُس کے بارے میں نبی یہ کہتا ہے،'' اُس ہی کے بارے میں اور کسی اور آدمی کے بارے میں نہیں، رسولوں کے اعمال 8:34،35 (**مکمل بائبل پر میتھیو ہنری کا تبصرہ**، ہینڈریکسن پبلیشرز، 1996 دوبارہ اشاعت، جلد 4، صفحہ 235)۔

قدیم یہودی ٹارگم Targum کہتے ہیں کہ یہ مسیحا کی طرف اشارہ کرتی ہے، جیسا کہ بہت قدیم دور کے ربّیوں ابین عزّرہ اور الشیچ Aben Ezra and Alshech نے کہا تھا (جان گِل ڈی۔ڈی۔ **عہدِعتیق کی وضاحت کے ساتھ تشریح**،***An Exposition of the Old Testament*** دی بپٹسٹ سٹینڈرڈ بیّرر، The Baptist Standard Bearer دوبارہ اشاعت 1989، جلد اوّل، صفحہ 309)۔

مسیحی تبصرہ نگاروں نے تمام تاریخ میں اس حوالے کو خُداوند یسوع مسیح کے بارے میں ایک پیشن گوئی کے بطور دیکھا ہے۔ سپُرجین Spurgeon نے کہا،

> دوسری صورت میں وہ کیا کر سکتے تھے؟ نبی اور کس کے بارے میں حوالہ دے سکتے تھے؟ اگر ناصرت کا ابنِ انسان، خُدا کا بیٹا، اِن تینوں آیات میں درست طور پر واضح نہیں ہے، یہ اسی قدر سیاہ ہیں جس قدر خود ایک آدھی رات ۔ ہم ایک لمحے کے لیے بھی ہر لفظ کو اپنے خُداوند یسوع مسیح کے [اطلاق] بارے میں استعمال کرنے میں نہیں ہچکچاتے۔ (سی۔ ایچ۔ سپُرجین، ''جو مصلوب ہوا تھا اُس کی یقینی فتح،'' The Sure Triumph of the Crucified One '' **میٹروپولیٹن کی عبادت گاہ کے خطبہ گاہ سے**،

The Metropolitan Tabernacle Pulpitپلگِریم پبلیشرز، دوبارہ اشاعت 1971 ، جلد 21 ، صفحہ 241)۔

جیسا کہ میتھیو ہنری نے پہلے بیان کیاہے، مبشرِ انجیل فلپس نے کہا تھا کہ ضحیفوں کا یہ حوالہ مسیح کے مصائب کی نشان دہی کرتا ہے۔

> ''اور خواجہ نے فلپس سے کہا، مہربانی سے مجھے بتا کہ نبی یہ باتیں کس کے بارے میں کہتا ہے۔ اپنے یا کسی اور کے بارے میں ؟ فلپس نے کتابِ مقدس کےاُسی حِصّہ سے شروع کر کےاُسے یسوع کے بارے میں خوشخبری سُنائی'' (اعمال8 :34 - 35)۔

ہم ٹارگم Targum، قدیم دور کے ربیّوں، مبشرِ انجیل فلپس، اور دورِ حاضرہ کے مسیحی تبصرہ نگاروں سے بہتر نہیں کر سکتے ہیں۔ ہمارے کلا م کا ہر لفظ مسیحا یعنی خداوند یسوع مسیح کی ایک پیشن گوئی ہے۔

1. اوّل، خُدا کے لیے مسیح کی خدمت دیکھتے ہیں۔

یہ خُداوند باپ ہے جو آیت نمبر13 کے الفاظ کہتا ہے،

> ''دیکھو ، میرا خادم حکمت سے کام لے گا؛ وہ سرفراز ہوگا،اُوپر اُٹھایا جائےگا، اور بڑا اوج پائے گا' (اشعیا 13:52)۔

خُدا ہمیں بتاتا ہے کہ اُس کے ''خادم'' کو دیکھو۔ جب یسوع زمین پر آیا، اُس نے

> ''بلکہ اپنے آپ کو خالی کردیا، اور غلام کی صورت اختیار کر کے، اِنسانوں کے مُشابہ ہو گیا'' (فلپیوں 7:2)۔

زمین پر خُدا کا خادم ہونے کی حیثیت سے، مسیح نے حکمت سے کام لیا تھا، اور دانشمندی سے عمل کیا تھا۔ زمین پر اپنی منادی کے دوران، جو کچھ بھی یسوع نے کہا اور کیا، بہترین حکمت کے ساتھ نبھایا تھا۔ ہیکل میں چھوٹے لڑکے کے طور پر، ربّی اُس کی حکمت پر حیرت زدہ تھے۔ بعد میں صدوقی اور فریسی اُس کو جواب نہیں دے سکے تھے، اور روم کے صوبے کا حاکم [گورنر] پیلاطُوس لا جواب ہوگیا تھا جب وہ [یسوع] بولا تھا۔

خُداوند کے خادم سے تعلق رکھتے ہوئے، پھر ہمارا کلام کہتا ہے،

> ''دیکھو ، میرا خادم حکمت سے کام لے گا؛ وہ سرفراز ہوگا،اُوپر اُٹھایا جائےگا، اور بڑا اوج پائے گا'' (اشعیا 13:52)۔

''اعلیٰ و ارفعیٰ''، ''بلند کیاجائےگا'' اور ''سرفراز ہوگا'' جیسے الفاظ جدید انگریزی میں تشریح پیش کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر ینگ Young اشارہ کرتے ہیں کہ ''فلپیوں 9:2 - 11 آیات اور اعمال33:2 آیت میں مسیح کی وجدانی کیفیت کی وضاحت ان الفاظ کو ذہن میں لائے بغیر پڑھنا ناممکن ہے (ایڈورڈ جے۔ ینگ، پی ایچ۔ ڈی۔، **اشعیا کی کتاب**، عیرڈ مانز، 1972، جلد 3، صفحہ 336)۔

> اِس لیے خُدا نے اُسے نہایت ہی اُونچا درجہ دیا اور اُسے وہ نام عطا فرمایاجو ہر نام سے اعلیٰ ہے'' (فلپیوں 9:2)۔

> ''اُسی یسوع کو خُدا نے زندہ کیا ، جس کے ہم سب گواہ ہیں۔ وہ خُدا باپ کے داہنے ہاتھ کی طرف سربلند ہوا اور خُدا باپ سے پاک روح حاصل کی… دیکھتے اور سنتے ہو'' (اعمال 32:2-33)۔

> ''دیکھو ، میرا خادم حکمت سے کام لے گا؛ وہ سرفراز ہوگا،اُوپر اُٹھایا جائےگا، اور بڑا اوج پائے گا'' (اشعیا 13:52)۔

باوقار ہوگا – "سرفراز ہوگا"۔ عزت بخشی گئی – ''اُوپر اُٹھایا گیا تھا۔'' بہت بلند – بہت زیادہ ارفعی و اعلیٰ۔'' یہ وہ الفاظ ہیں جو مسیح کے عروج کے مراحل کی عکاسی کرتے ہیں۔ وہ مردوں میں سے جی اُٹھتا ہے! وہ اُوپرجنت میں اُٹھایا جاتا ہے اپنے آسمان پر اُٹھائے جانے کے وقت! وہ اب خُداوند کے داہنے ہاتھ پر بیٹھا ہے! اعلیٰ و ارفعی – "اُوپر اُٹھایا جائے گا''!عزت بخشی گئی – ''اُوپر اُٹھایا گیا تھا۔'' بہت ہی بلند – یہا ں تک کہ وہ جنت میں خُداوند کے داہنے پر بیٹھا ہے! آمین!

اُوپر اُٹھائے جانے کےلیے وہ مرا تھا،
''یہ مکمل ہو گیا ہے''، اُسکا چیخنا تھا؛
اب جنت میں اعلیٰ و ارفعی مقام پر ہے؛
ہیلیلویاہ! کیسا نجات دہندہ ہے!
('' ہیلیلویاہ! کیسا نجات دہندہ ہے!'' شاعر فلپس پی۔ بلِیس، 1838 - 876)۔

''دیکھو ، میرا خادم حکمت سے کام لے گا؛ وہ سرفراز ہوگا،اُوپر اُٹھایا جائےگا، اور بڑا اوج پائے گا'' (اشعیا 13:52)۔

یسوع ہے ، اور ہمیشہ رہے گا، خُدا باپ – اور خُدا بیٹے کا خادم – جو مُردوں میں سے جی اُٹھا، آسمان پر اُٹھایا گیا، خُدا باپ کے داہنے ہاتھ پر بیٹھا ہے! ہیلیلویاہ! کیسا نجات دہندہ ہے!

2. دوئم، گناہ کے لیے یسوع کی قربانی دیکھتے ہیں۔

مہربانی سے آیت نمبر 14 با آوازِ بلند پڑھئے۔

''جس طرح بہت سے لوگ اُسے دیکھ کر حیرت زدہ ہوگئے؛ کیونکہ اُس کی شکل و صورت بگڑ کر آدمیوں کی سی نہ رہ گئی تھی'' (اشعیا 14:52)۔

ڈاکٹر ینگ کہتے ہیں کہ وہ جنہوں نے اُسے دیکھا تھا '' خادم کی خوفناک بگڑی ہوئی شکل و صورت [ہوگی] دہشت زدہ اور حیرت زدہ کر دینے والی... اُس کی شکل و صورت اس قدر خوفناک بگڑی ہوئی [ہو گی] کہ وہ آدمیوں کا سا نہ لگے گا... اُس کی صورت اس قدر بگڑی ہوئی ہو گی کہ وہ آدمی سے مشابہ نہ ہوگا۔ یہ اُس کی شدید مصیبتوں کو پیش کرنے کا ایک نہایت ہی جامع انداز ہے '' (.ibid، صفحات 338-337)۔

اپنی اذیتوں کے وقت کے دوران یسوع کی شکل و صورت وحشیانہ طریقے سے خوفناک حد تک بگڑی ہوئی تھی۔ مصلوب ہونے کی رات سے قبل وہ[یسوع] ''شدید اذیت میں تھا،''

''پھر وہ سخت درد و کرب میں مبتلا ہو کر اور بھی دلسوزی سے دُعا کرنے لگا اور اُس کا پسینہ خون کی بوندوں کی مانند زمین پر ٹپکنے لگا'' (لوقا 44:22)۔

یہ اُن کا اُسے گرفتار کرنے سے *پہلے* ہوا تھا۔ وہاں گتسمنی کے اندھیرے میں تمہارے گناہوں کا فیصلہ مسیح پر عائد ہونا شروع ہو گیا تھا۔ جب سپاہی اُسےگرفتار کرنے آئے تھے وہ پہلے ہی سے خونی پسینے سے شرابور تھا۔

پھر انہوں نے اُسے قبضے میں لیا اور اُس کے منہ پر مارا تھا۔ ایک اور مقام پر اشعیا نبی ہمیں بتاتا ہے کہ مصائب زدہ خادم نے کیا کہا تھا،

''میں نے اپنی پیٹھ مارنے والوں کے ، اور اپنی داڑھی نوچنے والوں کے حوالے کردی؛ تضحیک اور تھوک سے بچنے کے لیے میں نے اپنا منہ نہیں چھپایا'' (اشعیا 6:50)

لوقا کہتا ہے، '' انہوں نے اُس کے منہ پر مارا'' (لوقا 64:22)۔ مرقس کہتا ہے کہ پیلاطُوس نے ''اُسے کوڑے لگوائے تھے'' (مرقس 15:15)۔ یوحنا کہتا ہے،

''تب پیلاطُوس نے یُسوع کو لے جا کر کوڑے لگوائے اور فوج کے سپاہیوں نے کانٹوں کا تاج بنایا اور اُس کے سر پر رکھّا اور اُسے سُرخ رنگ کا چوغہ پہنا دیا۔ وہ بار بار اُس کے سامنے جاتے اور کہتے تھے کہ اَے یہُودیوں کے بادشاہ! تجھے آداب اور اُس کے منہ پر تھپڑ مارتے تھے'' (یوحنا 19:1-3)۔

پھر اُنہوں نے اُس کے ہاتھوں اور پیروں کو صلیب پر کیلوں سے جڑ دیا۔ جیسا کہ ڈاکٹر یَنگ لکھتے ہیں، ''... اُس کی شکل و صورت اس قدر خوفناک بگڑی ہوئی تھی کہ وہ آدمیوں کا سا نہ لگتا تھا'' (صفحہ 338، .ibid)۔

'' جس طرح بہت سے لوگ اُسے دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئے ۔ کیونکہ اُس کی شکل و صورت[اُس کی ظاہری حالت] بگڑ کر آدمیوں کی سی نہ رہ گئی تھی '' (اشعیا 14:52)۔

سکُو فیلڈ بائبل کا مطالعہ The Scofield Study Bible اس آیت کے بارے میں کہتا ہے، '' اس کا لغوی انجام خوفناک ہے: اُس [یسوع]کی شکل و صورت ایک آدمی کے حوالہ سے اس قدر بگڑی ہوئی تھی کہ اُس [یسوع] کی ظاہری حالت ابنِ انسان جیسی نہ تھی' – انسان کی موافق نہیں – متی 26 باب میں وحشیانہ پن کے اثرات بیان کیئے...''

اُس کی کنپٹی کانٹوں سے زخمی اور لہولہان تھی،
ہر جگہ سے خون کی دھاریں بہہ رہیں تھی؛
اُس کی کمر پر کوڑوں سے کڑی صربوں کے نشان تھے
لیکن اور تیز کوڑے اُس کا دل چیر رہے تھے۔

برہنہ معلون لکڑی پر کیلوں سے جڑا ہوا،
زمین اور اوپر آسمان پر واضح نظر آتا تھا،
زخموں اور لہو سے بھرا ایک شاہکار،
زخمی محبت کا ایک اُداس منظر!
(''اُس کی چاہت'' His Passion ، شاعر جوزف ہارٹ Joseph Hart، 1712-1768
؛ بطرز ''یہ آدھی رات ہے، اور زیتون کی چوٹی پر'' Tis Midnight, and on Olive's Brow)۔

اور کیوں، پیارے نجات دہندہ، مجھے بتاؤ کیوں
کہ آپ زخمی اور لہو لہان تکلیف زدہ پڑے ہو؟
ایسی کونسی عظیم وجہ نے آپ سے یہ کروایا؟
بہت سادہ سی وجہ ہے – یہ سب محبت کے لیے تھا!
(''گتسمنی، دی اُولیو۔پریس!'' شاعر جوزف ہارٹ، 1712-1768؛
بطرز ''یہ آدھی رات ہے، اور زیتون کی چوٹی پر'' Tis Midnight, and on Olive's Brow)۔

کیوں، پیارے نجات دہندہ، مجھے بتائیں کیوں آپ کی حالت '' کسی انسان سے زیادہ بگڑی ہوئی تھی، اور [آپ] آدمیوں کے سے نہیں لگتے تھے''؟ اس کا جواب 53 ویں باب کی بارھویں12 آیت کے آخر میں دیا جا چکا ہے، ''اُس نے بہتیروں کے گناہ اُٹھا لیے'' (اشعیا 12:53)۔ یہ مسیح کی قربانی آپ کے گناہوں کےلیے ہے، ایک متبادل قربانی – یسوع کا صلیب پر مصلوب ہونا – آپ کی جگہ پر ، آپ کے گناہوں کے لیے تکیلفیں برداشت کرنا اور مرنا! اس طرح، ہم خُدا کے لیے یسوع کی خدمت دیکھتے ہیں۔ چناچہ ، ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے گناہوں کے کفارے کے لیے یسوع نے قربانی دی۔

3. سوئم، ہم مسیح کی نجات کا اطلاق دیکھتے ہیں۔

مہربانی سے کھڑے ہو جایئے اور اشعیا 15:52 با آوازِ بلند پڑھئے۔

''اُسی طرح بہت سی قومیں اُسے دیکھ کر تعجب کریں گی، اور بادشاہ اُس کی وجہ سے اپنا منہ بند کریں گے۔ کیونکہ وہ ایسی باتیں دیکھیں گے جو اُنہیں بتائی نہ گئی تھیں، اور ایسی بات اُن کی سمجھ میں آئے گی جو اُنہوں نے ابھی تک سنی بھی نہ تھی'' (اشعیا 15:52)۔

آپ تشریف رکھیئے۔ ڈاکٹر یَنگ کہتے ہیں کہ یہاں، اس آیت میں، مسیح کی تکالیف اور قربانی آیت 14میں واضح کی گئی ہیں اور اُن کا اطلاق ہوتا ہے۔

نبی واضح کرتا ہے کہ کیوں اُس[یسوع] کی شکل و صورت بگڑ گئی تھی۔ لہٰذا ... اس بگڑی ہوئی شکل و صورت کی حالت میں، '' وہ بہت سی اقوام پر چھڑکاؤ کرے گا۔'' [یہ] وہ اکیلا ہے جس کی شکل و صورت بگڑی ہوئی ہے، جب خادم دوسروں کے لیے کچھ کرتا ہے، تو اُس میں وہ ایک پاکیزہ رسم ادا کرتا ہے۔ اُس کی شکل و صورت کا بگڑا ہوا ہونا [اُس کی تکالیف میں] تھا... ایک ایسی حالت جس میں وہ خود قوموں کے لیے پاکیزگی اور صفائی لایا تھا۔ یہاں یہ فعل '' وہ چھڑکاؤ کرے گا'' [ہمیں بتاتا ہے] پانی کا... چھڑکنا، یا خون کا صفائی کے طور پر... یہ [مسیح کاکاہن کی حیثیت سے] کام ہے کہ جو یہاں چھوڑا گیا ہے، اور اس کام کا مقصد ہے کہ دوسروں تک صفائی اور پاکیزگی کو لایا جائے ... وہ خود ایک کاہن کی حیثیت سے پانی اور خون چھڑکےگا اور یوں بہت سی قوموں کو پاکیزہ کرے گا۔ وہ ایسا ایک مصائب برداشت کرنے والے کے طور پر کرتا ہے، جس کی تکالیف ... پاک کرنے کے عمل کے لیے ہیں اور اُن کے روئیے

میں جو اُس پر توجہ دیتے ہیں ایک گہری تبدیلی پیدا کرےگا۔ (صفحات 339-338 ,.ibid)۔

اِس پیشن گوئی کی تکمیل کے عین مطابق، مسیح کی انجیل کا تبلیغ کرنا یہودیت کے شکنجوں کو توڑ کر ایک عالمی مذہب بن گیا ہے۔ پہلے صدی سے ہی ''بہت سی قومیں'' مبشرانِ انجیل ہو چکی ہیں، اور دنیا میں ہر طرف لوگ یسوع کے خون سے پکیزہ کیے جا چکے ہیں، اُن کو یسوع مسیح کی نجات میں لانے کے لیے، پیدا کر رہے ہیں، جیسا کہ ڈاکٹر یَنگ نے کہا، '' ایک گہری تبدیلی اُن کے رویوں میں جو اُس پر توجہ دیں گے۔'' اگرچہ دنیا میں قوموں کے تمام بادشاہ بھی آدمیوں کے بچانے والے نہیں رہے ہونگے، ابھی تک جیسے جیسے مسیحیت دنیا میں پھیلتی گئ ہے، انہوں نے آخر کار، ''اُس پر اپنی باتیں [جلی کٹی] سنانی بند کر دی ہیں،'' اور برائے نام مسیحی بن گئے، اُس کے خلاف نہیں بولتے۔ یہاں تک کہ آج کے دِن تک، وہاں ویسٹ مِنسٹر ایبی میں ہونے والی مسیحی عبادتوں کے درمیان ملکۂ الزبتھ دوئم، ''اُس پر'' اپنا منہ بند رکھتی ہے اور خاموشی سے سرنگوں ہوتی ہے اُس [یسوع] کے سامنے تعظیم کے لیے۔ مغربی دنیا کےبہت سے دوسرے مطلق العنان حکمران، اور مشرق میں کم از کم اُسے [یسوع کو]ظاہری تعظیم پیش کرتے ہیں۔ درحقیقت، شہنشاہ کانسٹنٹائین نے بھی مسیحیت کے ابتدائی سالوں میں کی تھی، اور بہت سے دوسروں نے بھی کی تھی۔

'' کیونکہ وہ ایسی باتیں دیکھیں گے جو اُنہیں بتائی نہ گئی تھیں، اور ایسی بات اُن کی سمجھ میں آئے گی جو اُنہوں نے ابھی تک سنی بھی نہ تھی''
(اشعیا 15:52)۔

جیسا کے یہاں نبی کی طرف سے پیشن گوئی کی گئی تھی، مسیح کی انجیل دنیا کی تمام قوموں میں پھیل گئی ہے،

"اس طرح وہ بہت ساری قوموں میں چھڑکاؤ کرے گا" (اشعیا 15:52)

یہاں تک کہ متحدہ ریاستہائے امریکہ کے صدر، ایک برائے نام مسیحی، کبھی کبھار گرجہ گھر میں سر جھکاتے ہیں اور ''[اپنا] منہ اُس پر '' بند رکھتے ہیں۔

لیکن میں ضرور کہوں گا کہ یہ خوبصورت پیشن گوئی یورپ، برطانیہ اور امریکہ کے لیے اس قدر پوری نہیں اُترتی جیسے پہلے کبھی اُترتی تھی۔ بائبل پر اچانک ''آزاد خیال'' حملوں ،اور فینیFinney کی انجیل سے گمراہی کے ذریعے سے گرجے گھروں کے کمزور ہونے، اور ''فیصلہ سازیت'' کی مختلف اقسام کے شیطانی طریقوں کے دورِ حاضر کے پیروکار ہونے کی وجہ سے مغرب میں گرجے گھر تذبذب اور افراتفری کا شکار ہیں۔ پھر بھی، وسیع' تیسری دنیا' میں، عظیم بیداریاں اور تجدید نو ، جو کبھی مرتد ہوتے وقت دیکھی گئی تھیں، اور جنہوں نے مغرب کے گرجے گھروں کو کمزور کر دیا تھا۔ ابھی تک پنپ رہی ہیں۔ ہمارے دل خوشی سے جھوم اُٹھتے ہیں جب ہم چین، جنوب مشرقی ایشیا، انڈیا اور دنیا کے دوسرے حصوں میں اجتماعات کے مراسلے پڑھتے ہیں، جو اس لمحے بھی انجیل کو پھیلانے والے گرجہ گھروں کے طور پر بہت تیزی سے پھیلتے جا رہے ہیں! جی ہاں، اکثر اُن پر ظلم و ستم بھی ہوتے ہیں، لیکن جیسا کہ دوسری صدی میں ٹرٹیولیئین Tertullian نے کہا، '' شہیدوں کا لہو کلیسیا کا بیج ہوتا ہے''۔ اور یہ بات آج تمام تیسری دُنیا کے ممالک کے لیے درست ہے۔ جبکہ امریکہ اور مغرب عام طور پر، اپنے مسیحی پس منظر سے دور ہوتے جارہے ہیں، اور انسانی ، روحانی شکی بوکھلاہٹ کا شکار ہوتے جارہے ہیں، اِس کے باوجود جیسا کہ سپُرجیئن نے پیشن گوئی کی تھی،

یسوع ضرور ... چھڑکے گا صرف یہودیوں پر ہی نہیں، بلکہ ہر طرف غیر اقوام پر ... تمام زمینیں اُس کے بارے میں سنیں گی، اور اُسے نیچے آتا ہوا محسوس کریں گی جیسے کٹی ہوئی گھاس پر پانی کا چھڑکنا۔ دور دراز کے سیاہ فام قبیلے، اور ڈھلتے سورج کی سرزمین پر بسنے والے اُس کے نظریات کو سنیں گے اور اُنہیں قبولیت سے پی لیں گے... وہ بہت سی اقوام پر اپنے شفیق کلام کو چھڑکے گا (صفحہ 248 .ibid)۔

سپُرجئین کا ''پیغمبرانہ'' پیغام آج پہلے سے بھی زیادہ سچا ہے جب اُس نے وہ الفاظ سو سال قبل کہے تھے۔ اور ہم شادمان ہوتے ہیں کہ یہ ایسا ہے! آمین!

یہ وعدہ ابھی مکمل طور پر پورا نہیں ہوا ہے۔ لیکن یہ ہو جائے گا – کیونکہ خداوند کے منہ سے کہا گیا تھا – اشعیا نبی کے ذریعے ، جس نے کہا،

''قومیں تیری روشنی کی طرف آئیں گی '' (اشعیا 3:60)

"اور مختلف قوموں کا مال و زر تیرے پاس لایا جائے گا'' (اشعیا 5:60)۔

"دیکھو وہ بہت دور سے آئیں گے، کچھ شمال کی جانب سے ، کچھ مغرب کی طرف سے، اور کچھ آسوان کے علاقے سے۔" (اشعیا 12:49)

جیمس ہڈسن ٹیلر، چین کے ایک ابتدائی انجیلی مبلغِ دین، نے کہا تھا کہ "آسوان" چین کی زمین تھی، ایسا ہی **سُکو فیلڈ بائبل کا مطالعہ،** اشعیا 12:49 کی ایک یاداشت میں کہتے ہیں۔ ہم کیسے ٹیلر اور سُکو فیلڈ سے اختلاف کریں جبکہ ہم آج یہ سب کچھ اپنی آنکھوں کے سامنے چین میں ہوتا ہوا دیکھتے ہیں؟ یقیناً یہ سچ ہے، کم از کم اطلاق ہونے کی حد تک! ہزاروں کی تعداد میں ہر ایک گھنٹے میں عوامی جمہوریہ چین میں اور بہت سی دوسری دور دراز کی سرزمینوں پر لوگ مسیحیت قبول کر رہے ہیں، اور ہم شادمان ہیں کہ ایسا ہو رہا ہے!

جیسا کہ امریکہ ہر روز اسقاط حمل کے ذریعے سے تین ہزار بے یارو مددگارنوزائیدہ بچوں کا قتل کر رہا ہے، اور یہاں ہزاروں کی تعداد میں گرجہ گھر بند ہورہے ہیں، لیکن پھر بھی اُن دور دراز کے زمینوں پر مسیح کا کام بڑھ رہا ہے، اور ابھی مذید مؤثر ہوگا۔ خُدا اُنہیں اِس سے بھی بڑھ کر مسیح میں آنے کے لیے لوگ دے! لوگ جو مسیح کو جانتے ہیں، اور اُس کے نام پر مصائب برداشت کرنے کو تیار ہیں، خُدا اُنہیں جلد ہی اُس کی دوسری آمد پر اقوام کے درمیان فتح مند و کامیا ب کرے !

لیکن میں آج کی صبح آپ سے پوچھتا ہوں، "کیا آپ مسیح کو جانتے ہیں؟ کیا آپ نے ایمان سے اُس کی طرف دیکھا ہے "جس نے کسی بھی انسان سے زیادہ تکالیف برداشت کیں" آپ کے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کے لیے – جی ہاں آپ کے لیے! کیا اُس نے آپ کے گناہ کے لیے اپنا خون چھڑکا تھا، جو کہ آسمانوں پر خداوند خدا کی کتاب میں درج کیا گیا تھا؟ کیا آپ صاف کیے گئے ہیں خُدا کے برّے کے خون سے جو جہاں کے گناہوں کو اُٹھا لے جا تا ہے؟ اور، اگر نہیں ، تو کیا آپ اُس کی موجودگی میں 'اپنا منہ بند رکھیں گے' اور یسوع کے سامنے جھکیں گے، اور اُس[یسوع] کو اپنے خُدا اور نجات دہندہ کے طور پر پائیں گے؟ اور کیا آپ اب ایسا نہیں کرسکتے؟"

نجات دہندہ پر انسانوں کے جرائم کا غیر معمولی بوجھ لادا گیا تھا؛
جسے لباس ساتھ ہے غم ساتھ تھے، کیونکہ وہ گنہگاروں کی صف میں تھا
کیونکہ گہنگاروں کی صف میں تھا۔

اور موت کے ہولناک درد میں وہ رویا، میرے لیے دُعا کی تھی؛
میری قصور وار روح کو پیار کیا اور گلے لگایا جب درخت پر کیلوں سے ٹھوکا گیا۔
جب درخت پر کیلوں سے ٹھوکا گیا۔

ہائے حیرت انگیز محبت! انسان کےبیان کی پہنچ سے پرے محبت؛
محبت جو ایک امر ہونے والے گیت کا موضوع ہوگی۔
امر ہونے والے گیت۔
("اذیت میں محبت" Love in Agony شاعر ولیم ولیمز، 1759؛
بطرز " Majestic Sweetness sits Enthroned شاہی نفاست تخت پر بیٹھی ہے")

لُبِ لُباب

خُدا کے خادم کے مصائب اور فتح!

THE SUFFERING AND TRIUMPH OF GOD'S SERVANT!

(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 1)
(SERMON NUMBER 1 ON ISAIAH 53)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

> ''دیکھو ، میرا خادم حکمت سے کام لے گا؛ وہ سرفراز ہوگا،اُوپر اُٹھایا جائےگا، اور بڑا اوج پائے گا۔ جس طرح بہت سے لوگ اُسے دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئے ۔ کیونکہ اُس کی شکل و صورت بگڑ کر آدمیوں کی سی نہ رہ گئی تھی۔ اُسی طرح بہت سی قومیں اُسے دیکھ کر تعجب کریں گی، اور بادشاہ اُس کی وجہ سے اپنا منہ بند کریں گے۔ کیونکہ وہ ایسی باتیں دیکھیں گے جو اُنھیں بتائی نہ گئی تھی، اور ایسی بات اُن کی سمجھ میں آئے گی جو انہوں نے ابھی تک سُنی بھی نہ تھی'' (اشعیا 52:13 - 15)۔

1۔ اوّل، خُدا کے لیے مسیح کی خدمت دیکھتے ہیں، اشعیا 52:13؛ فلپیوں 2:7؛ فلپیوں 2:9؛ اعمال 2:32-33 .
2۔ دوئم، گناہ کے لیے یسوع کی قربانی دیکھتے ہیں اشعیا 52:14؛ لوقا 22:44؛ اشعیا 50:6؛ لوقا 22:64؛ مرقس 15:15؛ یوحنا 19:1-3؛ اشعیا 53:12 -
3۔ سوئم، ہم مسیح کی نجات کا اطلاق دیکھتے ہیں، اشعیا 52:15؛ 60:3 ، 5 ؛ 49:12.

مسترد کردہ پیغام

THE REJECTED REPORT

(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 2)
(SERMON NUMBER 2 ON ISAIAH 53)
(Urdu)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

لاس اینجلز کی بپتسمہ دینے والی عبادت گاہ میں تبلیغی واعظ
19 جُون، 2011 ، صبح، خُداوند کے دِن
A sermon preached at the Baptist Tabernacle of Los Angeles
Lord's Day Morning, June 19, 2011

"ہمارے پیغام پر کون ایمان لایااور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟"
(اشعیا 53:1).

اشعیا مسیح کی انجیل کے بارے میں بول رہا ہے۔ گذشتہ اِتوار میں نے باب نمبر 52 کی آخری تین آیات میں سے تبلیغ کی تھی، جہاں نبی نے مسیح کے مصائب کی پیشن گوئی کی تھی، "کیونکہ اُس کی شکل و صورت بگڑ کے آدمیوں کی سی نہ رہ گئی تھی" (اشعیا 52:14)۔ یہ یسوع کی ایک تصویر ہے، ہمارے گناہوں کے لیے مار کھایا ہوا اور مصلوب کیا گیا تھا، پھر مُردوں میں سے جی اُٹھا، "اعلٰی و ارفع اور عزت بخشنے والا، اور ... بہت اوج پائے گا" (اشعیا 52:13)۔ لیکن اب، ہمارے کلام میں، یہ نبی اس حقیقت پر نوحہ کرتا ہے کہ بہت کم انجیل کے اس پیغام پر یقین کریں گے۔

ڈاکٹر ایڈورڈ جے۔ یَنگ Dr. Edward J. Young عہدِ عتیق کے ایک عالم تھے، مجھ سے پہلے پادری ڈاکٹر ٹیموتھی لِن Dr. Timothy Lin کے ہم جماعت اور دوست۔ ہمارے کلام پر تبصرہ کرتے ہیں،

> "ہمارے پیغام پر کون ایمان لایااور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا،"

ڈاکٹر یَنگ نے کہا کہ یہ، "سوال سے زیادہ ایک پکار ہے۔ یہ منفی جواب کا تقاضا نہیں کر رہا ہے، لیکن یہ دُنیا میں سچا مذہبی عقیدہ رکھنے والی [کم تعداد] کو توجہ دلانے کے لیے سادگی سے بنایا گیا ہے... یہ نبی اپنے لوگوں کا نمائندہ [ہے]، بول رہا ہے اور افسردگی کا اظہار کر رہا ہے کہ بہت کم ایمان رکھتے ہیں" (ایڈورڈ جے۔ یَنگ، پی ایچ۔ ڈی۔ **اشعیا کی کتاب** ***The Book of Isaiah***، ولیم بی۔ عیردمانز اشاعتی کمپنی، 1972، جلد 3 صفحہ 240).

> "ہمارے پیغام پر کون ایمان لایااور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا،"

لفظ "پیغام" کے معنی ہیں "بات جو سنی گئی" یا عوام میں اعلان کیا ہوا پیغام۔ لوتھر Luther نے اِس کا ترجمہ ایسے کیا " ہماری تبلیغ" (یَنگ، .ibid)۔ " کون ہماری تبلیغ پر یقین کرتا ہے؟" کلام میں اِس کے متوازی اظہار ہے، "اور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟" "خُداوند کا بازو" ایک مقولہ ہے جو خُداوند کی قوت کا حوالہ دیتا ہے۔ کون ہماری تبلیغ پر یقین کرتا ہے؟ اور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟ کس سے مسیح کی بچانے کی قوت ظاہر کی گئی ہے؟

> "ہمارے پیغام پر کون ایمان لایااور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟"
> (اشعیا 53:1).

یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ آپ ضرور پہلے انجیل کی تبلیغ پر یقین کریں، اور پھر مسیح میں خُداوند کی قوت سے تبدیل ہوں۔ اور ابھی تک نبی کا وہی سوال ظاہر کر رہا ہے کہ بہت کم یقین کریں گے اور تبدیل ہونگے۔

> "ہمارے پیغام پر کون ایمان لایااور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟"
> (اشعیا 53:1).

1. اوّل، بہت کم نے یقین کیا اور مسیح کی زمینی منادی کے دوران تبدیل ہوئے۔

یسوع لعزر کی قبر پر آیا تھا۔ وہ آدمی چار دِنوں سے مردہ پڑا تھا۔ یسوع نے اُن سے کہا، '' پتھر کو ہٹا دو'' (یوحنا 39:11)۔ لعزر کی بہن اُس کو رُکنا چاہتی تھی۔ اُس نے کہا، ''اے خُداوند اس میں سے تو بدبو آنےلگی ہے کیونکہ اُسے قبر میں چار دن ہو گئے ہیں'' (.ibid)۔ لیکن اُنہوں نے یسوع کی فرمانبرداری کی اور وہ پتھر ہٹا دیا جس نے قبر کا منہ ڈھانپا ہوا تھا۔ پھر یسوع ''نے بلند آواز سے پکارا ، اے لعزر، باہر آجا۔ اور وہ مردہ لعزر باہر نکل آیا، اُس کے ہاتھ اور پاؤں کفن سے بندھے ہوئے تھے اور چہرے پر ایک رومال لپٹا ہوا تھا۔ یسوع نے اُن سے کہا ، اسے کھول دو اور جانے دو'' (یوحنا 44-43:11)۔

> ''تب سردار کاہنوں اور فریسیوں نے عدالتِ عالیہ کا اِجلاس طلب کیا اور کہنے لگے، ہم کیا کر رہے ہیں؟ [ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟] یہ آدمی تو یہاں معجزوں پر معجزے کیے جارہا ہے'' (یوحنا 47:11)۔

اُنہوں نے دیکھا کہ کس قدر معجزات اُس نے کیے، اور خوفزدہ تھے کہ تمام عام لوگ اُن کے بجائے اُس[یسوع] کی پیروی کریں گے۔

> ''پس اُنہوں نے اُس دِن سے یسوع کے قتل کا منصوبہ بنانا شروع کردیا'' (یوحنا 53:11)۔

سردار کاہنوں اور فریسیوں نے مل کر اجلاس منعقد کرنے شروع کردیے تاکہ یسوع سے چھٹکارا پانے کا بہترین طریقہ دریافت کر سکیں۔ ''اُس کو قتل کرنے کا منصوبہ۔'' یوحنا رسول نے کہا،

> ''اگرچہ یسوع نے اُن کے درمیان اتنے معجزے دکھائے تھےپھر بھی وہ اُس پر ایمان نہ لائے: تاکہ یسعیاہ [اشعیا] نبی کا کہا پورا ہو کہ اے خُداوند ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا اور خُداوند کی قوت کس پر ظاہر ہوئی؟'' (یوحنا 38-37:12)۔

انہوں نے اُسے[یسوع کو] معجزاتی طور پر پانچ ہزار کو کھانا کھلاتے دیکھا۔ اُنہوں نے اُسے کوڑھیوں کو شفا دیتے اور اندھوں کو بینائی دیتے ہوئے دیکھا۔ اُنہوں نے اُسے بدروحوں کو نکالتے، اور مفلوج کو تندرست و توانا صحت کے ساتھ اُٹھتے دیکھا۔ اُنہوں نے اُسے ایک بیوہ کے بیٹے کو مردوں میں سے زندہ کرتے ہوئے دیکھا۔ اُنہوں نے اُس کو پانی کو مَے میں بدلتے ہوئے ہی صرف نہیں دیکھا بلکہ اُس کو سُنا بھی تھا۔

> اُن کے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہی کی خوشخبری سناتا تھا اور لوگوں کو اُن کی بیماری تکلیف سے نجات دیتا تھا'' (متی 35:9)۔

اور پھر بھی، جب اُس نے لعزر کو مردوں میں سے زندہ کیا، ''پس اُنہوں نے اُس دِن سے یسوع کے قتل کا منصوبہ بنانا شروع کردیا'' (یوحنا 53:11)۔

> ''اگرچہ یسوع نے اُن کے درمیان اتنے معجزے دکھائے تھےپھر بھی وہ اُس پر ایمان نہ لائے: تاکہ یسعیاہ [اشعیا] نبی کا کہا پورا ہو کہ اے خُداوند ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا اور خُداوند کی قوت کس پر ظاہر ہوئی؟'' (یوحنا 38-37:12)۔

جی ہاں، بہت کم لوگوں نے یقین کیا اور مسیح کی زمین پر منادی کے دوران تبدیل ہوئے تھے۔

2. دوئم، رسولوں کے زمانے کے دوران بہت کم نے یقین کیا اور تبدیل ہوئے تھے۔

مہربانی سے رومیوں 16-11:10 کھولیئے۔ آیئے کھڑے ہوئیں اور اس عظیم حوالے کو پڑھیں۔

> ''چناچہ پاک کلام یہ کہتا ہے کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے گا وہ کبھی شرمندہ نہ ہوگا۔ کیونکہ یہودی اور غیر یہودی میں کوئی فرق نہیں اِس لیے کہ ایک وہی سب کا خُداوند ہے اور سب کو جو اُس کا نام لیتے ہیں کثرت سے فیض پہنچاتا ہے۔جو کوئی خُداوند کا نام لے گا نجات پائے گا۔ مگر جس پر وہ ایمان نہیں لائےاُسے پکاریں گے کیسے؟ جس کا ذکر تک اُنہوں نے

> نہیں سُنا اُس پر ایمان کیسے لائیں اور جب تک کوئی اُنہیں خوشخبری نہ سُنائے وہ کیسے سنیں گے۔ اور جب تک وہ بھیجے نہ جائیں خوشخبری کیسے سنائیں گے؟ چناچہ لکھا ہے، کہ اُن کے قدم کیسے خوشنما ہیں جو اچھی چیزوں کی خوشخبری لاتے ہیں! لیکن سب نے اُس خوشخبری پر کان نہیں دھرا۔ چناچہ یسعیاہ [اشعیا] کہتا ہے، خُداوند ہمارے پیغام کا کس نے یقین کیا؟" (رومیوں 10:11-16)۔

آپ تشریف رکھ سکتے ہیں۔

غور کریں کہ کلام کا یہ حوالہ 12 آیت میں کہتا ہے،

> "کیونکہ یہودی اور غیر یہودی میں کوئی فرق نہیں اِس لیے کہ ایک وہی سب کا خُداوند ہے اور سب کو جو اُس کا نام لیتے ہیں کثرت سے فیض پہنچاتا ہے" (رومیوں 10:12)۔

یسوع کے اوپر آسمان پر جانے کے بعد تیس 30 سال سے تھوڑا کم عرصہ پہلے یہ پولوس رسول کی طرف سے لکھا گیا تھا۔ یوں پولوس نے اعمال کی کتاب کے بعد کے حصے کے دوران رومیوں کی کتاب لکھی تھی۔ وہ دونوں یہودیوں اور غیر یہودیوں سے مخاطب تھا، جبکہ یسوع نے لگ بھگ بلخصوص یہودیوں سے بات چیت کی تھی۔ پولوس کہتا ہے، "یہودیوں اور یونانیوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔" تمام انسانوں کو مسیح کی ضرورت ہے!

اور اُس وقت تک، پولوس نے اپنے زیادہ تر غیر یہودی سامعین کو وہی باتیں کہی تھیں جو یسوع نے کہی تھیں، اشعیا 53:1 سے حوالہ دیتے ہوئے، اس حقیقت پر افسردہ ہوتے ہوئے کہ نسبتاً کم تعداد میں صرف غیر یہودیوں نے یقین کیا – اور اشعیا 53:1 کا حوالہ دیتے ہوئے ظاہر کیا کہ نبی نے کہا تھا، کہ اکثر غیر یہودی خوشخبری کی طرف صرف تھوڑا سا زیادہ دھیان دے سکیں گے با نسبت یہودیوں کے۔ پولوس نے یہ ظاہر کرنے کے لیے اشعیا کے شکوے کا حوالہ دیا تھا۔

> "ہمارے پیغام پر کون ایمان لایااور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟" (اشعیا 53:1)۔

غیر یہودی ، یہودیوں کے مقابلے میں خوشخبری کو زیادہ قبول کرتے تھے۔ پھر بھی اس کےباوجود، پولوس اور دوسرے رسولوں کی تبلیغ کے زمانے کے دوران صرف غیر یہودیوں کی نسبتاً کم تعداد نے یسوع میں یقین کیا۔ اگرچہ رسولوں کے دور میں بہت بڑی تجدید نو ہوئی تھی ۔ جیسا کہ ہم اعمال کی کتاب میں دیکھتے ہیں۔ اس کے باوجود پھر بھی وہ شاندار تجدیدِ نو نسبتاً کم تعداد میں صرف غیر یہودیوں کو مسیح کی نجات کی طرف لےکر آئی۔ بشارتِ انجیل مشکل تھی، یہاں تک کہ رومیوں کے درمیان بھی!

مسیح اور رسولوں دونوں نے بہت کم لوگوں کو تبدیل ہوتے دیکھا تھا۔ یوں، پہلی صدی کے مسیحی فیصلہ کن طور پر اقلیت میں تھے، اُور اُس وقت کی ستم زدہ اور اذیت زدہ اقلیت! اور یوں، یوحنا اور پولوس نے زیادہ تر لوگوں کی خوشخبری کی مخالفت کی وضاحت کے لیے ہمارے کلام کو دہرایا ہے – یہ واضح کرنے کےلیے کہ کیوں زیادہ تر وہ جنہوں نے اُنہیں سُنا تھا تبدیل نہیں ہوئے تھے۔

> "ہمارے پیغام پر کون ایمان لایااور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟" (اشعیا 53:1)۔

یہ بات اب تک کی مسیحی تاریخ کے تمام ادوار میں درست رہی ہے۔ ہمیشہ، ہر دور میں، صرف ایک چھوٹی اقلیت کے لوگوں نے خوشخبری پر یقین کیا اور حقیقی طور پر تبدیل ہوئے۔ اور یہ آج کی اِس دنیا ابھی تک درست ہے۔ کچھ بھی نہیں بدلا ہے۔ جو ہمیں ہمارے آخری موضوع پر لے آتی ہے۔

3. سوئم، آج چند یقین کرتے ہیں اور تبدیل ہوتے ہیں۔

اس دُکھوں سے بھرپور سوال کاسامنا آج ہمارے اپنے دور میں ہمیں اکثر اشعیا کے رنج و غم میں چیخ و پکار کی حقیقت کے ساتھ کرنا پڑتا ہے۔

> "ہمارے پیغام پر کون ایمان لایااور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟" (اشعیا 53:1) .

افسوس کے ساتھ، ہمیں ضرور یہ کہنا پڑتا ہے کہ آج لوگ انجیل کی تبلیغ پر یقین کرتے ہیں، اور چند ہی مسیح کی قوت سے بچائے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے عزیز ترین رشتہ دار بھی اکثر مسیح کی خوشخبری

کو مسترد کر دیتےہیں۔ اور آپ میں سے اکثر جانتے ہیں کہ اُن میں سے صرف چند ہی جنہیں ہم تبلیغ سننے کےلیے گرجہ گھر میں لاتے ہیں کبھی تبدیل ہوتے ہیں۔ اس پر میں صرف تین باتیں کہوں گا:

(1) اوّل، بائبل ہمیں کہاں بتاتی ہے کہ زیادہ تر لوگ بچائے جائیں گے؟
ایسا نہیں ہے۔ حقیقت میں، یسوع نے اس کے برعکس کہا ہے۔ اُس نے کہا،

''تنگ دروازے سے داخل ہو کیونکہ وہ دروازہ چوڑا اور وہ راستہ کشادہ ہے جو ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے اور اُس سے داخل ہونے والے بہت ہیں کیونکہ وہ دروازہ تنگ اور وہ راستہ سُکڑا ہے جو زندگی کی طرف لے جاتا *ہے اور اُس کے پانے والے تھوڑے ہیں''* (متی 13:7-14)۔

اُس کے پانے والے تھوڑے ہیں! ہمیں اپنے ذہن میں یہ ضرور رکھنا چاہیے کہ کب ہماری انجیلی بشارت کی کوششوں کے نتیجے میں جب ہم نے زیادہ کے لیے اُمید کی تھی تو کم لوگوں نے اپنے آپ کو مذہبی طور پر تبدیل کیا۔

اور پھر دوسری بات جو میں کہوں گا وہ یہ ہے۔

(2) ہمارا انجیلی بشارت کا مقصد اس بات پر منحصر نہیں کرتا کہ کتنے اپنے آپ کو مذہبی طور پر تبدیل کریں گے۔ چاہیے ردعمل کم ہو یا زیادہ، ہماری آنکھیں بھی اس بات پر مرکوز نہ ہوں کہ کتنے لوگوں نے اپنے آپ کو مذہبی طور پر بدلا ہے۔ ہمارے مقصد کا انحصار خُداوند کی فرمانبرداری میں ہے۔ ہماری آنکھیں ہمیشہ خُداوند پر مرکوز رہنی چاہیے، اور ہماری اُس پرفرمانبرداری کےلیے جب ہم انجیلی بشارت کے لیے جائیں؛ اور ہماری آنکھیں ہمیشہ خُداوند پر مرکوز رہنی چاہیے، اور ہماری اُس پرفرمانبرداری کےلیے جب ہم انجیل کی تبلیغ کریں! مسیح نے ہمیں بتایا،

''ساری دنیا میں جا کر تمام لوگوں میں انجیل کی منادی کرو'' (مرقس 15:16)۔

یہ ہے جو یسوع نے ہمیں کرنے کے لیے کہا ، اور ہمیں یہ ضرور کرنا ہے چاہے لوگ سُنیں یا نہ؛ چاہے وہ مذہبی طور پر تبدیل ہوں یا نہ ہوں۔ ہمیں انجیل کی بشارت ضرور دینی ہے کیونکہ یسوع نے ہمیں ایسا کرنے کے لیے کہا ہے! *ہماری جیت کا انحصار انسانوں کے ردعمل سے نہیں ہے! جی نہیں! ہماری کامیابی کا انحصار یسوع کے فرمانبردار ہونے پر ہے۔ اس لیے ہم انجیلی بشارت کے لیے ضرور جائیں گے چاہے وہ انجیل پر یقین کریں یا نہ کریں۔*

اور پھر تیسری بات ہے جو اسی میں سے نکلتی ہے۔

(3) کیا آپ مسیح پر یقین رکھتے ہیں؟کیا آپ مسیح میں تبدیل ہوئے ہیں؟ کیا آپ مسیح میں ایمان کے ساتھ آئے ہیں؟ بے شک اگر آپ کے خاندان میں سے اور آپ کے جو دوست ہیں اُن میں سے بھی کوئی تبدیل نہیں ہوا ہے، توکیا آپ مسیح کو تلاش کریں گے؟ کیا آپ اُس کے پاس جائیں گے؟ یاد رکھیں کہ مسیح نے کہا،

''جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گالیکن جو ایمان نہ لائے وہ مجرم قرار دیا جائے گا'' (مرقس 16:16)۔

کیا آپ یسوع کے پاس آئیں گے، تبدیل ہونگے، پھر بپتسمہ لیں گے؟ یا آپ اُس ہجوم میں شامل ہونگے جنہوں نے نجات دہندہ کو مسترد کیا، اور دائمی طور پر جہنم کے شعلوں میں غائب ہوگئے؟

''لیکن جو ایمان نہ لائے وہ مجرم قرار دیا جائے گا'' (مرقس 16:16)۔

یہ میری دُعّا ہے کہ آپ اُس ہجوم میں شامل نہیں ہونگے جو جہنم واصل ہوگا، لیکن یہ کہ آپ تمام زمین پر مقامی گرجہ گھروں میں ہمارے ساتھ مِل جائیں گے۔ دنیا میں باہر آئیں! یسوع کے پاس ایمان کے

ساتھ آئیں! حقیقی طور پر مقامی گرجہ گھروں میں آئیں۔ اور ہمیشہ کے لیے ابدی زندگی میں یسوع کی راستبازی اور خون کے ساتھ بچائے جائیں۔

''ہمارے پیغام پر کون ایمان لایااور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟''
(اشعیا 1:53) .

آپ بھی اُن میں سے ایک ہوں جو یقین کرتے ہیں اور مذہبی طور پر بدلتے ہیں! آپ بھی اُن چند میں سے ایک ہوں جو انجیل پر یقین کریں جب اُس کی تبلیغ کی جاتی ہو۔ آپ بھی کہیں، '' جی ہاں، یسوع میرے گناہوں کے کفارے کے لیے فوت ہوا۔ جی ہاں وہ مردوں میں سے جی اُٹھا - جی ہاں میں اُس کے پاس ایمان کے ساتھ آیا ہوں۔'' آپ بھی اُن چند میں سے ایک ہوں جن پر خُداوند کا بازو ظاہر ہوتا ہے، جیسے ہی وہ یسوع پر اعتماد کر کے نجات کا تجربہ کرتے ہیں۔ ''خُدا کا برّہ جو جہاں کے گناہوں کو اُٹھا لے جاتا ہے'' (یوحنا 29:1). آپ بھی اُن میں سے ایک ہوں جو یسوع کے پاس جائے اور اُس کے قیمتی خُون سے اپنے گناہوں کو دھو کر پاک صاف ہو جائے۔ آپ کو بھی خُداوند فضل عطا کرے تاکہ آپ ہمارے پیغام پر یقین کریں اور خُداوند یسوع مسیح کے ذریعے سے گناہ سے نجات کا تجربہ کریں! آمین!

لُبِ لُباب

مسترد کردہ پیغام
THE REJECTED REPORT

(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 2)
(SERMON NUMBER 2 ON ISAIAH 53)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

''ہمارے پیغام پر کون ایمان لایااور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟'' (اشعیا 1:53).

(اشعیا 14:52، 13)

1. اوّل، بہت کم نے یقین کیا اور مسیح کی زمینی منادی کے دوران تبدیل ہوئے، یوحنا 39:11، 43 -44، 53؛ 37:12-38؛ متی 9 :35 .
2. دوئم، رسولوں کے زمانے کے دوران بہت کم نے یقین کیا اور تبدیل ہوئے تھے، رومیوں 11:10-16 .
3. سوئم، آج چند یقین کرتے ہیں اور تبدیل ہوتے ہیں، متی 13:7-14؛ مرقس 15:16 ، 16؛ یوحنا 1: 29 .

یسوع - عام لوگوں نے مسترد کیا
CHRIST – REJECTED BY THE MASSES

(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 3)
(SERMON NUMBER 3 ON ISAIAH 53)
(Urdu)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

لاس اینجلز کی بپتسمہ دینے والی عبادت گاہ میں تبلیغی واعظ
26 جُون، 2011 ، صبح، خُداوند کے دِن
A sermon preached at the Baptist Tabernacle of Los Angeles
Lord's Day Morning, June 26, 2011

ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا اور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہُوا؟ وہ اُس کے سامنے ایک نازک کونپل کی طرح، اور ایسی جڑ کی مانند تھاجو خشک زمین میں سے پھوٹ نکلی ہو۔ اُس میں نہ کوئی حُسن تھا نہ جلال کہ ہم اُس پر نظر ڈالتے، نہ اُس کی شکل و صورت میں کوئی ایسی خوبی تھی کہ ہم اُس کے مشتاق ہوتے'' (اشعیا 53:1 – 2).

اشعیا نبی ہمیں بتاتا ہےکہ بہت کم خُدا کے مصائب زدہ خادم کے بارے میں اُس کے پیغام پر یقین کریں گے، بہت کم وہ حاصل کریں گے جو نبی نےاُس[یسوع] کے بارے میں کہا، اور بہت کم اُس کے قائل کرنے والے فضل کا تجربہ کر سکیں گے۔ جیسا کہ ہم نے گذشتہ اتوار کی صبح دیکھا کہ یوحنا رسول نے اشعیا 53:1 کا حوالہ دیا یہ بیان کرنے کے لیے کہ یسوع کے دور میں یہودیوں کی اکثریت نے یقین نہ کیا۔

> ''اگرچہ یسوع نے اُن کے درمیان اتنے معجزے دکھائے تھے پھر بھی وہ اُس پر ایمان نہ لائے: تاکہ یسعیاہ [اشعیا] نبی کا کہا پورا ہو کہ، جب اُس نے کہا، *اے خُداوند ، ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا اور خُداوند کی قوت کس پر ظاہر ہوئی؟* '' (یوحنا 12:37 – 38).

یوحنا رسول نے یہی آیت مسیح کے دوبارہ آسمان پر اُٹھائے جانے کے 30 سال بعد بھی دُہرائی تھی، یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ رومی دنیا میں غیر یہودیوں کی اکثریت یہودیوں کے مقابلے میں صرف تھوڑا سا زیادہ خُداوند یسوع مسیح کے لیے ردِعمل ظاہر کرے گی۔ پولوس نے کہا،

> ''کیونکہ یہودی اور غیر یہودی میں کوئی فرق نہیں اِس لیے کہ ایک وہی سب کا خُداوند ہےاور اُن سب کو جو اُس کا نام لیتے ہیں کثرت سے فیض پہنچاتا ہے… لیکن سب نے اُس خوشخبری پر کان نہیں دھَرا۔ چناچہ یسعیاہ [اشعیا] کہتا ہے، خداوند! ہمارے پیغام کا کس نے یقین کیا؟'' (رومیوں 10:12، 16).

خود خداوند یسوع مسیح نے ہمیں یہی بات بتائی تھی۔ اُس نے کہا تھا کہ اُن کی تعداد جو اُس پر یقین کریں گے بچائے جانے کے لیے بہت کم ہوگی،

> ''کیونکہ وہ دروازہ تنگ اور وہ راستہ سکڑا ہے جو زندگی کی طرف لے جاتا ہے، اور اُس کے پانے والے تھوڑے ہیں'' (متی 7:14).

یسوع نے یہی نقطہ بتایا جب اُنہوں نے کہا،

> '' تنگ دروازے سے داخل ہونے کی پوری کوشش کرو کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ بہت سے لوگ اندر جانے کی کوشش کریں گے لیکن نہ جا سکیں گے'' (لوقا 13:24)

عام طور پر دنیا میں لوگ یہ یقین کرتے ہیں کہ ہر کوئی جنت کے لیے اپنا راستہ پا سکتا ہے۔ لیکن یسوع نے اس کے بالکل مختلف کہا ،

''اُس کے پانے والے تھوڑے ہیں'' (متی 14:7).

''بہت سے لوگ اندر جانےکی کوشش کریں گے لیکن نہ جا سکیں گے'' (لوقا24:13).

اس پریشان کُن سچائی کی بازگشت اشعیا کے دُکھ بھرے نوحے میں گونجتی ہے،

''ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا اور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہُوا؟'' (اشعیا 1:53).

ہم پوچھ سکتے ہیں کہ ایسا کیوں ہے۔ یہودی اپنے مسیحا کے لیے ایک عظیم اور طاقتور حکمران کے منتظر تھے، جو دولت اور شان و شوکت کا بادشاہ ہو، اور غیر یہودی تو کسی مسیحا کا انتظار کر ہی نہیں رہے تھے! اس طرح سے ، ہم دیکھ سکتے ہیں کہ سطحی طور پر انسانوں کو توقع نہیں تھی کہ مسیح ایک حقیر مصائب زدہ خادم کے طور پر آئے گا، صلیب پر اذیت کی موت مرنے کے لیے تا کہ اُن کے گناہوں کا کفارہ ادا کر سکے۔

اعمال کی کتاب کے آٹھویں باب میں ، جو ایتھوپیا کا ہیجڑا تھا ، وہ اِن حقائق سے اسی قدر لا علم تھاجتنا کہ یہودیت کے کاہن اور فریسی۔ وہ اشعیا نبی کے صحیفہ کے ترپنویں باب کو پڑھ رہا تھا جب مبشرِ انجیل فلپس نے اُس کی چلتے ہوئے رتھ کو پکڑا تھا۔

فلپس دوڑ کر رتھ کے نزدیک پہنچا اور رتھ سوار کو یسعیاہ [اشعیا] نبی کا صحیفہ پڑھتے ہوئے سُنا، فِلپس نے اُس سے پوچھا: کیا جو کچھ تو پڑھ رہا ہے اُسے سمجھتا بھی ہے؟ اور اُس نے کہا، میں کیسے... '' (اعمال 30:8-31).

یہ آدمی بہت حد تک یقینی طور پر یہودیت میں تبدیل ہو ا تھا، اور واضح طور پر پرانے عہد نامے کے صحیفوں سے آگاہ تھا، مگر پھر بھی جب بات صحیفے کے اس پیغام کی آتی ہے تو وہ اسی قدر اندھیرے میں تھا جتنا کہ یہودی کاتب ۔

مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ کوئی بھی اس پیغام میں سے دیکھ سکتا ہے کہ مسیحا جب وہ آیا تھا، مشہور اور امیر نہیں ہو سکتا، جس کو انسانی شان و شوکت اور جلال نے گھیرا ہو، لیکن وہ ایک ''دکھوں بھرے انسان، اورغموں سے آگاہی کے ساتھ'' آئے گا، آمیوں کا ٹھکرایا ہوا اور حقیر جانا ہوا'' بننے کے لیے۔ بےشک، ابھی تک یہ سچائی سادگی کے ساتھ بائبل کے ورق پر لکھی تھی،

''وہ اپنے لوگوں میں آیا اور اُس کے اپنوں ہی نے اُسے قبول نہ کیا'' (یوحنا 11:1).

اسرائیل کی قوم نے ایسا نہیں کیا، مجموعی طور پر ، انہوں نے یسوع کو اپنے مسیحا کے طور پر قبول کیا حالانکہ اُس کو مکمل طور پر اشعیا کے ترپنویں باب کی پیشن گوئی میں بیان کیا گیا تھا۔ اور نبی ہمیں دوسری آیت میں وجہ پیش کرتا ہے کہ انہوں نے اُسے مسترد کیا۔

''وہ اُس کے سامنے ایک نازک کونپل کی طرح ، اور ایسی جڑ کی مانند تھا جو خُشک زمین میں سے پُھوٹ نکلی ہو۔اُس میں نہ کوئی [حُسن، طاقت] تھا نہ [جلال، قوت]؛ کہ ہم اُس پر نظر ڈالتے، نہ اُس کی شکل و صور ت میں کوئی ایسی خوبی تھی کہ ہم اُس کے مشتاق ہوتے'' (اشعیا 2:53)

لیکن ہمیں اُن یہودی لوگوں کو پرکھنا نہیں چاہیے جنہوں نے غیر یہودیوں کے مقابلے میں اُس [یسوع] کو شدید برہمی سے مسترد[ناپسند] کیا۔ جیسا کہ سُپرجئین Spurgeon نے کہا،

یاد رکھیئے کہ جتنا یہودیوں کا سچ تھااُس کے برابر ہی غیر یہودیوں کا سچ تھا۔ یسوع مسیح کی انجیل دنیا کی سادہ ترین چیز ہے، لیکن پھر بھی کوئی آدمی اسے سمجھ نہیں سکتا جب تک کہ خُدا اُسے نہ سمجھائے . . . روحانی موضوعات کے حوالے سے گناہ نسلِ انسانی پر ایک ذہنی کم مائیگی لایا ہے . . . . آپ کے ساتھ یہ کیسی ہے؟ کیا آپ بھی اندھیرے میں ہیں؟ . . . کیا آپ بھی اندھیرے میں ہیں؟ ہائے، اگر آپ بھی ہیں، یسوع کے ایمان میں [خداوند] آپ کو ہدایت دے (سی۔ ایچ۔ سپرجئین، ''خشک زمین میں سے پھوٹتی ہوئی جڑ،'' **میٹروپولیٹن عبادت گاہ کے منبر [خطبہ گاہ] سے**، پِلگِرم اشاعت خانہ، 1971 دوبارہ اشاعت، جلد XVIII، صفحات 565 – 566).

اب، آیت دو میں اپنے کلام کی طرف آتے ہیں، ہم تین وجوہات دیکھیں گے کہ یسوع کیوں مسترد کیا گیا ہے۔ دوسری آیت با آوازِ بلند پڑھیئے،

”وہ اُس کے سامنے ایک نازک کونپل کی طرح ، اور ایسی جڑ کی مانند تھا جو خُشک زمین میں سے پُھوٹ نکلی ہو۔اُس میں نہ کوئی حُسن تھا نہ جلال کہ ہم اُس پر نظر ڈالتے“ (اشعیا 2:53).

1. **اوّل، یسوع مسترد کیا گیا ہے کیونکہ وہ انسانوں پر ایک نازک پودے کی مانند ظاہر ہوا، ایک نازک کونپل۔**

اِ س حقیقت کی وجہ سے یسوع پر بہت کم یقین کرتے ہیں۔

”وہ اُس کے سامنے ایک نازک کونپل کی طرح ، اور ایسی جڑ کی مانند تھا جو خُشک زمین میں سے پُھوٹ نکلی ہو . . . “ (اشعیا 2:53).

یا، جیسا کہ ڈاکٹر گِل نے کہا، نازک کونپل کی مانند، جیسا کہ لفظ اُجاگر کرتا ہے، جو درخت کی جڑ سے پھوٹ نکلتا ہے . . . جس کا کوئی خیال نہیں کیا جاتا یا کوئی نگہداشت نہیں کی جاتی، نہ ہی اُس سے کوئی اُمید رکھی جاتی ہے؛ اور اُس کی پیدائش پر صورت [اُس کی گفتگو] اِظہار کرتی ہے [معمولی] اور غیر وعدہ شدہ مسیح کے ظہور کا ؛ یہ وجہ دی گئی ہے کہ کیوں یہودی مجموعی طور پر یقین نہیں کرتے، مسترد کرتے اور اُسے حقیر جانتے تھے“ (جُان گِل، ڈی۔ ڈی۔ ، پرانے عہد نامے کے آشکارہ بھید ***An Exposition of the Old Testament***، دی بپٹسٹ سٹینڈرڈ بیئرر، 1989 دوبارہ اشاعت، جلد اوّل، صفحات 310 – 311).

”وہ اُس کے سامنے ایک نازک کونپل کی طرح ، اور ایسی جڑ کی مانند تھا جو خُشک زمین میں سے پُھوٹ نکلی ہو . . . “ (اشعیا 2:53).

اِس کا مطلب ہے کہ خداوند باپ کے ”سامنے“ یسوع پیدا ہوا تھا اور پلا بڑھا تھا ، جس نے اُس پر دھیان دیا اور اُسے مضبوط کیا۔ اس کے باوجود ینگ نے کہا، ” تاہم، آدمیوں کے لیے، خادم [یسوع] ایک پھوٹتی ہوئی جڑ کی مانند ظاہر ہوا . . . آدمی پھوٹتی ہوئی جڑ کو کاٹ دیتے ہیں، کیونکہ وہ درخت سے زندگی لے رہی ہوتی ہے اور آدمیوں کی نظروں میں برادری سے باہر کرنا ہے“ (ایڈورڈ جے۔ ینگ، پی ایچ۔ ڈی۔، اشعیا کی کتاب ***The Book of Isaiah*** ، ولیم بی، عیئرڈمینز پبلیشنگ کمپنی، 1972، جلد 3 ، صفحات 341 – 342).

”اگر ہم اُسے یوں ہی چھوڑ دیں گے تو سب لوگ اُس پر ایمان لے آئیں گے اور رُومی یہاں آ کر ہماری ہیکل اور ہماری قوم دونوں پر قبضہ جما لیں گے“ (یوحنا 11؛48).

”آدمی پھوٹتی ہوئی جڑ کو کاٹ دیتے ہیں، کیونکہ وہ درخت سے زندگی لے رہی ہوتی ہے اور آدمیوں کی نظروں میں برادری سے باہر کرنا ہے“ (ینگ، .ibid). وہ خوفزدہ تھے کہ اگر اُنہوں نے اُس پر یقین کیا تو وہ یہودی قوم کی حیثیت سے اپنی شناخت کھو دیں گے۔ ایک ”نازک پودے“ کے طور پراُنہیں خوف تھا کہ وہ ”درخت سے زندگی لے لے گا“ اُن کی قوم کی۔

اور کیا یہ وہی وجہ نہیں ہے کہ آپ نے اُسے مسترد کیا ہے؟ اس کے بارے میں گہرائی سے غور کریں! کیا یہ آپ کے بارے میں بھی درست نہیں ہے – آپ خوفزدہ ہیں کہ کوئی ایسی چیز کھو نا جائے جو آپ کے لیے اہم ہو - اگر آپ اُس کے پاس جائیں اور اُس پر اعتماد کریں؟ کیا یہ درست نہیں ہے کہ آپ خوفزدہ ہیں کہ مسیح ”درخت سے زندگی لے لے گا“، کہ وہ کوئی ایسی چیز جو آپ کے لیے اہم ہے جذب کر لے گا؟

اب، میں ایک غلط اُستاد ہوں گا اگر میں آپ کو یہ بتاؤں کہ یہ درست نہیں ہے۔ اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ آپ مسیح کے پاس کچھ بھی کھوئے بغیر آ سکتے ہیں، تو میں ایک غلط عقیدے کی تعلیم دے رہا ہوں گا۔ بے شک یسوع کے پاس آنے کےلیے کچھ کھونا پڑتا ہے! آپ کو اپنی پیاری زندگی کھونی پڑتی ہے! مسیح کیسے اس کو اتنا سادہ بنا سکتا ہے؟ اُس نے کہا،

”اگر کوئی میری پیروی کرنا چاہے تو وہ خود اِنکاری کرے، اپنی صلیب اُٹھا لے اور میرے پیچھے چلا آئے۔ کیونکہ جو کوئی اپنی جان کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے ہو اُسے کھوئے گا لیکن جو کوئی میری اور میری انجیل کے خاطر اپنی جان گنواتا ہے وہ اُسے محفوظ رکھے گا۔اگر آدمی ساری دنیا حاصل کر

> لے اور اپنی جان کھو بیٹھے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا؟ یا آدمی اپنی جان کے بدلےمیں کیا دے گا؟'' (مرقس 37-34:8).

یہ انتہائی سادہ ہے، کیا واقعی سادہ ہے؟ مسیح کے پاس آنے کے لیے ضرور ہے کہ آپ خود اِنکاری کریں، آپ کو اپنے خود کے خیال، اپنے منصوبے ، اپنی تمنائیں چھوڑنے پڑیں گی۔ آپ کو ضرور اپنا آپ اُس کے حوالےکرنا ہے۔ یہی مسیح پر *اعتماد* کرنے کا مطلب ہے۔ آپ اُس پر اعتماد کریں – نہ کہ اپنے آپ پر۔ آپ اپنے آپ کو اُس کے حوالے کریں - نا کہ اپنی ہی سوچوں اور مقاصد کے۔ آپ اپنی زندگی ''کھو'' دیتے ہیں جب آپ اپنا آپ اُس کے حوالے کرتے ہیں۔ یہ صرف اُس وقت ہوتا ہے جب آپ اپنی زندگی کھوتے ہیں، مسیح کے سامنے ہتھیار ڈالنے سے، کہ آپ کی زندگی دائمی طور پر بچائی گئی ہے۔

اس لیے، '' نازک پودے'' کا لفظ تشریح پیش کرتا ہے جو مطلب واضح کرتی ہے کہ خداوند کے نظروں میں میسح ایک زندگی دینے والا ہے۔ لیکن آدمیوں کی نظروں میں وہ[یسوع] زندگی کا لینے والا ہے، اور اسی وجہ سے بہت سے لوگوں نے اُسے مسترد کیا۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ [یسوع] اُن کی زندگی پر حکمرانی کرے! وہ اپنی زندگی کو چھوڑنے سے اور وہ [یسوع] اُن کی راہنمائی کرے ، اس سے خوفزدہ ہیں۔

2. دوئم، یسوع مسترد کیا گیا ہے کیونکہ وہ انسانوں پر خشک زمین سے پُھوٹتی جڑ کی مانند ظاہر ہوا تھا۔

> ''وہ اُس کے سامنے ایک نازک کونپل کی طرح ، اور ایسی جڑ کی مانند تھا جو خُشک زمین میں سے پُھوٹ نکلی ہو . . . '' (اشعیا 2:53).

میرا وقت ختم ہو گیا ہے کیونکہ میں نے پہلے نقطے پر ہی بہت وقت لگادیا ہے۔ لیکن ہم باآسانی دیکھ سکتے ہیں کہ کیسے مسیح ''خشک زمین سے پھوٹتی جڑ'' کی مانند ظاہر ہوا تھا۔'' ڈاکٹر ینگ نے کہا،

> خشک زمین حوالہ دیتی ہے اُس معمولی اور کم تر حالت کا اور اُس پس منظر کا جس میں خادم [یسوع] کو ظاہر ہونا تھا۔ یہ اُن حالات کی دُکھی نوعیت کے بارے میں بتاتے ہیں جن کے درمیان میں خادم کی زندگی گزری تھی . . . خشک سوختہ زمین کو زندگی محفوظ کرنے کے لیے ضرور جدوجہد کرنی پڑتی ہے (ینگ، .ibid ، صفحہ 342).

یہ پیشن گوئی اُس غربت کا حوالہ بھی دیتی ہے جس میں مسیح پیدا ہوا تھا۔ اُس کا پالنے والا[زمینی] باپ ایک بڑھئی تھا۔ اُس کی حقیقی ماں مریم ایک غریب کنواری لڑکی تھی۔ وہ ایک اصطبل میں پیدا ہوا تھا اور غریبوں کے درمیان پلا بڑھا تھا، ''خشک زمین میں پھوٹتی ایک جڑ کی مانند''۔ اُس نے اپنی زندگی کا کام کمتر، حقیر اور غریب لوگوں کے درمیان کیا۔ اُس کے شاگرد مچھیروں کےعلاوہ کچھ نہ تھے۔ وہ ہیرودیسؔ بادشاہ ، رومی گورنر پیلاطُس عالم کاتبوں اور فریسیوں سے '' خشک زمین میں پھوٹتی ایک جڑ کی مانند'' مسترد کیا گیا تھا ۔ اُنہوں نے اُسے مرنے کی حد تک کوڑے مارے ، اور پھر انہوں نے اُس کے ہاتھوں اور پیروں کو صلیب پر کیلوں سے جڑ دیا۔ اُنہوں نے اُس کے ٹوٹے ہوئے مردہ بدن کو ایک مانگے کی قبر میں رکھا۔ اُس کی زمین پر تمام زندگی، مصائب اور موت، تمام ''خشک زمین میں پھوٹتی ایک جڑ کی مانند'' گزرے۔ لیکن، خداوند کا شُکر ہے کہ وہ تیسرے روز مردوں میں سے جی اُٹھا، ''خشک زمین میں پھوٹتی ایک جڑ کی مانند''! جیسے غیر متوقع طوفانی بارش کے بعد اچانک ایک پودے کی کمزور کونپل اُگتی ہے۔ لہٰذا مسیح بہار بن کر آیا، مردوں میں سے جی اُٹھ کر، ''خشک زمین میں پھوٹتی ایک جڑ کی مانند۔'' ہیلیلویاہ!

اور پھر بھی بہت سے لوگ اُس پر یقین نہیں کرتے ہیں۔ وہ اُس کے بارے میں ایک ''زندگی کو چاٹ لینے والا'' اور ایک ''مردہ یہودی'' کہتے ہیں۔

> ''ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا اور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہُوا؟ وہ اُس کے سامنے ایک نازک کونپل کی طرح، اور ایسی جڑ کی مانند تھاجو خشک زمین میں سے پھوٹ نکلی ہو . . . '' (اشعیا 2-1:53)

3. سوئم، مسیح کو مسترد کیاہے کیونکہ اُس میں نہ کوئی حُسن تھا نہ جلال، نہ اُس کی شکل و صورت میں کوئی ایسی خوبی تھی کہ ہم اُس کے مشتاق ہوتے۔

مہربانی سے کھڑے ہو جائیے اور آیت نمبر دو باآوازِ بلند پڑھیئے۔

> وہ اُس کے سامنے ایک نازک کونپل کی طرح، اور ایسی جڑ کی مانند تھاجو خشک زمین میں سے پھوٹ نکلی ہو۔ اُس میں نہ کوئی حُسن تھا نہ جلال کہ ہم اُس پر نظر ڈالتے، نہ اُس کی شکل و صورت میں کوئی ایسی خوبی تھی کہ ہم اُس کے مشتاق ہوتے'' (اشعیا 53:1 – 2).

آپ بیٹھ سکتے ہیں۔

یسوع میں ''نہ کوئی حسن تھا نہ کوئی جلال''، وہ کہیں سے بھی شاہانہ اور شان و شوکت والا نظر نہیں آتا تھا۔ ڈاکٹر ینگ نے کہا، '' جب ہم خادم [یسوع] کو دیکھتے ہیں ہمیں کوئی خوبصورتی نظر نہیں آتی جس کی ہمیں خواہش کرنی چاہیے۔ دوسرے لفظوں میں ہماری رائے، ظاہری حالت کے مطابق ہے جو کہ سچی اور منصفانہ نہیں ہے۔ یہ ایک افسوسناک صورتِ حال ہے۔ خادم[یسوع] خود اپنے ہی لوگوں کے درمیان آباد ہوا تھا، اور اُس کی جسمانی ہیّت کے پیچھے ایمان کی نظر کو سچا جلال نظر آ جانا چاہیئے تھا؛ لیکن اُس کی بیرونی حیثیت یا شکل و صورت و لباس کو دیکھتے ہوئے اسرائیل کو اُس میں کوئی خوبصورتی یا کشش نظر نہیں آئی جو اُس [اسرائیل] کی نظر کو بھاتی . . . خادم [یسوع] کی ظاہری حالت ایسی تھی کہ انسان اگر غلط نقطہ نظر سے پرکھے، تو مکمل طور پر غلط اندازہ لگا سکتا ہے'' (ینگ، ibid.)

ظاہری طور پر یسوع میں کوئی خوبصورتی یا شاہانت نہیں تھی کہ دنیا کو متوجہ کر سکے۔ وہ ایسی چیز پیش نہیں کرتا تھا جو زیادہ تر لوگوں کے لیے کشش کا باعث ہوتی۔ وہ کامیابی یا شہرت یا پیسہ یا زمینی خوشی پیش نہیں کرتا ہے۔ اس کے بالکل اُلٹ ہے۔ ہمارے باؤ جی ڈاکٹر چَین Dr. Chan کلام کے اُس حصے کو پڑھیں گے جو یہ بتاتا ہے کہ یسوع ہمیں کیا پیش کرتا ہے۔

> ''اگر کوئی میری پیروی کرنا چاہے تو وہ خود اِنکاری کرے، اپنی صلیب اُٹھا لے اور میرے پیچھے چلا آئے۔ کیونکہ جو کوئی اپنی جان کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے ہو اُسے کھوئے گا لیکن جو کوئی میری اور میری انجیل کے خاطر اپنی جان گنواتا ہے وہ اُسے محفوظ رکھے گا۔اگر آدمی ساری دنیا حاصل کر لے اور اپنی جان کھو بیٹھے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا؟ یا آدمی اپنی جان کے بدلےمیں کیا دے گا؟'' (مرقس 8:34-37).

مسیح خود انکاری کی پیشکش کرتا ہے۔ مسیح پیش کرتا ہے کسی کا خود اپنی زندگی اور تقدیر پر گرفت کا کھو دینا۔ میسح پیشکش کرتا ہے روح کی نجات، گناہوں کی معافی، اور دائمی زندگی۔ یہ ناقابلِ احساس چیزیں ہیں، ایسی چیزیں جنہیں انسان کا احساس چھو نہیں سکتا یا نظر دیکھ نہیں سکتی، چیزیں جو اپنی قدرت میں نورانی ہیں۔ اسی لیے میسح مسترد کیا جاتا ہے اُن سے جن کے باطن کو خداوند نے نہیں کھولا ہے ، کیونکہ

> ''جس میں خُدا کا پاک روح نہیں وہ خُدا کی باتیں قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اُس کے نزدیک بے وقوفی کی باتیں ہیں اور نہ ہی اُنہیں سمجھ سکتاہے کیونکہ وہ صرف پاک کے ذریعے سمجھی جا سکتی ہیں'' (1۔ کرنتھیوں 2:14).

لیکن مجھے تعجب ہوتا ہے، آج صبح، اگر خداوند آپ کے دل میں بول رہا ہو، میں حیران ہوں گا اگر خُداوند آ پ سے کہہ رہا ہو، ''*بے شک اُس میں کوئی خوبصورتی نہیں ہے کہ ہم اُس کی خواہش کریں*، پھر بھی میں تمہیں اپنے بیٹے کی طرف کھینچ رہا ہوں۔'' کیا آپ نے یہ اپنے دل میں محسوس کیا ہے؟ کیا آپ نے محسوس کیا ہے کہ دُنیا کچھ بھی نہیں پیش کرتی ما سوائے گزرتی ہوئی لمحاتی خوشی کے یا گزرتی ہوئی لمحاتی کامیابی کے؟ کیا آپ نے کبھی اپنی روح کے بارے میں سوچاہے؟ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ آپ اپنی آخرت کہاں گزاریں گے اگر یسوع اپنے خون سے آپ کے گناہوں کو صاف نہیں کرتا ہے؟ کیا آپ ان تمام اہم معاملات کے بارے میں سوچتے رہے ہیں؟ اور، اگر آپ ایسا کرتے ہیں، تو کیا آپ محض سادہ ایمان کے ساتھ اُس کے پاس جائیں گے جس کے پاس ''نہ حسن ہے اور نہ ہی جلال ہے . . . نہ اُس کی شکل و صورت میں کوئی ایسی خوبی تھی کہ ہم اُس کے مشتاق ہوتے''؟ (اشعیا 53:2). کیا آپ ناصرتؔ کے یسوع کے سامنے گھٹنے ٹیکیں گے، اور اپنے تمام دل کے ساتھ اُس پر اعتماد کریں گے؟ میں دعا کرتا ہوں کہ آپ ایسا کریں۔

آئیے کھڑے ہوئے جیسا کہ مسٹر گریفتھ حمد کے دو بند گانے جارہے ہیں جو اُنہوں نے اس واعظ سے پہلے گائے تھے۔

> دنیا لے لو، لیکن یسوع مجھے دے دو، اس کا ساری خوشیاں صرف نام کی ہیں؛
> لیکن اُس کا پیار ابدی ہے، دائمی سالوں میں ایک جیسا۔

دنیا لے لو، لیکن یسوع مجھے دے دو، اُس کی صلیب میں میرا اعتماد رہے گا؛
جبتک میں واضح، اور شاندار تخیّل کے ساتھ، آمنے سامنے اپنے خداوند کو نہ دیکھ لوں۔
ہائے ، رحمدلی کی بلندی اور پستی! ہائے پیار کی اتنی وسعتیں!
ہائے ، نجات کی کاملیت، آسمانوں پر نا ختم ہونے والی زندگی کی ضمانت!
(" دنیا لے لو، لیکن یسوع مجھے دے دو" شاعر فینی جے۔ کراس بی Fanny J. Crosby، 1820-1915).

اگر خداوند آپ کے دل میں بولتا ہے، اور آپ اس گزرتی دنیا کی شان و شوکت اور خوشیاں چھوڑنے کو تیار ہیں، اور اگر آپ اپنے آپ کو یسوع مسیح میں دینے کو تیار ہیں اور اُس میں ایمان کے ساتھ آئیں، اور آپ چاہیں کہ آپ کے گناہ اُس کے خون سے دُھل جائیں، اور اگر آپ مجھ سے یا ہمارے کسی بابو جی سے اس بارے میں بات کرنا چاہیں، تو آپ مہربانی سے اس کمرے کے پیچھے ابھی چلے جائیں، اور ڈاکٹر کیگن آپ کی ایک پُرسکون جگہ تک رہنمائی کریں گے جہاں ہم اِس پر گفتگو کر سکیں گے۔ میں دُعا کرتا ہوں کہ آپ آئیں اور یسوع میں صرف ایمان کے وسیلے سے بچائے جائیں۔ آمین۔

لُبِ لُباب

یسوع - عام لوگوں نے مسترد کیا

CHRIST – REJECTED BY THE MASSES

(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 3)

(SERMON NUMBER 3 ON ISAIAH 53)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے

by Dr. R. L. Hymers, Jr.

ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا اور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہُوا؟ وہ اُس کے سامنے ایک نازک کونپل کی طرح، اور ایسی جڑ کی مانند تھاجو خشک زمین میں سے پھوٹ نکلی ہو۔ اُس میں نہ کوئی حُسن تھا نہ جلال کہ ہم اُس پر نظر ڈالتے، نہ اُس کی شکل و صورت میں کوئی ایسی خوبی تھی کہ ہم اُس کے مشتاق ہوتے" (اشعیا 53:1 – 2).

(یوحنا 12:37-38؛ رومیوں 10:12 ، 16؛ متی 7:14؛
لوقا 13:24؛ اعمال 8:30-31؛ یوحنا 1:11)

1۔ اوّل، یسوع مسترد کیا گیا ہے کیونکہ وہ انسانوں پر
ایک نازک پودے کی مانند ظاہر ہوا، ایک نازک کونپل، اشعیا 53:2الف؛ یوحنا 11:48؛ مرقس 8:34-37 .

2۔ دوئم، یسوع مسترد کیا گیا ہے کیونکہ وہ انسانوں پر
خشک زمین سے پُھوٹتی جڑ کی مانند ظاہر ہوا تھا، اشعیا 53:2ب.

3۔ سوئم، مسیح کو مسترد کیاہے کیونکہ اُس میں نہ کوئی حُسن تھا نہ جلال،
نہ اُس کی شکل و صورت میں کوئی ایسی خوبی تھی کہ ہم اُس کے مشتاق ہوتے،
اشعیا 53:2ج؛ مرقس 8:34-37؛ 1۔کرنتھیوں 2:14 .

مسیح ۔ ہر جگہ حقیر جانا گیا
CHRIST – UNIVERSALLY DEVALUED
(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 4)
(SERMON NUMBER 4 ON ISAIAH 53)
(Urdu)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

لاس اینجلز کی بپتسمہ دینے والی عبادت گاہ میں تبلیغی واعظ
3 جُولائی، 2011 ، صبح، خُداوند کے دِن
A sermon preached at the Baptist Tabernacle of Los Angeles
Lord's Day Morning, July 3, 2011

'' لوگوں نے اُسے حقیر جانا اور رد کر دیا، وہ ایک غمگین انسان تھاجو رنج سے آشنا تھا: اور اُس شخص کی مانند تھا جسے دیکھ کر لوگ منہ موڑ لیتے ہیں۔ وہ حقیر سمجھا گیا اور ہم نے اُس کی کچھ قدر نہ جانی'' (اشعیا53:3).

ڈاکٹر ایڈورڈ جے۔ یَنگ نے کہا،

> یہ بے اعتقادی جس کا نقشہ اشعیا نبی نے یہاں کھینچا ہے بالکل ایسی ہی بے اعتقادی ہے جو آج ہمارے بارے میں پائی جاتی ہے۔ لوگ [مسیح] کے بارے میں خوشگوار اور تعریفی باتیں کہتے ہیں۔ وہ اُس کے اخلاق کی تعریف کریں گے، اُس کی تعلیمات اعلان کرتی ہیں کہ وہ ایک نیک انسان اور عظیم نبی تھا، واحد وہ ہی تھا جس نے اُن معاشرتی مسائل کے حل پیش کیے ہیں جن کا سامنا آج دنیا کو کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کے باوجود وہ تسلیم نہیں کرتے کہ وہ گنہگار ہیں، جو کبھی نہ ختم ہونے والی سزا کے مستحق ہیں، اور کہ مسیح کی موت خد اکے انصاف کی تسلی کے لیے دی گئی ایک واضح قربانی ہے، اور جو ایک ناراض خد ا کی مفاہمت گنہگار سے کراتی ہے۔ لوگ نہیں جان پائیں گے کہ خدا اپنے بیٹے کے متعلق کیا کہتا ہے۔ آج بھی، خادم [مسیح] لوگوں میں حقیر جانا جاتا ہے اور مسترد کیا جاتا ہے، اور لوگ اُس کی قدر نہیں کرتے (ایڈورڈ جے۔ ینگ، پی ایچ۔ ڈی۔، اشعیا کی کتاب ***The Book of Isaiah***، ولیم بی۔ عئیرڈ مینز اشاعت خانہ، 1972 جلد 3، صفحہ 344).

لوتھر نے یقین کیا تھا کہ اشعیا کا ترپن باب بائبل کا دل تھا۔ میرے خیال میں وہ درست تھا۔ اگر آپ یہ تسلیم کریں، پھر ہمارے کلام کی اہمیت شدید بڑھ جاتی ہے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ یہ آیت اُن واضح بیانات میں سے ایک ہے جو بائبل میں دی گئی نسل انسانی کی تمام بدکاری کے بارے میں بتاتی ہے۔ ''بدکاری'' سے ہماری مراد ''اخلاقی زوال'' ہے۔ اور ''تمام'' سے مراد ''مکمل'' ہے۔ لوگ مکمل طور پر اخلاقی زوال میں مبتلا ہو گئے۔ جیسا کے ہیائیڈلبرگ Heidelberg کی مذہبی تعلیم کہتی ہے، انسانی فطرت کا اخلاقی زوال شروع ہوتا ہے جنت میں ''ہمارے پہلے والدین آدم اور حوّا کی نافرمانی اور دھوکا کھانے سے آتا ہے۔ اس دھوکا کھانے نے ہماری فطرت کو اس قدر زہریلا کر دیا ہے کہ ہم ماں کے پیٹ سے ہی – گنہگار پیدا ہوتے ہیں '' (ہیائیڈلبرگ The Heidelberg Catechismکی مذہبی تعلیم، سوال سات). مکمل بدکاری لوگوں کی خدا کی طرف عداوت سے ظاہر ہوتی ہے،

> ''اس لیے کہ جسمانی نیت خدا کی مخالفت[بغاوت] کرتی ہے ''
> (رومیوں8:7).

یہ بغاوت مسیح تک جاتی ہے، خُدا بیٹا ہے۔ مکمل بدکاری اس بات کی بھی وضاحت کرتی ہے کہ کیوں رومی سپاہیوں نے جب اُسے [یسوع] گرفتار کیا

> ''وہ اُس پر تھوکتے تھے اور سرکنڈا لے کر اُس کے سر پر مارتے تھے''
> (متی 27:30).

مکمل بدکاری وضاحت کرتی ہے کہ کیوں رومی گورنر پیلاطوس نے

”یسوع کو کوڑے لگوا کر[اور] مصلوب کرنے کے لیے اُن کے حوالے کردیا“ (متی 26:27).

مکمل بدکاری وضاحت کرتی ہے کہ کیوں آج بھی،

”لوگوں نے اُسے حقیر جانا اور رد کر دیا، وہ ایک غمگین انسان تھا جو رنج سے آشنا تھا: اور اُس شخص کی مانند تھا جسے دیکھ کر لوگ منہ موڑ لیتے ہیں۔ وہ حقیر سمجھا گیا اور ہم نے اُس کی کچھ قدر نہ جانی“ (اشعیا 3:53).

1. مکمل بدکاری کی وجہ سے لوگ مسیح کو حقیر جانتے اور اُس کی قدر نہیں کرتے ہیں۔

”وہ حقیر سمجھا گیا اور ہم نے اُس کی کوئی قدر نہ جانی . . . “ (اشعیا 3:53).

یہ مسیح کے عام طور پر مسترد کیے جانے کی وضاحت کرتی ہے جو ہم آج اپنے ارد گرد دیکھتے ہیں۔ آپ کرسمس اور ایسٹر کے موقع پر **ٹائم** اور **نیوز ویک** جیسے امریکہ کے رسالوں کے سر ورق پر دیکھتے ہیں۔ یہ باقاعدگی سے شائع ہونے والے خبروں کے جریدے بلا ناغہ مسیح کے اوپر سرِورق کی کہانی ہر دسمبر اور ہر اپریل کے ان دِنوں میں چھاپتے ہیں۔ لیکن میں آپ کو اس بات کا یقین دلا دوں کہ یہ کبھی بھی چاپلوسی والی کہانیاں نہیں ہوتی ہیں۔ وہ ہمیشہ یسوع کی ایک انوکھی نظر آنے والی قرونِ وسطیٰ کی مصوری کی تصویر رسالے کے سرِورق کے لیے چنتے تھے، ایک ایسی مصوری جو دور جدید کے ذہن کے لیے یسوع کو عجیب اور کسی اور زمانے کا ظاہر کرے۔ بے شک یہ مقصداً کیا جاتا ہے۔ وہ بلا ناغہ سرِ ورق کی کہانی اُن لوگوں سے لکھواتے ہیں جن کا تعلق انتہائی آزاد خیالانہ علمِ الٰہیاتی نقطہ نظر سےہوتا ہے، وہ لوگ جو مسیح کو خدا کا صرف صلبی بیٹا اور نجات کا واحد ذریعہ ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس قسم کی چیزیں برطانیہ کے چھوٹے سائز کے اخبارات اور تمام دنیا کے رسالوں میں شائع کی جاتی ہیں۔ مسیح پر ٹیلی ویژن میں اور فلموں میں بھی کُھلے عام حملہ کیا جاتا ہے۔

آپ کے دنیاوی ہائی سکول یا کالج ، جس کے آپ طالبِ علم ہیں اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ آپ کے اساتذہ کے پاس یسوع یا مسیحیت کے بارے میں کچھ کہنے کے لیے کارآمد الفاظ نہیں ہیں۔ آپ کے اساتذہ کے ذریعے سے مسیح اور اُس کی تعلیمات پر مسلسل حملہ کیا جاتا ہے اور اُنہیں حقیر جانا جاتا ہے ۔

”وہ حقیر سمجھا گیا اور ہم نے اُس کی کوئی قدر نہ جانی . . . “ (اشعیا 3:53).

سکول میں آپ کے ہم جماعت، اور ملازمت پر آپ کے ساتھی کام کرنے والے، مسیح کا نام ایک لعنتی لفظ کے طور پر استعمال کرتے ہیں، اور تقریباً روزانہ اُس کے بارے میں برائی کرتے ہیں۔

اگر آپ ایک غیر مسیحی گھرانے سے ہیں، آپ وہاں پر بھی پناہ نہیں حاصل کرسکتے! آپ بہت اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ کے غیر مسیحی والدین نجات دہندہ کو حقیر گردانتے اور اُس کی قدر نہیں کرتے ہیں۔ آپ میں سے بہت سے جانتے ہیں کہ اُن کے مسیح پر لگائے گئے ڈھیروں بہتان اور مزاق کو برداشت کرنا کس قدر مشکل ہے – اور آپ کے لیے بھی اُس[مسیح] میں یقین رکھنے کے لیے اور بپتسمہ دینے والے گرجہ گھر کے ایک سنجیدہ مسیحی بننے کے لیے کس قدر مشکل ہے۔ یہ سب کا سب نسلِ انسانی کے باغی اور مسخ شدہ دل سے نکلتا ہے۔

”وہ حقیر سمجھا گیا اور ہم نے اُس کی کوئی قدر نہ جانی . . . “ (اشعیا 3:53).

2. دوئم، مکمل طور پر مسخ کیا جانا مسیح کی غمگینی اور دُکھ کا سبب ہے۔

”لوگوں نے اُسے حقیر جانا اور رد کر دیا، وہ ایک غمگین انسان تھا جو رنج سے آشنا تھا. . . “ (اشعیا 3:53).

مسیح کی غمگینی اور دُکھ کا سبب کیا تھا؟ اور کیا ہو سکتا ہے ماسوائے اُس بغاوت اور حقارت سے رد کیے جانے کے علاوہ جو یہ کھوئی ہوئی دنیا اُس[یسوع] سے کرتی ہے!

جب وہ زمین پر رہ رہا تھا تو کاتب، فریسی اور سردار کاہن اُس [یسوع] کے خلاف اس قدر باغی تھے، اور اُس[یسوع] کو اس قدر شدت سے حقیر جان کر رد کرتے تھے، کہ ایک موقع پر وہ [یسوع] روح کی شدید اذیت میں چیخ پڑا تھا:

”اَے یروشلم ! اَ ے یروشلم ! تو نے نبیوں کو قتل کیا اور جو تیرے پاس بھیجے گئے اُنہیں سنگسار کر ڈالا۔ میں نے کئی دفعہ چاہا کہ تیرے بچّوں کو

جمع کر لوں جس طرح مرغی اپنے چُوزوں کو اپنے پروں کے نیچے جمع کر لیتی ہے، لیکن تُو راضی نہ ہُوا!'' (لوقا 34:13).

مسیح دُکھ اور غم سے اس قدر ٹوٹ گیا تھا، لوگوں کے بوجھ تلے اس قدر دَب گیا تھا، کہ گتسمنی کے باغ میں، اُس رات سے قبل جب اُنہوں نے اُسے گرفتار اور مصلوب کیا تھا،

''اُس کا پسینہ خون کی بوندوں کی مانند زمین پر ٹپکنے لگا'' (لوقا 44:22).

اگر آپ کے گناہ نہیں، تو پھر کیا تھا جس سے مسیح کو اپنے جسم اور اپنی روح پر اِس اذیت کو برداشت کرنا پڑا؟ اُس کے دُکھ اور غم کا سبب کیا تھا، *اگر بغاوت نہیں تھی اور آپ کی مسخ شدہ فطرت کی عداوت نہیں تھی، جس کے سبب سے اُس[یسوع] پر خداوند کا فیصلہ ہوا تھا*، جس کی وجہ سے اُس کے لیے ضروری ہو گیا تھا کہ وہ ہمارے گناہوں کا بوجھ صلیب تک اُٹھائے؟

دُکھوں کا انسان، کیا نام ہے
خُدا کے بیٹے کے لیے جو آیا
تباہ حال گنہگاروں کو سنبھالنے کے لیے!
ہیلیلویاہ! کیسا نجات دہندہ ہے!

بیہودہ ٹھٹھوں اور شرم کو برداشت کیا،
میری جگہ پر کھڑے ہو کر اُس نے سزا پائی؛
اپنے خُون سے میری معافی پر مہر لگائی؛
ہیلیلویاہ! کیسا نجات دہندہ ہے!
('' ہیلیلویاہ! کیسا نجات دہندہ ہے!'' شاعر فلپس پی. بلِس، 1838-1876).

اور آج ، جب وہ جنت میں خداوند کے داہنے ہاتھ پر بیٹھا ہے، آپ کی باطنی فطرت میں کیاہے جس کے سبب سے یسوع کو دُکھ اور غم ملتا ہے - وہ اس حقیقت سے کہ آپ ، خود ہی اُسے حقیر جانتے اور رد کرتے ہیں۔ آپ شاید کہیں کہ آپ اُسے پیار کرتے ہیں۔ لیکن یہ حقیقت کہ آپ اُس کے پاس آنے سے انکار کریں ظاہر کرتی ہے کہ آپ واقع ہی میں اُسے حقیر جانتے اور رد کرتے ہیں۔ خود اپنی ذات سے ایماندار رہیں! اگر آپ اُسے حقیر نہیں جانتے اور رد نہیں کرتے، پھر اور کونسی ممکن وجہ ہو سکتی ہے جو آپ کو اُس کے پاس آنے سے روکتی ہے؟ آج صبح آپ کے ایمان کے ساتھ اُس کے پاس آنے سے انکار نے اُسے شدید غم اور دُکھ پہنچایا ہے۔

''لوگوں نے اُسے حقیر جانا اور رد کر دیا، وہ ایک غمگین انسان تھا جو رنج سے آشنا تھا. . . '' (اشعیا 3:53).

3. سوئم، تمام بدکاری نسلِ انسانی کو میسح سے اپنا چہرہ چھپانے کا سبب بنتی ہے۔

کلام میں جملے کے تیسرے جُز کو دیکھیے،

''لوگوں نے اُسے حقیر جانا اور رد کر دیا، وہ ایک غمگین انسان تھا جو رنج سے آشنا تھا: *اور اُس شخص کی مانند تھا جسے دیکھ کر لوگ منہ موڑ لیتے ہیں* . . . '' (اشعیا 3:53).

ڈاکٹر گِل نے کہا، '' *اور اُس شخص کی مانند تھا جسے دیکھ کر لوگ منہ موڑ لیتے ہیں؛* اتنا ہی ایک کراہت انگیز اور قابلِ نفرت عمل، جتنااُس سے منہ پھیرنا، اور اُس سے متنفر ہونا، جتنا کہ توہین کے ساتھ اُسے دیکھنا، کسی بھی توجہ کے لیے نااہل ہونے کی وجہ'' (جان گِل، ڈی ڈی.، **پرانے عہد نامے کا آشکارہ بھید** ***An Exposition of the Old Testament***، بپتسمہ دینے والے معیاری بئیرر، 1989 دوبارہ اشاعت، جلد اوّل، صفحات 311-312).

اُن کی بدکاری کی قدرتی حالت میں، لوگوں نے سچے مسیح سے اپنے منہ موڑ لیے تھے۔ وہ شاید، جیساکہ ڈاکٹر یَنگ نے کہا، '' اُس کے بارے میں خوشگوار اور تعریفی باتیں کرو . . . [لیکن] وہ نہیں کرتے، تاہم، یہ مانتے ہیں کہ وہ گنہگار ہیں، ناختم ہونے والی سزا کے مستحق ہیں، اور یہ کہ میسح کی موت خدا کے انصاف کی تسلی کے لیے دی گئی ایک واضح قربانی ہے ، اور جو ایک ناراض خد ا کی مفاہمت گنہگار سے کراتی ہے۔ لوگ نہیں جان پائیں گے کہ خدا اپنے بیٹے کے متعلق کیا کہتا ہے'' (یَنگ، .ibid).

غیر مسیحی مذاہب یا تو یسوع کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہیں، یا پھر اُس کو محض ''نبی'' یا ''اُستاد'' کا درجہ دے کر کم تر کرتے ہیں۔ پس، وہ سچے مسیح کو رد کرتے ہیں، جیسا کے بائبل میں اُس کو ظاہر کیا گیا ہے۔ ایک ہی مسلک کو ماننے والے بھی سچے مسیح کو رد کرتے ہیں۔ وہ تقلید پسند مسیحیت کو

رد کرتے ہیں اور حقیقی مسیح کی جگہ پر ''ایک یسوع کو بدلتے ہیں، جس کے بارے میں ہم نے تبلیغ نہیں کی'' (2۔کرنتھیوں 4:11). یسوع نے اس کے بارے میں پیشن گوئی کی تھی جب اُس نے کہا تھا، ''جھوٹے مسیح اُٹھ کھڑے ہوں گے'' (متی24:24). صرف سچا یسوع ایک ہے جس کو پرانے اور نئے عہد نامے میں ظاہر کیا گیا ہے۔ میسح کے باقی تمام تصورات ''جھوٹے مسیح'' ہیں، یا، جیسا کہ پولوس رسول نے کہا، ''ایک اور یسوع، جس کی ہم نے تبلیغ نہیں کی۔'' ایک جھوٹا میسح مورمونز کا ہے۔ ایک جھوٹا مسیح یہودہ کے گواہان کا ہے۔ ایک جھوٹا مسیح مسلمانوں کا ہے۔ بے شمار پینتیکوسٹل، کرشماتی اور بپتسمہ دینے والوں کا ایک جھوٹا روحانی۔مسیح ہے۔'' جھوٹے مسیح میں یقین کرنے سے وہ اُس سچے مسیح سے جو مقدس صحیفوں میں ظاہر کیا گیا ہے اپنے منہ موڑ لیتے ہیں۔

افسوس کے ساتھ یہ اکثر مبشرانِ انجیل کے مسیحیوں کے لیے بھی سچ ہے۔ ڈاکٹر اے۔ ڈبلیو۔ ٹَوزر، جو کہ ایک انتہائی محترم مبشر مصنف ہیں، اُنہوں نے اس نقطے کو بہت سادگی سے پیش کیا جب اُنہوں نے کہا،

> آج کل ہمارے درمیان بہت زیادہ جعلی [بہروپیے] مسیح ہیں۔ جان اُوون، جو کہ ایک قدیم دانشور ہیں، اپنے دنوں میں اُنہوں نے لوگوں کو خبردار کیا تھا: '' تمہارے پاس ایک تصوراتی مسیح ہے اور اگر تم اس تصوراتی مسیح سے خوش ہو تو تم ضرور ایک تصوراتی نجات کے ساتھ بھی خوش ہو گے'' . . . لیکن صرف ایک ہی سچا مسیح ہے، اور خداوند نے کہا ہے کہ وہ اُس کا بیٹا ہے . . . یہاں تک کہ اُن کے لیے بھی جو مسیح کی خدائی کو مانتے ہیں وہ اکثر اُس کی انسانیت کو پہچاننے میں غلطی کر جاتے ہیں۔ ہم بہت جلدی نتیجہ قائم کر لیتے ہیں کہ جب وہ زمین پر موجود تھا تو وہ لوگوں کے ساتھ خدا تھا، لیکن ہم اسی کے برابر ایک اہم سچائی کو نظر انداز کر جاتے ہیں، کہ وہاں جہاں وہ اب بیٹھتا ہے اپنے مصالحانہ تخت پر [اوپر آسمانوں میں] وہ خدا کے ساتھ انسان ہے۔ اب، اسی لمحے نئے عہد نامے کی تعلیم یہ ہے کہ جنت میں ایک انسان ہے جو خدا کی حضوری میں ہمارے لیے ظاہر ہو رہا ہے۔ وہ یقیناً ویسا ہی انسان ہےجیسے کہ آدم یا موسیٰ یا پولوس تھے۔ وہ ایک نورانی انسان ہے، لیکن اُس کا نور اُسے غیر انسانی نہیں کردیتا۔ آج وہ بنی نوع انسان کی نسل کا ایک حقیقی انسان ہے۔
>
> نجات ''مکمل شُدہ کام کے قبول کرنے '' سے نہیں ملتی ہے یا ''مسیح کا فیصلہ کرنے سے۔'' [نجات] آتی ہے خداوند یسوع مسیح پر یقین کرنے سے، جو کہ مکمل، زندہ، فاتح خدا ہے، جس نے باحیثیت خد ااور انسان کے ، ہماری لڑائی لڑی اور جیتا، ہمارے قرض [گناہ] قبول کیے اور اُنہیں ادا کیا، ہمارے گناہ اُٹھائے اور اُن کے تحت مرا اور دوبارہ جی اُٹھا تاکہ ہمیں آزادی دلائے۔ یہ سچا مسیح ہے، اور اس سے کم کچھ نہیں ہے (اے۔ ڈبلیو۔ ٹُوزر، ڈی۔ڈی۔ ''یسوع مسیح خداوند ہے،'' **ٹُوزر کی طرف سے جواہرات،** ***Gems from Tozer*** ، مسیحی اشاعت خانے، 1969، سینڈ دی لائٹ ٹرسٹ کی اجازت سے – 1979 ، صفحات 24، 25).

انسانی دل کی قدرتی بدکاری غیر تبدیل شدہ لوگوں کا سچے مسیح سے اپنا منہ موڑ لینے کا سبب ہے۔

> '' اُس شخص کی مانند تھا جسے دیکھ کر لوگ منہ موڑ لیتے ہیں . . . ''
> (اشعیا 3:53)

4. چہارم، بنی نوع انسان کا مسیح کو حقارت کی نظر سے دیکھنا مکمل بدکاری کے سبب ہے۔

تیسری لائن میں ہمارے کلام کے آخر میں دیکھیئے، آیئے کھڑے ہو جائیں اور با آوازِ بلند جملے کے آخری جُز کو پڑھتے ہیں، جو ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے، '' اُسے حقارت سے دیکھا گیا. . .''

> ''اُسے حقارت سے دیکھا گیا تھا، اور *ہم نے اُس کا احترام نہیں کیا*''
> (اشعیا 3:53).

آپ تشریف رکھ سکتے ہیں۔ اُن الفاظ پر بات کرتے ہیں، '' ہم نے اُس کا احترام نہیں کیا''، سُپرجئین، ''مبلغین کے شہزادے،'' نے کہا،

> یہ ضرور نسلِ انسانی کا کائناتی اعتراف ہے۔ عظیم ترین سلطان سے لے کر کمینے [نیچ] ترین کسان تک، اعلیٰ و ارفع ذہانت سے لیکر عیاش ترین دماغ تک، تمام لوگوں کے پسندیدہ سے لیکر انجانے اور غیر اہم تک، یہ ایک اعتراف ضرور آنا چاہیے: ''ہم نے اُس کا احترام نہیں کیا'' . . . یہاں تک کہ مقدسین میں سے مقدس ترین . . . انہوں نے بھی ایک دفعہ ''اُس کا احترام

> نہیں کیا'' . . . ایک دفعہ ''اُس کا احترام نہیں کیا [اُن کے مذہبی طور پر تبدیل ہونے سے پہلے]'' (سی۔ ایچ۔ سپرجئین، ''کیوں مسیح کا احترام نہیں کیا گیا ہے،'' **میٹروپولیٹن عبادت گاہ کی خُطبہ گاہ** ، پلگِرم اشاعت خانے، 1978 دوبارہ اشاعت، جلد LIII، صفحات 157).

اسی والے واعظ میں جس کا عنوان تھا، ''کیوں مسیح کا احترام نہیں کیا گیا ہے،'' سپرجئین نے چار وجوہات پیش کی ہیں کہ کیوں کھوئی ہوئی دنیا مسیح کو سرہانے میں ناکام رہی ہے، کیوں مذہبی طور پر غیر تبدیل شدہ لوگ مسیح کی اہمیت نہیں دیکھتے، اُس کے بارے میں ادب سے نہیں سوچتے، اُس کا احترام اور عبادت نہیں کرتے۔ سپرجئین کہتے ہیں کہ غیر محفوظ لوگ ان چار وجوہات کی بنا پر اُس کا احترام نہیں کرتے ہیں:

(3) لوگ مسیح کا اس لیے احترام نہیں کرتے کیونکہ وہ خود اپنے آپ کو بہت زیادہ محترم گردانتے ہیں۔ ''خود۔اعتمادی،'' اُنہوں نےکہا، ''یسوع کو دور رکھتی . . . اور جس قدر ہماری خود۔اعتمادی بڑھتی ہے، اتنی ہی مضبوطی سے ہم مسیح کے خلاف دروازہ بند [تالا لگاتے] کرتے ہیں۔ خود سے محبت نجات دہندہ کی محبت کو روکتی ہے۔''

(4) لوگ مسیح کا احترام اس لیے نہیں کرتے کیونکہ وہ دنیا کو بہت زیادہ احترام دیتے ہیں۔ '' ہم اُس کا احترام اس لیے نہیں کرتے کیونکہ ہم دنیا اور اس کی تمام حماقتوں سے پیار کرتے ہیں۔''

(5) لوگ مسیح کا احترام اس لیے نہیں کرتے کیونکہ وہ اُسے جانتے نہیں ہیں۔ ''مسیح کے بارے میں جاننا اور مسیح کو خود جاننا، ان دونوں کے درمیان بہت واضح امتیاز ہے . . . جو مسیح کے بارے میں غلط سوچتے ہیں اُسے کبھی جان ہی نہیں سکے . . . 'ہم نے اُس کا احترام نہیں کیا' . . . کیونکہ ہم اُسے جانتے ہی نہیں تھے۔''

(6) لوگ مسیح کا احترام نہیں کرتے کیونکہ وہ روحانی طور پر مردہ ہیں۔ ''اس میں حیران ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ہم مسیح کا احترام نہیں کرتے تھے، کیونکہ ہم روحانی طور پر مردہ تھے . . . ہم ' مردہ تھے گناہوں اور بے جا مداخلتوں کے سبب سے'، اور جیسے لعزر اپنی قبر میں تھا، ہر گزرتے ہوئے لمحے کے ساتھ ہم زیادہ اور زیادہ خراب ہوتے جا رہے ہیں۔''

بنی نوع انسان کا نجات دہندہ کو رد کرنے کی یہ وجوہات ہیں جو سپرجئین نے پیش کیں، اس حقیقت کے لیے کہ وہ اُس [یسوع] میں کوئی احترام نہیں دیکھتے۔ مجھے حیرت ہے، کیا اس کلام کا اطلاق آپ پر ہوتا ہے؟

> ''لوگوں نے اُسے حقیر جانا اور رد کر دیا، وہ ایک غمگین انسان تھا جو رنج سے آشنا تھا: اور اُس شخص کی مانند تھا جسے دیکھ کر لوگ منہ موڑ لیتے ہیں۔ وہ حقیر سمجھا گیا اور ہم نے اُس کی کچھ قدر نہ جانی'' (اشعیا 53:3).

کیا اس واعظ کے الفاظ نے آپ کو اپنی بدکاری، اور یسوع کے لیے آپ کے دل کی ضدی مدافعت کے بارے میں سوچنے پر مجبور کیا ؟ کیا آپ نے اپنے دل کی تھوڑی بہت بدعنوانیوں کو محسوس کیا، جو مسیح کو رد کرتی ہیں اور اُس کا احترام نہیں کرتی ہیں؟ اگر آپ نے خود میں ذرا سی بھی وہ ناخوشگوار بدعنوانی محسوس کی ہے، تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ صرف خدا کے فضل سے ہے کہ آپ نے ایسا محسوس کیا۔ جیسا کہ بوڑھے جان نیوٹن نے لکھا ہے،

> حیرت انگیز فضل! کس قدر میٹھی آواز
> جس نے مجھ جیسے تباہ حال کو بچایا!
> میں جو کبھی کھو گیا تھا، لیکن اب مل گیا ہوں،
> اندھا تھا لیکن اب دیکھتا ہوں
>
> 'یہ فضل تھا جس نے میرے دل کو خوف سیکھایا،
> اور فضل ہی نے میرے خوفوں کو نجات دی؛
> یہ فضل کس قدر قیمتی لگتا ہے
> جس گھنٹے میں نے پہلی دفعہ یقین کیا تھا!
> (''حیرت انگیز فضل'' شاعر جان نیوٹن، 1725-1807).

مجھے محسوس ہوتا ہے کہ آپ کا ضدی دل یسوع کے خلاف سلاخوں کے پیچھے قید ہے، اور اگر کسی بھی حد تک آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ اپنی بد حال بدکاری میں مسیح کو رد کر رہے ہیں، تو کیا آپ اب اپنی زندگی اُس کے حوالے کریں گے؟ کیا آپ مسیح کے پاس آئیں گے، جسے دنیا رد کرتی ہے اور حقیر سمجھتی ہے؟ میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند خود آپ کو اپنے پیارے بیٹے کی جانب کھینچ لائے۔ جب آپ یسوع کے پاس آئیں گے آپ اُس کی راستبازی اور خُون کے وسیلے سے گناہ اور جہنم سے بچا لیے جائیں گے ۔ آمین۔

لُبِ لُباب

مسیح ۔ ہر جگہ حقیر جانا گیا

CHRIST – UNIVERSALLY DEVALUED

(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 4)

(SERMON NUMBER 4 ON ISAIAH 53)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے

by Dr. R. L. Hymers, Jr.

" لوگوں نے اُسے حقیر جانا اور رد کر دیا، وہ ایک غمگین انسان تھاجو رنج سے آشنا تھا: اور اُس شخص کی مانند تھا جسے دیکھ کر لوگ منہ موڑ لیتے ہیں۔ وہ حقیر سمجھا گیا اور ہم نے اُس کی کچھ قدر نہ جانی" (اشعیا3:53).

(رومیوں 7:8؛ متی 30:27، 26)

1۔ مکمل بدکاری کی وجہ سے لوگ مسیح کو حقیر جانتے اور اُس کی قدر نہیں کرتے ہیں۔ اشعیا 3:53الف.

2۔ دوئم، مکمل طور پر مسخ کیا جانا مسیح کی غمگینی اور دُکھ کا سبب ہے۔ اشعیا 3:53ب؛ لوقا 34:13؛ 44:22 .

3۔ سوئم، تمام بدکاری نسلِ انسانی کو میسح سے اپنا چہرہ چھپانے کا سبب بنتی ہے۔ اشعیا 3:53ج؛ 2۔کرنتھیوں 4:11؛ متی 24:24 .

4۔ چہارم، بنی نوع انسان کا مسیح کو حقارت کی نظر سے دیکھنا مکمل بدکاری کے سبب ہے۔ اشعیا 3:53د.

میسح کے مصائب – دُرست اور غلط
CHRIST'S SUFFERING – THE TRUE AND THE FALSE

(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 5)
(SERMON NUMBER 5 ON ISAIAH 53)
(Urdu)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

لاس اینجلز کی بپتسمہ دینے والی عبادت گاہ میں تبلیغی واعظ
10 جُولائی، 2011 ، صبح، خُداوند کے دِن
A sermon preached at the Baptist Tabernacle of Los Angeles
Lord's Day Morning, July 10, 2011

''یقیناً اُس نے ہماری بیماریاں برداشت کیں، اور ہمارے غم اُٹھا لیے: پھر بھی ہم نے اُسے خدا کا مارا، کُوٹا اور ستایا ہوا سمجھا'' (اشعیا 4:53).

ہمارے کلام کا پہلا حصہ بتاتا ہے کہ یسوع ''نے ہماری بیماریاں برداشت کیں، اور ہمارے غم اُٹھا لیے۔'' آیت کا یہ حصہ نئے عہد نامے میں متی17:8 میں دُہرایا گیا تھا،

> ''تاکہ یسعیا [اشعیا] نبی کی معرفت کہی گئی یہ بات پوری ہوجائے کہ، *اُس نے خود ہماری کمزوریاں لے لیں اور بیماریاں اُٹھا لیں*'' (متی 17:8).

ڈاکٹر جے۔ ورنن میکجی Dr. J. Vernon McGee نے کہا، ''غالباً یہ آیت کسی اور آیت کے مقابلے میں زیادہ استعمال ہوئی ہے اُن کے لیے جنہیں ہم ایمان سے شفا دینے والے کہتے ہیں۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جسمانی شفا توبہ کے عمل میں ہے، اور وہ یہ حوالہ [اشعیا4:53 کا، جیسا کہ متی کی انجیل میں بھی دُہرایا گیا ہے] استعمال اپنے نقطہ نظر کی حمایت میں استعمال کرتے ہیں'' (جے۔ ورنن میکجی، تھرو دی بائبل ***Thru the Bible***، تھامس نیلسن اشاعت خانہ، 1983، جلد 4، صفحہ 48). ڈاکٹر ایڈورڈ جے۔ یَنگ نے کہا، ''متی 17:8 کا حوالہ مناسب ہے حالانکہ یہاں جو بیماری کا حوالہ ہے وہ خود گناہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ آیت میں گناہ کے اثرات کو ترک کرنے کی سوچ بھی شامل ہے۔ بیماری گناہ سے کبھی نہ الگ ہونے والا ساتھی ہے'' (ایڈورڈ جے۔ یَنگ، پی ایچ۔ ڈی۔، **اشعیا کی کتاب**، ***The Book of Isaiah*** ، ولیم بی۔ عئیرڈ منز پبلشنگ کمپنی، جلد3، صفحہ 345).

متی17:8 میں توبہ کا عمل[کفارہ] *استعمال* کیا گیا ہے بیماری کی شفا کے لیے۔ لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ یہ متی کی طرف سے صرف ایک *درخواست* ہے، اور یہ ہمارے کلام میں یہ بنیادی معنی نہیں ہے۔ پروفیسر ''ہینگس ٹنبرگ درست طور پر بیان کرتے ہیں کہ خادم [مسیح] نے گناہ اُٹھائے اُن کے اثرات کے ساتھ، اور اُن میں بیماریوں اور تکلیفوں کی نمایاں حیثیت ہے۔ اس بات کو ضرور توجہ دینی چاہیے کہ متی جان بوجھ [اشعیا 4:53 میں عبرانی] سے رُخ موڑ تا ہے . . . اس حقیقت پر زور دینے کے لیے کہ مسیح نے درحقیقت میں ہماری بیماریوں کو اُٹھایا تھا''(دہرایا گیا ہے یَنگ، ibid، صفحہ 345، تنقیدی حاشیے 13 میں).

چاروں اناجیل کے محتاط مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ مسیح نے ثبوت کے طور پر کہ وہ بیماروں کو شفا دے سکتا تھا، بیماریوں سے شفا دی، اور اسے تبدیلی میں محفوظ کر دیا۔ اس کی مثال دس کوڑھیوں میں دیکھی جا سکتی ہے جو مسیح پر چلائے تھے، اور کہا تھا، ''مالک، ہم پر رحم کر'' (لوقا 13:17). یسوع نے اُنہیں ہیکل بھیجا تھا کہ اپنے آپ کو کاہنوں کو دکھائیں، اور ''جب وہ جا رہے تھے، اُنہوں نے شفا پائی تھی'' (لوقا 17؛14). *وہ جسمانی طور پر مسیح کی قوت سے شفا یاب ہوئے تھے، لیکن وہ بچائے نہیں گئے تھے۔* اُن میں سے صرف ایک واپس آیا تھا۔ اس تبدیلی میں اُس نے اپنے گناہوں کی روحانی شفا پائی تھی، جب وہ یسوع کے پاس آیا تھا، ''اور اُس کے قدموں میں منہ کے بل گر کر اُس شکریہ ادا کر کرنےلگا'' (لوقا 16:17). پھر یسوع نے اُس سے کہا ، ''اُٹھ اور رخصت ہو، تیرے ایمان نے تجھے اچھا کیا'' (لوقا 19:17). یہ تب تھا کہ وہ نا صرف جسمانی طور پر بلکہ روحانی طور پر شفا یاب ہوا تھا۔ ہم اس چیز کو مسیح کی ادا کی گئی بے شمار معجزاتی شفایابیوں میں دیکھ سکتے ہیں، جیسا کہ یوحنا کی انجیل کے نویں باب میں ایک اندھے آدمی کی آنکھوں کو بینائی دینا۔ پہلے اُس آدمی نے اندھے پن سے شفا پائی تھی، لیکن اُس نے سوچا تھا کہ یسوع صرف ''ایک نبی'' تھا (یوحنا 17:9). بعد میں اُس نے کہا،

> ''اے خداوند، میں ایمان لاتا ہوں۔ اور اُس نے یسوع کو سجدہ کیا''
> (یوحنا 38:9).

اور صرف اُس وقت ہی وہ آدمی بچایا گیا تھا۔
اس لیے میں یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ جسمانی شفا *ثانوی* ہے اور کہ اشعیا 4:53کی *خاص اہمیت* روحانی شفا کی طرف ہے۔ ڈاکٹر جے۔ ورنن میکجی نے کہا،

> اشعیا نبی کی کتاب میں سے یہ حوالہ واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ ہم اپنی خلاف ورزیوں اور بد اعمالیوں سے شفا پاتے ہیں [اشعیا5:53]۔ آپ مجھے کہتے ہیں، ''کیا آپ کو اس بارے میں یقین ہے؟'' میں جانتا ہوں یہی ہے جو یہ آیا ت کہہ رہی ہیں کیونکہ پطرس نے کہا، ''وہ خود اپنے ہی بدن پر ہمارے گناہوں کا بوجھ لیے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا تاکہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مردہ ہوجائیں مگر راستبازی کے اعتبار سے زندہ ہو جائیں: اُسی کے مار کھانے سے تم نے شفا پائی'' (1پطرس 24:2). کس سے شفا پائی؟ ''گناہوں سے'' پطرس اس بات کو بہت واضح کر رہا ہے کہ وہ گناہ کے بارے میں بات کر رہا ہے (میکجی، ibid، صفحہ 49).

یہ وضاحت واپس ہمیں ہمارے کلام کی طرف لے جاتی ہے،

> ''یقیناً اُس نے ہماری بیماریاں برداشت کیں، اور ہمارے غم اُٹھا لیے: پھر بھی ہم نے اُسے خدا کا مارا، کُوٹا اور ستایا ہوا سمجھا'' (اشعیا 4:53).

قدرتی طور پر یہ آیت دو حصوں میں تبدیل ہوتی ہے: (1) حقیقی وجہ جس کے لیے مسیح نے مصائب برداشت کیے، بائبل میں دیا گیا ہے؛ اور (2) غلط وجہ جس پر اندھا آدمی یقین لایا تھا۔

1. اوّل، مسیح کے مصائب برداشت کرنے کی حقیقی وجہ، جسکا مقدس صحیفوں میں بیان ہے۔

> ''یقیناً اُس نے ہماری بیماریاں برداشت کیں، اور ہمارے غم اُٹھا لیے . . . '' (اشعیا 4:53).

''یقیناً'' کا لفظ متعارف کروا تا ہے اُس فرق کے درمیان جو مسیح کے مصائب برداشت کرنے کی حقیقی وجہ تھی اور غلط وجہ جس کے سبب سے اندھے آدمی نے یقین کیا تھا۔ ''یقیناً ''، پھر درست بیان ہے؛ '' پھر بھی'' تب غلط بیان ہے؛

> ''<u>یقیناً</u> اُس نے ہماری بیماریاں برداشت کیں، اور ہمارے غم اُٹھا لیے: <u>پھر بھی</u> ہم نے اُسے خدا کا مارا، کُوٹا اور ستایا ہوا سمجھا'' (اشعیا 4:53).

اس کے ساتھ ساتھ الفاظ ''دُکھوں'' اور ''غموں'' کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ عبرانی زبان میں ''دُکھوں'' کا مطلب ''بیماریاں'' ہے۔ اشعیا نے اسے اشعیا 6-5:1 میں ''گناہ'' کے نعم البدل کے طور پر ستعمال کیا ہے۔ یہاں بھی یہ ''گناہ'' کا ہی نعم البدل ہے۔ دُکھوں سے مراد گناہ کا مرض اور علالت ہے۔ ''غموں'' سے مراد ''تکلیف اور شدید ذہنی اذیت محسوس کرنا'' ہے۔ لہٰذا، اس تمام سے مراد یہ ہے کہ گناہ کے ''مرض، یا علالت''، سے جو ''شدید تکلیف اور ذہنی اذیت پیدا'' ہوتی ہے – وہ گناہ کی خاص بیماری اور اُس کا درد ہے۔
پھر توجہ طلب ہے لفظ ''برداشت کئے''۔ اس کا مطلب ہے ''اُٹھانا''۔ لیکن اس کا'' زیادہ اصل مطلب ہے اُٹھا [یا اُٹھانا] لے جانا۔ زیادہ تر سوچا یہی جاتا ہے کہ اُٹھا رہا اور اُوپر اُٹھا رہا'' (یَنگ، ibid۔، صفحہ 345). مسیح وہ گناہ اُٹھا لیتا ہے جو لوگوں کے ہوتے ہیں، خود اپنے اوپر اُٹھا لیتا ہے، اور اُن گناہوں کو اُٹھا کر لے جاتا ہے۔ جیسا کہ مسیح نے اپنی صلیب اُٹھا ئی تھی اور کلوری کے پہاڑ کے طرف لے گیا تھا، لہٰذا وہ تبدیل ہوئے شخص کے گناہ اُٹھاتا ہے اور اُنہیں اُٹھا کر لے جاتا ہے۔ یہی ہے جو پطرس رسول کا مطلب تھا جب اُس نے مسیح کے متعلق کہا،

> ''وہ خود اپنے ہی بدن پر ہمارے گناہوں کا بوجھ لیے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا'' (1پطرس 24:2).

جیسے کہ کئیل اور ڈیلزسچ Keil and Delitzsch کا تبصرہ کہتا ہے،

> اس معنی کا محض یہ مطلب نہیں ہے کہ [مسیح] ہماری تکلیفوں اور مصائب کی رفاقت میں شامل ہوا، لیکن یہ ہے کہ اُس نے خود اپنے اوپر مصائب اُٹھا لیے جو اُس کو برداشت کرنے تھے اور جنہیں برداشت کرنے کا وہ مستحق تھا، اور اس لیے ناصرف اُنہیں اُٹھا کر لے گیا . . . بلکہ اُنہیں اپنی ہستی [اُس کا اپنا جسم] پر برداشت کیا، کہ وہ شاید ہمیں اُن سے نجات دلا دے۔ لیکن

جب ایک شخص وہ مصائب اپنے اوپر لیتا ہے جو کسی دوسرے کو برداشت کرنے پڑ سکتے تھے، اور اس لیے ناصرف اُس کے ساتھ جھیلتا ہے بلکہ اُس کی جگہ پر جھیلتا ہے، اسی کو تبادلہ کہتے ہیں (فرانز ڈیلزسچ، ٹی ایچ۔ ڈی۔، پرانے عہد نامے کی دس جلدوں پر تبصرہ ***Commentary on the Old Testament in Ten Volumes*** ، ولیم بی۔ عیئرڈمنز پبلشنگ کمپنی، 1973 دوبارہ اشاعت، جلد ساتویں، صفحہ 316).

مسیح نے ہمارے گناہ اپنے جسم میں اُٹھائے اور اُنہیں اُٹھا کر اوپر کلوری کے پہاڑ پر لے گیا، صلیب تک، اور جہاں اُس نے ہمارے گُناہوں کی قیمت ادا کی۔ ''اس کو تبادلہ کہتے ہیں''!!! ''بیہودہ ٹھٹھوں اور شرم کو برداشت کیا۔'' اسے گایئے!

بیہودہ ٹھٹھوں اور شرم کو برداشت کیا،
میری جگہ پر کھڑے ہو کر اُس نے سزا پائی؛
اپنے خُون سے میری معافی پر مہر لگائی؛
ہیلیلویاہ! کیسا نجات دہندہ ہے!
('' ہیلیلویاہ! کیسا نجات دہندہ ہے!'' شاعر فلپس پی. بلِس، 1838-1876).

''لیکن وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا، اور ہماری بد اعمالی کے باعث کُچلا گیا'' (اشعیا 53:5).

''کتابِ مقدس کے مطابق مسیح ہمارے گناہوں کے لیے قربان ہوا'' (1۔کرنتھیوں 15:3).

''یقیناً اُس نے ہماری بیماریاں برداشت کیں، اور ہمارے غم اُٹھا لیے . . . '' (اشعیا 53:4).

ڈاکٹر ڈبلیو۔ اے۔ کرِسویل نے کہا،

صلیب پر یسوع کے موت ہمارے گناہوں کا پھل اور نتیجہ ہے۔ کس نے خُداوند یسوع کو مارا؟ کس نے جلال کے شہزادے کا قتل کیا؟ کس نے یسوع کو صلیب پر کیلوں سے جڑا جہاں یسوع نے اذیت برداشت کی اور مر گیا؟ یہ کس کا قصور ہے؟ یہ ضرور کہا گیا کہ ہم سب اس کا حصہ ہیں۔ میرے گناہوں نے یسوع کی پیشانی پر کانٹوں کا تاج چبویا تھا۔ میرے گناہوں نے یسوع کے ہاتھوں میں سے وہ نوک دار کیل گزار دیئے تھے۔ میرے گناہوں نے وہ نیزہ اُس کے دل میں سے گزارا تھا۔ میرے گناہوں نے خداوند یسوع کو صلیب پر مصلوب کیا تھا۔ یہی ہے مطلب . . . ہمارے خُداوند کی موت کا (ڈبلیو۔ اے۔ کرِسویل، پی ایچ۔ ڈی۔، ''صلیب کا خون،'' ***The Blood of the Cross***، **میرے دل سے پیغامات** ***Messages From My Heart***، رِیل اشاعت خانہ، 1994، صفحات 510-511).

''کتابِ مقدس کے مطابق مسیح ہمارے گناہوں کے لیے قربان ہوا'' (1۔کرنتھیوں 15:3).

''یقیناً اُس نے ہماری بیماریاں برداشت کیں، اور ہمارے غم اُٹھا لیے . . . '' (اشعیا 53:4).

''بیہودہ ٹھٹھوں اور شرم کو برداشت کیا۔'' اسے گایئے!

بیہودہ ٹھٹھوں اور شرم کو برداشت کیا،
میری جگہ پر کھڑے ہو کر اُس نے سزا پائی؛
اپنے خُون سے میری معافی پر مہر لگائی؛
ہیلیلویاہ! کیسا نجات دہندہ ہے!

مسیح کے مصائب کی حقیقی وجہ یہ ہے – آپ کے گناہوں کے لیے کفارہ ادا کرنا! لیکن نسلِ انسانی نے، اپنے اندھے پن اور بغاوت میں، اس خوبصورت سچائی کو کہ مسیح کی موت ایک تبادلے کی موت تھی جھوٹ کے ساتھ مسخ کر کے رکھ دیا!

2. دوئم، مسیح کے مصائب کی جھوٹی وجہ، جو اندھے آدمی نے دی ۔

دوبارہ اپنے کلام میں دیکھیں گے۔ آیئے کھڑے ہوئیں اور اس کو با آواز بُلند پڑھیں۔

> ''یقیناً اُس نے ہماری بیماریاں برداشت کیں، اور ہمارے غم اُٹھا لیے: پھر بھی ہم نے اُسے خدا کا مارا، کُوٹا اور ستایا ہوا سمجھا'' (اشعیا 4:53).

آپ تشریف رکھ سکتے ہیں۔

''ابھی تک ہم اُس خدا کے مارے، کُوٹے ہوئے اور ستائے ہوئے کا احترام کرتے ہیں۔'' ''ہم '' جو آدم کی انسانی نسل سے ہیں. خُود شیطان کی طرف سے اندھے کیے گئے، ہم یہ دیکھنے میں ناکام ہو گئے کہ مسیح کے مصائب ہمارے تبادلے میں تھے، کہ وہ ہماری جگہ پر مرا تھا، ہمارے متبادل کے طور پر۔ ہم نے سوچا تھا کہ وہ صرف ایک غریب بےوقوف ہے، شاید پاگل اور خبطی، یا جیسا کہ فریسیوں نے کہا، ''بد روحوں میں بسا ہواٗ،'' جو خود اپنے مصائب کا ذمہ دار ہے کیونکہ اُس نے بڑے لوگوں (حکمرانوں) کے خلاف سرِعام بکواس کی تھی۔جیسا کہ یعقوب کے دوست تھے، ہم نے سوچا کہ یسوع کے اپنے گناہوں اور بے وقوفیوں کی وجہ سے خدا کا غضب اُس پر نازل ہوا اور لوگ اُس کے خلاف ہوئے۔ ہم نے سوچا کہ وہ، بہتر طریقے سے ایک شہید تھا، جو بغیر کسی وجہ کے مرا۔

''خدا کا مارا ہوا؟ جی ہاں، ہم جانتے تھے کہ وہ خدا کا مارا ہوا تھا! کُٹا ہوا؟ جی ہاں، ہم جانتے تھے کہ وہ خُدا کا کُوٹا ہوا تھا! ستایا ہوا؟ جی ہاں، ہم یہ بھی جانتے تھے! ہم سب جانتے تھے کہ اُنھوں نے یسوع کے چہرے پر اپنے مُکّوں سے مارا تھا. ہم سب جانتے تھے کہ اُنھوں نے اُس کو کوڑے سے مارا تھا. ہم سب جانتے تھے کہ صلیب پر وہ کیلوں سے جڑا گیا تھا! ہر عورت ، مرد اور بچہ یہ باتیں جانتا ہے! لیکن ہم نے انہیں غلط طریقے سے پیش کیا تھا. ہم نے انہیں غلط سمجھا تھا. ہمیں احساس نہیں ہوا تھا کہ وہ ہمارے دُکھ تھے جو یسوع نے برداشت کیےتھے، ہمارے غم تھے جو یسوع نے اُٹھائے تھے! جب ہم نےاپنے ذہنوں میں یسوع کو صلیب پر کیلوں سے جڑا ہوا دیکھا، ہم نے سوچا یسوع کو اپنے گناہوں، بےوقوفیوں اور غلطیوں کی وجہ سزا دی گئ تھی۔ ''لیکن نہیں! یہ ہماری خلاف ورزیوں کی وجہ سے تھا، ہماری بد اعمالیوں کی وجہ سے تھا، اور اس لیے تھا کہ ہمیں [خدا کے ساتھ] امن ملے، اور اس لیے تھا کہ ہم [گناہ سے] شفا پائیں۔ سچائی تو یہ ہے کہ یہ ہم تھے جو بھٹک گئے تھے اور جو اپنی مرضی پر چلنے لگے تھے، اور [خدا نے] ہماری بداعمالیوں کو یسوع پر ڈال دیا، بےگناہ متبادل'' (ولیم میکڈونلڈ، **بائبل کے یقین کرنے والوں پر تبصرہ** ***Believer's Bible Commentary***، تھامس نیلسن اشاعت خانہ، 1995, صفحہ 979).

> ہماری خطاؤں کے لیے یسوع نے ہمیں امن دیا،
> ہماری غلامی سے ہمیں چھٹکارا دلایا،
> اوریسوع کے نشانات سے، اوریسوع کے نشانات سے،
> اوریسوع کے نشانات سے ہماری روحیں شفا پاتی ہیں۔
> (تھامس اُو۔ کِسہولم Thomas O. Chisholm، 1866-1960).

> ''یقیناً اُس نے ہماری بیماریاں برداشت کیں، اور ہمارے غم اُٹھا لیے: پھر بھی ہم نے اُسے خدا کا مارا، کُوٹا اور ستایا ہوا سمجھا'' (اشعیا 4:53).

کیا یہ آپ کے لیے سچ نہیں؟ کیا آپ نے سوچا تھا کہ یسوع صلیب پر ہمارے گناہوں کو اُٹھا لے جانے کے بجائے کسی اور سبب سے مرا تھا؟ تو پھر جان لیں، جیسا کہ آپ ابھی جان گئے ہیں کہ مسیح آپ کی جگہ پر مرا تھا تاکہ آپ کے گناہوں کی سزا ہٹا سکے، کیا آپ اُس کے پاس محض ایمان کے ساتھ آئیں گے؟ کیا آپ خدا کے بیٹے پر اعتماد کریں گے اور اُس کے بیش بہا قیمتی خون سے انصاف پائیں گے اور ہر گناہ سے صاف کیے جائیں گے ؟

میں آپ سے کہتا ہوں کہ اپنے ذہنوں میں سے ہر غلط اندازہ جو آپ نے اُس کے مصائب اور موت کے بارے میں لگایا ہوا ہے نکال دیں۔ وہ آپ کے گناہ کا کفارہ ادا کرنے کے لیے مرا تھا۔ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ وہ اب آسمانوں میں خد اکے داہنے ہاتھ پر بیٹھا ہو ا ہے۔ میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ اُس پر اعتماد کرنے کے لیے اور بچائے جانے کے لیے یسوع کے پاس آئیں۔

لیکن یسوع کے بارے میں صرف یہی باتیں جان لینا ہی کافی نہیں ہے۔ آپ اُس کے موت کے بارے میں تمام حقائق جان سکتے ہیں اور پھر بھی مسیحی نہیں ہیں۔ آپ مسیح کے صلیب پر ہماری خاطر تبادلے کی موت کی سچائی جان سکتے ہیں؛ آپ جان سکتے ہیں کہ وہ گنہگاروں کی جگہ پر مرا تھا، اور اب بھی تبدیل نہین ہوا۔ آپ کا ضرور یسوع مسیح، جی اُٹھے خداوند سے سامنا ہونا چاہیے۔ آپ کو ضرور حقیقت میں یسوع کے پاس آنا ہے اور اپنے آپ کو ایمان کے ساتھ اُس کے حوالے کرنا ہے۔ وہ نجات کا راستہ ہے۔ وہ دائمی زندگی کا دروازہ ہے۔ آمین۔

لُبِ لُباب

میسح کے مصائب – دُرست اور غلط
CHRIST'S SUFFERING – THE TRUE AND THE FALSE

(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 5)
(SERMON NUMBER 5 ON ISAIAH 53)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

''یقیناً اُس نے ہماری بیماریاں برداشت کیں، اور ہمارے غم اُٹھا لیے: پھر بھی ہم نے اُسے خدا کا مارا، کُوٹا اور ستایا ہوا سمجھا'' (اشعیا 53:4).

(متی 8:17؛ لوقا 13:17، 14، 16، 19؛
یوحنا 9:17، 38؛ 1پطرس 2:24)

1۔ اوّل، مسیح کے مصائب برداشت کرنے کی حقیقی وجہ،
جسکا مقدس صحیفوں میں بیان ہے، اشعیا 53:4الف، 5؛ 1۔ کرنتھیوں 15:3۔

2 . ۔ دوئم، مسیح کے مصائب کی جھوٹی وجہ،
جو اندھے آدمی نے دی ، اشعیا 53:4ب.

یسوع گھائل کیاگیا، کُچلا گیا اور زودوکوب کیا گیا
JESUS WOUNDED, BRUISED AND BEATEN

(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 6)
(SERMON NUMBER 6 ON ISAIAH 53)
(Urdu)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہائیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

لاس اینجلز کی بپتسمہ دینے والی عبادت گاہ میں تبلیغی واعظ
23 مارچ، 2013 ، ہفتے کی شام
A sermon preached at the Baptist Tabernacle of Los Angeles
Saturday Evening, March 23, 2013

''لیکن وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا، اور ہماری بداعمالی کے باعث کُچلا گیا: جو سزا ہماری سلامتی کا باعث ہوئی وہ اُس نے اُٹھائی؛ اور اُس کے کوڑے کھانے سے ہم شفایاب ہوئے'' (اشعیا 5:53).

رومیوں پہلے باب میں دو یونانی الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں جو کسی چیز کے بارے میں جاننے کے درمیان اور اُس کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرنے کے بارے میں فرق ظاہر کریں۔ ہمیں رومیوں 21:1 میں بتایا جاتا ہے کہ قدیم لوگ ''خُدا کو جانتے تھے۔'' جانتے تھے'' کے لیے یونانی زبان میں ''گنوسز'' Gnosis کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ وہ خدا کے *بارے* میں جانتے تھے۔ لیکن رومیوں 28:1 کہتی ہے کہ وہ ''خُدا کی شناخت'' نہیں کرتے تھے۔ یا ''خُدا کو اپنے شعور میں محفوظ نہیں رکھتے تھے۔'' یہاں پر ''شناخت ''کے لیے لفظ ''اپیگنوسز'' epignosis استعمال ہوا ہے۔ یہ گنوسز [جاننے] کی مستحکم شکل ظاہر کرتا ہے، جو ایک انتہائی طاقتور تاثر کے ساتھ مکمل معلومات کا اظہار ہے۔ (دیکھیئے ڈبلیو۔ ای۔ وائن، **نئے عہد نامے کے الفاظ کی تشریحات کی ایک لغت** ***An Expository Dictionary of New Testament Words*** ، ریویل، 1966، جلد دوئم، صفحہ 301). حالانکہ قدیم لوگ خُدا کے بارے میں [گنوسز] جانتے تھے، لیکن اُن کے پاس اُس کی ذاتی معلومات نہیں تھیں [اپیگنوسز]۔ وہ خُدا کو ذاتی طور پر نہیں جانتے تھے۔

جب ہم خداوند کے آخری کھانے کے فرمان کی تعمیل کرتے ہیں تو میرے خیال میں رومیوں پہلے باب کے وہ دونوں یونانی الفاظ آپ میں سے کچھ کو سمجھ آ جائیں گے جو ہمیں روٹی اور پیالا لیتے ہوئے دیکھتے ہیں، لیکن خود اُس میں شمولیت کے قابل نہیں ہوتے ہیں کیونکہ آپ نجات پائے ہوئے نہیں ہیں۔ آپ ظاہری اور دماغی طور پر جانتے ہیں کہ خُداوند کے آخری کھانے کا مطلب کیا ہے، لیکن آپ تجربے سے اُس مسیح کو جو اُس کی عکاسی کرتا ہے نہیں جانتے ہیں۔ آپ کو اس کے بارے میں ''معلوم'' ہے (اس کے بارے میں ''گنوسز'')، لیکن آپ کو مسیح کے بارے میں مکمل معلومات (اپیگنوسز) نہیں ہیں۔ آپ جیسے یسوع مسیح خود کو جانتا تھا اُس کو نہیں جانتے ہیں۔

اور ایسا ہی ہماری تلاوت میں ہے۔ آپ الفاظ کی ظاہری شکل کو اور اُن کے معنوں کو شاید جانتے ہوں، لیکن آپ نے اِن کے اندرونی معنوں کو گرفت میں نہیں لیا ہے، اِن کی مکمل سمجھ اس طرح سے ہے کہ وہ آپ کو ''انتہائی مضبوط'' طریقے سے متاثر کریں (.ibid). اس لیے یہ میرا مقصد ہے کہ آپ کی توجہ اِس تلاوت کے گہرے معنوں کی طرف مبذول کروں، اِس اُمید کے ساتھ کہ آپ کی اِن الفاظ کے بارے میں دماغی معلومات کو یسوع مسیح کے ساتھ ذاتی تجربے کی گہرائی تک لے جاؤں۔

> ''لیکن وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا، اور ہماری بداعمالی کے باعث کُچلا گیا: جو سزا ہماری سلامتی کا باعث ہوئی وہ اُس نے اُٹھائی؛ اور اُس کے کوڑے کھانے سے ہم شفایاب ہوئے'' (اشعیا 5:53).

یہ ایک آیت ہے جو آپ کے دل کو گرفت میں کر لے گی اگر آپ بدلنے کی اُمید رکھتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ یہ آپ کے دماغی علم کو بدل کر یسوع مسیح کے ساتھ حقیقی بھروسے کا سامنا کرائے۔ جو صلیب پر مرا تاکہ ہمارے گناہ کا کفارہ ادا کرے۔ اس کلام میں تین اہم نکات ہیں۔

-1 اوّل، مسیح ہماری خطاؤں کے سبب گھائل کیا گیا، ہماری بداعمالیوں کے باعث کُچلا گیا۔

''لیکن وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا، اور ہماری بداعمالی کے باعث کُچلا گیا . . . '' (اشعیا 5:53).

پہلا لفظ ''لیکن'' اُس تضاد کو ظاہر کرتا ہے جو آیت چار کے اختتام میں بیان کردہ *غلط خیال* کے درمیان ہے کہ یسوع *خود اپنے* گناہوں اور غلطیوں کے نتیجے کے طور پر مرا تھا، اور یہ *سچی حقیقت* کہ وہ *ہمارے* گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کے لیے مرا تھا۔ ڈاکٹر ایڈورڈ جے۔ ینگ Dr. Edward J. Young پرانے عہد نامے کے ایک عالم تھے۔ وہ میرے چینی پادری ڈاکٹر ٹیموتھی لِن Dr. Timothy Lin جو کہ خود بھی پرانے عہدنامے کے ایک عظیم عالم تھے کے گہرے ذاتی دوست تھے۔ ڈاکٹر ینگ نے کہا، ''ایک اور خاص بات جو پائی گئی یہ ہے کہ اسم ضمیر ''وہ'' پہلے لگایا گیا تھا، یہ ظاہر کرنےکے لیے کہ، اُن میں فرق ہے جو حقیقت میں اُس سزا کے مستحق تھے جو اُس نے گناہوں کی پاداش میں برداشت کیے'' (ایڈورڈ جے۔ ینگ، پی ایچ۔ ڈی۔ ، **اشعیا کی کتاب** ***The Book of Isaiah***، ولیم بی۔ عئیرڈمینز پبلشنگ کمپنی، 1972، جلد سوئم، صفحہ 347).

''لیکن وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا، اور ہماری بداعمالی کے باعث کُچلا گیا . . . '' (اشعیا 5:53).

لفظ ''گھائل'' بہت دلچسپ اور اہم ہے۔ ڈاکٹر ینگ نے کہا کہ عبرانی میں اس لفظ کا مطلب ''آر پار چھیدا، اور اس کے ساتھ ہی عام طور پر یہ خیال آتا ہے کہ موت ہونے تک آر پار چھیدا گیا'' (ینگ، .ibid). عبرانی زبان میں اس لفظ کا مطلب ہے ''آرپار چھیدا،'' سوراخ والا'' (.ibid). یہ لفظ زکریا 10:12 میں بھی نظر آتا ہے،

''وہ اُس پر جسے اُنہوں نے چھید ڈالا نظر کریں گے'' (زکریا 10:12).

یہ مسیح کے بارے میں ایک واضح پیشن گوئی ہے، جس کے سر کی اوپری حصے کی کھال کانٹوں کے تاج سے چھیدی گئی تھی، جس کے ہاتھوں اور پیروں کو صلیب پر کیلوں سے چھیدا گیا تھا، جس کی پسلی ایک رومی نیزے سے چھیدی گئی تھی۔ جیسا کہ یوحنا رسول ہمیں بتاتا ہے،

سپاہیوں میں سے ایک نے اپنا نیزہ لے کر یسوع کے پہلو میں مارا، اور اُس کی پسلی *چھید ڈالی* جس سے فوراً خون اور پانی بہنے لگا . . . کہ پاک کلام کا لکھا ہوا پورا ہوجائے . . . [جو] کہتاہے، وہ اُس پر جسے اُنہوں نے *چھید ڈالا* نظر کریں گے'' (یوحنا 34:19، 36، 37).

اور، پھر، تلاوت کہتی ہے، '' یسوع ہماری بداعمالی کے باعث کُچلا گیا '' (اشعیا 5:53). عبرانی زبان میں ''کُچلا'' کا مطلب ہے ''پیس ڈالا گیا'' (ینگ، .ibid). مسیح کا پیسنا اور کُچلنا گتسمنی کے باغ ہی میں شروع ہو گیا تھا، اُس رات سے قبل جب یسوع کو مصلوب کیا گیا، جب یسوع تھا،

''سخت درد اور کرب میں . . . اور اُس کا پسینہ خون کی بوندوں کی مانند زمیں پر ٹپکنے لگا'' (لوقا 44:22).

گتسمنی کے باغ میں، مسیح ہمارے گناہ کے بوجھ تلے کُچلا گیا تھا، جو یسوع پر وہاں لادے گئے تھے۔
چند گھنٹوں کے بعد، مسیح کو صلیب پر کیلوں کے ساتھ جڑے جانے سے پہلے اُس نے براہ راست مار کھائی اور کوڑے برداشت کیے جن کے سبب سے یسوع کُچلا گیا اور گھائل ہوا تھا، اور پھر اُسے ایک نیزے کے ساتھ چھیدا گیا تھا۔ لیکن کُچلے جانے کا اصل گہرائی میں مطلب یہ ہے کہ وہ ہمارے گناہوں کے بوجھ تلے جو اُس پر لادے گئے تھے کُچلا گیا تھا، جیسے کے پطرس رسول نے کہا،

''وہ خود اپنے ہی بدن پر ہمارے گناہوں کا بوجھ لیے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا . . .'' (1- پطرس 24:2).

''لیکن وہ *ہماری خطاؤں کے سبب سے* گھائل کیا گیا، اور *ہماری بداعمالی کے باعث* کُچلا گیا . . . '' (اشعیا 5:53).

ڈاکٹر آئزک واٹز نے اپنی مشہور حمد میں یہ واضح کیا ہے،

یہ تھا اُن جرائم کے لیے جو میں نے کیے
وہ غم اور تکلیف سہتا رہا؟
حیرت ناک ہمدردی! انجانا فضل!
اور حد سے بھی زیادہ پیار!

چاہے سورج تاریکی میں چھپ جائے،
اور اپنا جاہ و جلال اندر چھپا لے،
لیکن، جب عظیم بنانے والا مسیح ، مرا
انسان کے لیے جو گناہ کی مخلوق تھا۔
(''افسوس! اور کیا میرے نجات دہندہ کا خُون بہا تھا؟ ''Alas! And Did My Saviour Bleed?
شاعر آئزک واٹز، ڈی. ڈی. ، 1674-1748).

2- دوئم، ہماری جگہ مسیح نے سزا پائی تھی۔

ہماری تلاوت میں جملے کے تیسرے جُز پر غور کیجیے،

> ''لیکن وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا، اور ہماری بداعمالی کے باعث کُچلا گیا: جو *سزا ہماری سلامتی کا باعث ہوئی وہ اُس نے اُٹھائی . . .''* (اشعیا 5:53) .

میں اِس آیت کو کئی سالوں تک بغیر یہ جانے کہ اس کا مطلب کیا ہے پڑھتا رہا تھا۔ ڈاکٹر ڈِلیٹزچ Dr. Delitzsch اس کا ترجمہ کرتے ہیں، '' ہماری سلامتی کے باعث جو سزا اُٹھائی'' (سی. ایف. کیئل C. F. Keil اور ایف. ڈِلیٹزچ F. Delitzsch، **پرانے عہد نامے پر تبصرہ** ***Commentary on the Old Testament***، عیئرڈ مینز پبلشنگ کمپنی، دوبارہ اشاعت 1973، جلد ہفتم، صفحہ 319). ''یہ ہماری سلامتی تھی . . . عام طور پر ہماری بھلائی تھی، ہماری سعادت تھی، جو کہ یہ مصائب . . . محفوظ تھے'' (ibid.). لفظ ''سرزش''یا ''سزا پانے'' کا مطلب ہے ''سزا.'' ڈاکٹر ینگ نےکہا، ''کوئی اُس وقت تک کلام صحیح طرح سے نہیں پڑھتا اگر وہ وثوق کے ساتھ کہے کہ [یسوع] کو جو سرزش [سزا] دی گئی کفارے کے مقصد کے تحت تھی'' (ینگ، .ibid، صفحہ 34). گناہ کے خلاف کفارے اور خداوند کے غصے کو ٹھنڈا کرنے کے لیے – خداوند کا انصاف یسوع پر پڑا تھا ۔ ڈاکٹر جان گِل Dr. John Gill اُس حد تک گئے جہاں بے شمار جدید دور کے تبصرہ نگار جانے سے خوفزدہ ہیں، اور وہ ایسا کرنے میں درست تھے، جب اُنہوں نے کہا،

> جو *سزا ہماری سلامتی کا باعث ہوئی وہ اُس نے اُٹھائی*؛ یعنی کہ ہمارے گناہوں کی سزا یسوع پر مسلط کی گئی تھی، اور یوں خدا کے ساتھ ہماری صلح اور سلامتی یسوع کے ذریعے سے ہوئی تھی . . . اور یوں الٰہی غصہ ٹھنڈا ہوا ہے، انصاف کی تسلی ہوئی ہے، امن و شانتی ہوئی ہے (جُان گِل، ڈی. ڈی. ، **پرانے عہد نامے کی تفسیر** **An *Exposition of the Old Testament***، بپتسمہ دینے والے سٹینڈرڈ بیئرر The Baptist Standard Bearer، 1989 دوبارہ اشاعت، جلد اوّل، صفحہ 312).

پولوس رسول خدا کے غصے کو ''رضامند کرنے'' کے لیے یسوع کے بارے میں بتاتا ہے جب اُس نے لکھا،

> ''خُدا نے یسوع کو مقرر کیا کہ وہ اپنا خون بہائے اور انسان کے گناہ کا کفارہ بن جائے اور اُس پر ایمان لانے والے فائدہ اُٹھائیں'' (رومیوں 24:3-25).

البرٹ میڈلین Albert Midlane نے اس حمدوثنا کے گیت میں وضاحت کی ہے کہ رسول کا''رضامندی'' سے مطلب کیا ہے جو مسٹر گریفتھ Mr. Griffith نے واعظ شروع ہونے سے پہلے گایا تھا،

جو غصہ یسوع نے برداشت کیا کوئی زبان بیان نہیں کر سکتی،
وہ غصہ جو مجھ پر اُترنا تھا؛
گناہ تپتے ریگستان کی مانند ہے ؛ جو یسوع نے اکیلے پار کیا،
تاکہ گنہگار کو نجات دلا سکے۔

اب ایک قطرہ بھی باقی نہیں بچا ہے؛
'' 'تمام مکمل ہوا، '' یسوع کی چیخ تھی؛
یسوع کے ایک کڑوا گھونٹ پینے سے
غصّے کا پیالہ بالکل خشک ہوگیا۔
('' غصے کا پیالہ'' شاعر البرٹ میڈلین 1825-1909).

مسیح دھتکارا گیا، اُس نے آپ کی جگہ پر سزا پائی، اور یوں آپ کے گناہ کے خلاف خداوند کے غصے کے انصاف کو ٹھنڈا کیا۔

''جو سزا ہماری سلامتی کا باعث ہوئی وہ اُس نے اُٹھائی'' (اشعیا 5:53).

3. سوئم، یسوع ہمیں اُس کے کوڑے کھانے کے سبب سے گناہ سے شفایاب کرتا ہے۔

مہربانی سے کھڑے ہو جائیے اور کلام کو باآوازِ بلند پڑھیئے، جملے کے آخری جُز پر خاص توجہ دیجیے، ''اور اُس کے کوڑے کھانے سے ہم شفایاب ہوئے۔''

> ''لیکن وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا، اور ہماری بداعمالی کے باعث کُچلا گیا: جو سزا ہماری سلامتی کا باعث ہوئی وہ اُس نے اُٹھائی؛ *اور اُس کے کوڑے کھانے سے ہم شفایاب ہوئے*'' (اشعیا 5:53).

آپ تشریف رکھ سکتے ہیں۔

عبرانی زبان میں ''کوڑے کھانے'' کا مطلب (**شدید**) ''زخمی ہونا'' ہے۔ پطرس رسول نے اس آیت کو 1۔پطرس 24:2 میں دہرایا تھا۔ پطرس نے جو یونانی لفظ '' کوڑے کھانے'' کے لیے استعمال کیا تھا اُس کا ترجمہ کیا گیا تھا۔ جس کا مطلب (**شدید**) ''ضربوں کے نشان'' ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اشعیا 5:53 اور 1۔پطرس 24:2 میں موجود الفاظ ''اُس کے کوڑے کھانے سے ہم شفایاب ہوئے،'' بنیادی طور پر یسوع کو کوڑے لگائے جانے کی طرف اشارہ کرتے ہیں، حالانکہ وہ عام طور پر اُس کے مصائب کے بارے میں بھی بتاتے ہیں۔ لیکن میں قائل ہو ں کہ وہ الفاظ خاص طور پریسوع کے مصلوب ہونے سے کچھ عرصہ قبل، یہودیہ کے رومی گورنر، پینطوس پیلاطوس کے حکم پر، سپاہیوں کے ذریعے سے مسیح کو کوڑے مارے جانے کی طرف مخصوص تذکرہ کرتے ہیں۔ بائبل کہتی ہے،

> ''تب پیلاطوس نے یسوع کو لے جا کر *کوڑے لگوائے*'' (یوحنا 1:19).

> '' تب اُس نے اُن کے خاطر برابا کو رہا کر دیا : اور یسوع کو *کوڑے لگوا* کر اُن کے حوالے کر دیا تاکہ اُسے صلیب پر چڑھا یا جائے'' (متی 26:27).

یونانی لفظ ''کوڑے مارنا'' کے ترجمے پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈبلیو۔ ای۔ وائن w. E. Vine نے کہا کہ یہ بتاتا ہے کہ ''پیلاطوس کے حکم پر اور اُس ہی کے زیر انتظام مسیح نے کوڑے کھانے برداشت کیے۔ رومیوں کے کوڑے مارنے کے طریقے کے تحت، کوڑے کھانے والے شخص کو [برہنہ کیا جاتا]بے لباس کر کے اور جھکی ہوئی حالت میں ستون کے ساتھ باندھ کر . . . کوڑا [درا یا چھانٹا] چمڑے کی پتلی لمبی پٹیوں سے بنا ہوتا تھا جس پر وزن کے لیے ہڈی یا سیسے کے تیز نوکدار ٹکڑے ہوتے تھے، جو دونوں کمر اور سینے [چھاتی] کے گوشت کو چھیل دیتے تھے۔ یوسیبیئس Eusebius (تواریخ) میں اُن شہداء کی تکالیف کی اپنی گواہی کو رقم کرتا ہے جو اس طریقے سے فوت ہوئے تھے'' (ڈبلیو۔ ای۔ وائن، **نئے عہد نامے کے الفاظ کی تشریحات کی ایک لغت** ***An Expository Dictionary of New Testament Words***، فلیمنگ ایچ۔ ریویل کمپنی،دوبارہ اشاعت 1966، جلد سوئم، صفحات 327، 328). ''کوڑے مارنے'' کے الفاظ یسوع نے بھی اپنی پیشن گوئی میں استعمال کیے تھے جن کا تعلق یسوع کے آنے والے مصائب سے تھا، جب اُس نے کہا،

> ''دیکھو ، ہم یروشلم جا رہے ہیں؛ جہاں ابنِ آدم سردار کاہنوں اور شریعت کے عالموں کے حوالہ کر دیا جائے گا، وہ اُس کے قتل کا حکم صادر کر کے اُسے غیر یہودیوں کے حوالے کر دیں گے اور وہ ابنِ آدم کی ہنسی اُڑائیں گے، اُسے *کوڑے ماریں گے*، اور مصلوب کر دیں گے . . .''
> (متی 19-18:20).

مسیح کے کوڑے کھانے پر سپرجیئن نے ان خیالات کا اظہار کیا:

> پھر، ساکت کھڑے رہو، اور [یسوع کو] رومی [ایک] ستون کے ساتھ [بندھا ہوا] اور ظالمانہ طریقے سے کوڑے مارتے ہوئے دیکھو ۔ [دُرّے] کی ہولناک ضربوں کی آواز سنو، خُون بہتے ہوئے زخموں کے نشانات کو دیکھو، اور دیکھو، یہاں تک کہ اُس کا پاک بدن کس طرح کرب و اذیت کا پیمانہ بنتا ہے۔ پھر دھیان دو کہ کس طرح اُس کی روح پر بھی [مارا جاتا]کوڑے برسائے گئے تھے۔ توجہ دو کس طرح یسوع کی روح پر کوڑے برسے، جب تک کہ وہ ان اذیتوں کے ساتھ دل کی گہرائیوں سے زخمی نہیں ہو گیا، یہ سب کچھ ہوا، لیکن ناقابلِ برداشت تھا، جو اُس نے ہمارے لیے برداشت کیا . . . ذہن میں بغیر کوئی دوسری سوچ لائے اس رنجیدہ موضوع

> پر غور و فکر کریں، اور میں دعا کرتا ہوں کہ آپ اور میں اکٹھے مل کر [یسوع] کی بے نظیر تکالیف کے بارے میں سوچ سکیں جب تک کہ ہمارے اپنے دل ہمیں یسوع کے بیش بہا پیار میں پگھلا نہ دیں (سی. ایچ. سپرجیئن، ''کرسٹوپیتھی''، **میٹروپولیٹن عبادت گاہ کی خُطبہ گاہ سے** ***The Metropolitan Tabernacle Pulpit***، پلِگرِم اشاعت خانہ، دوبارہ اشاعت 1976، جلد XLIII، صفحہ 13).

سپرجئین دوبارہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے گناہوں کے سبب سے تھا کہ یسوع نے کوڑے برداشت کیے اور صلیبی موت قبول کی. یہ میرے اور آپ کے لیے تھا کہ یسوع نے اُن دُرّوں کا تجربہ کیا جب اُس پر کوڑے برسائے گئے، اور صلیب پر مصلوب ہوا. سپرجیئن نے کہا،

> یقیناً اُس کے غموں میں ہم شریک تھے. ہائے کہ ہمیں برابر کا یقین تھا کہ ''اُس کے کوڑے کھانے سے ہم شفا یاب ہوئے.'' آپ نے یسوع پر تھپڑ برسائے [آپ نے اُسے مارا]، پیارے دوست، اور آپ نے زخمی کیا؛ اس لیے، اُس وقت تک آرام مت کریں جب تک کہ آپ کہہ نہ سکیں، ''اُس کے کوڑے کھانے سے میں شفایاب ہوا.'' *ہمیں اس مصائب زدہ [یسوع] کی ذاتی [معلومات] کی خبر ضرور ہونی چاہیے اگر ہم چاہتے ہیں کہ اُس کے کوڑوں سے ہم [گناہوں سے] شفایاب ہوں.* ہمیں چاہیے . . . خود اپنے ہاتھوں سے اس عظیم قربانی کے لیے، اور اسے اس طرح سے قبول کریں جیسے [ہمارے لیے کیا گیا]؛ نہیں تو یہ [ہولناک] بدقسمتی ہوگی کہ ہم یہ بات تو جانتے ہوں کہ مسیح ہمارے لیے [پیٹا گیا] تھا، لیکن یہ نا جانتے ہوں کہ ''اُس کے کوڑے کھانے سے ہم شفایاب ہوئے.'' یہ ایک عارضی علاج نہیں ہے، یہ ایک ایسی دوائی ہے جو اس طرح کی صحت [لاتی ہے] بخشتی ہے جو [آپ کی] روح کو بالکل مکمل طور پر[تندرست] کردے، تاکہ آخر کار، خداوند کے تخت [آسمانوں میں]کے سامنے مقدسین کے درمیان انسان [بہت سے دوسروں کے ساتھ] یہ گا سکے ''اُس کے کوڑے کھانے سے ہم شفایاب ہوئے.'' خُون میں بہتے ہوئے مسیح کو جلال ہو! تمام عزت، اور شان و شوکت، اور اقتدار، اور ستائش اُسی کی ہو ہمیشہ سے ہمیشہ تک. اور آپ تمام [وہ جو گناہوں سے شفایاب ہوئے] کہیں، '' آمین اور آمین'' (.ibid، صفحہ 21).

> ''لیکن وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا، اور ہماری بداعمالی کے باعث کُچلا گیا: جو سزا ہماری سلامتی کا باعث ہوئی وہ اُس نے اُٹھائی؛ اور اُس کے کوڑے کھانے سے ہم شفایاب ہوئے'' (اشعیا 5:53).

لیکن محض اِن حقائق کو جان لینے سے آپ بچ نہیں سکیں گے! جب تک کہ *مسیح کے مصائب کی سچائیاں جو اِس تلاوت میں ہیں آپ کے دل کو گرفت میں نہ لے لیں آپ مذہبی طور پر تبدیل نہیں ہونگے!* اپنے دل میں کلام کو قبول ہو لینے دیجیئے. اپنی روح کو اِن الفاظ سے جھنجھوڑیں تاکہ آپ مسیح کے لیے بے تاب ہوں.

> ''لیکن وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا، اور ہماری بداعمالی کے باعث کُچلا گیا: جو سزا ہماری سلامتی کا باعث ہوئی وہ اُس نے اُٹھائی؛ اور اُس کے کوڑے کھانے سے ہم شفایاب ہوئے'' (اشعیا 5:53) .

خُدا کرے کہ یہ الفاظ آپ کو مسیح پر بھروسہ کرنے کے لیے تحریک دیں، اور آپ ہر گناہ سے شفا یاب ہوں، تاکہ آپ یہ کہہ سکیں ، ''اُس کے کوڑے کھانے سے میں گناہ کے عذاب سے شفایاب ہوا ہوں، اب اور آئندہ کے لیے.'' آمین. .

لُبِ لُباب

یسوع گھائل کیاگیا، کُچلا گیا اور زودوکوب کیا گیا
JESUS WOUNDED, BRUISED AND BEATEN

(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 6)
(SERMON NUMBER 6 ON ISAIAH 53)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہائیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

''لیکن وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا، اور ہماری بداعمالی کے باعث کُچلا گیا: جو سزا ہماری سلامتی کا باعث ہوئی وہ اُس نے اُٹھائی؛ اور اُس کے کوڑے کھانے سے ہم شفایاب ہوئے'' (اشعیا 5:53).

(رومیوں 21:1، 28)

1- اوّل، مسیح ہماری خطاؤں کے سبب گھائل کیا گیا، ہماری بداعمالیوں کے باعث کُچلا گیا، اشعیا 5:53 الف؛ زکریا 10:12؛ یوحنا 34:19، 36، 37؛ لوقا 44:22؛ 1- پطرس 24:2 .

2- دوئم، ہماری جگہ مسیح نے سزا پائی تھی، اشعیا 5:53ب؛ رومیوں 24:3 - 25 .

3- سوئم، یسوع ہمیں اُس کے کوڑے کھانے کے سبب سے گناہ سے شفایاب کرتا ہے، اشعیا 5:53 ج؛ یوحنا 1:19؛ متی 26:27؛ 20:18-19 .

عالمگیر گناہ، مخصوص گناہ، اور گناہ کا علاج

UNIVERSAL SIN, PARTICULAR SIN, AND THE CURE FOR SIN

(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 7)

(SERMON NUMBER 7 ON ISAIAH 53)

(Urdu)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

لاس اینجلز کی بپتسمہ دینے والی عبادت گاہ میں تبلیغی واعظ
24 جولائی، 2011 ، صبح، خُداوند کے دِن
A sermon preached at the Baptist Tabernacle of Los Angeles
Lord's Day Morning, July 24, 2011

''ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے؛ ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی راہ لی؛ اور خُداوند نے ہم سب کی بدکاری اُس پر لاد دی'' (اشعیا 6:53).

ڈاکٹر رچرڈ لینڈ جنوبی بپتسمہ دینے والے اخلاقیات کے اجتماع اور مذہبی خود مختیار ی کے گروہ کے صدر ہیں۔ ڈاکٹر لینڈ جانتے ہیں کہ ہم ایک ایسی تہذیب میں رہ رہے ہیں جو کہ حیرت انگیز طور پر مسیحیت کے بنیادی حقائق سے لا علم ہیں۔ انہوں نے کہا،

> میں نے ٹائم میگزین کے ایک نشر پارے میں امریکہ . . . میں مذہبی فقدان کے بارے میں پڑھا۔ ایک جوڑا اپنی عبادت کر چکنے کے بعد مقررہ پادری سے ملنے آیا، اور اُنہوں نے کہا، ''ہمارا نو عمر بیٹا یہ جاننا چاہتا ہے کہ جمع کے نشان پر کونسا آدمی لٹک رہا ہے۔''وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ یسوع تھا اور وہ یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ وہ صلیب تھی (''جمع کے نشان پر آدمی The Man on the Plus Sign،'' **ورلڈ *World*** میگزین، یکم اگست، 2009, صفحہ 24).

یہ بہت حیرت ناک ہے کہ بے شمار لوگ جو اِس مُلک میں پیداہوئے اور بڑھے ہوئے ہیں اُنہیں یسوع کون ہے اور اُس نے کیا کِیا تھا کے بارے میں بہت کم معلومات ہیں۔ لیکن آپ، یہاں تک کہ ایک اِتوار کو بھی، ہمارے گرجہ گھر میں یہ جانے بغیر نہیں جا سکتے کہ یسوع کون ہے اور کیوں وہ گنہگاروں کے متبادل کے طور پر صلیب پر مرا تھا! جب یسوع صلیب پر مرا تھا، اُس نے ہمارے گناہ اُٹھائے تھے اور اُن کے لیے کفارہ ادا کیاتھا۔

یہ خیال کہ مسیح ہمارے گناہ برداشت کرے گا اشعیا 53 باب میں بار بار دھرایا گیا ہے۔

> ''یقیناً اُس نے ہمار ی بیماریاں برداشت کیں اور ہمارے غم اُٹھا لیے'' (اشعیا 4:53).

> لیکن وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا، اور ہماری بد اعمالی کے باعث کُچلا گیا'' (اشعیا 5:53).

> جو سزا ہماری سلامتی کا باعث ہوئی وہ اُس نے اُٹھائی'' (اشعیا 5:53).

> ''اُس کے کوڑے کھانے سے ہم شفایاب ہوئے'' (اشعیا 5:53).

> ''اور خُداوند نے ہم سب کی بدکاری اُس پر لاد دی'' (اشعیا 6:53).

> ''اور میرے لوگوں کے گناہوں کے سبب اُس پر مار پڑی'' (اشعیا 8:53).

> ''خُداوند اُس کی جان کو گناہ کی قربانی قرار دیتا ہے'' (اشعیا 10:53).

> وہ اُن کی بُرائیاں خود اُٹھا لے گا'' (اشعیا 11:53).

''اُس نے بُہتیروں کے گناہ اُٹھا لیے (اشعیا 12:53).

بار بار اشعیا 53 باب میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ مسیح اپنے آپ پر ہمارے جرم لاد لے گا، ہمارے گناہوں کے لیے ہماری جگہ پر مصائب برداشت کرے گا۔

لیکن اب، ہمارے اس کلامِ پاک میں ایک نیا خیال پیش کیا گیا ہے۔ یہاں ہمینوہ وجہ بتائی گئی ہے جس کے سبب سے مسیح کو مصیبت برداشت کرنی پڑی، بے شک وہ خود بے گناہ تھا، لیکن اُس کو انسان کا جرم برداشت کرنا پڑا۔

''ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے؛ ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی راہ لی؛ اور خُداوند نے ہم سب کی بدکاری اُس پر لاد دی'' (اشعیا 6:53).

یہ کلامِ پاک قدرتی طور پر تین حصّوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

1- اوّل، تمام بنی نوع انسان کے گناہ کا عمومی اعتراف۔

نبی نے کہا،

''ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے . . .'' (اشعیا 6:53).

یہاں ہمارے پاس بنی نوع انسان کی عالمگیری گنہگاری سے متعلق ایک واضح بیان ہے۔ ''*ہم سب* بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے۔''

''ہم سب پہلے ہی ثابت کر چُکے ہیں کہ یہودی اور غیر یہودی، سب کے سب گناہ کے قابو میں ہیں؛ جیسا کہ پاک کلام میں لکھا ہے، کوئی راستباز نہیں، ایک بھی نہیں: کوئی سمجھ دار نہیں، کوئی خُدا کا طالب نہیں'' (رومیوں 3:9-11).

''*ہم سب* بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے،'' ہم میں سے ہر ایک!

اُن بھیڑوں کی مانند جو خداوند کے قانون کی باڑھ توڑ کر جا چکی ہیں، ہم سب بھٹک چکے ہیں، ہم سب خُدا سے بھٹک کر دور ہو چُکے ہیں۔ پطرس رسول نے کہا،

''پہلے تم بھیڑوں کی طرح بھٹکتے پھرتے تھے'' (1پطرس 25:2).

پطرس نے جو یونانی لفظ استعمال کیا ہے اُس کا مطلب ہے کہ سچائی اور پناہ گاہ سے دور بھٹکنا، دھوکہ کھانا (**ناقابلِ تسخیر**). یہی مقدس کلامِ پاک میں بنی نوع انسان کی عالمگیری وضاحت ہے۔

''ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے . . .'' (اشعیا 6:53).

انسان کا موازنہ ایک جانور سے کیا گیا ہے کیونکہ گناہ اُس کو رُسوا کرتا ہے – اور وہ جانوروں جیسا ہو جاتا ہے۔ لیکن ہمارا موازنہ ایک ذہین جانور سے نہیں کیا گیا ہے۔ نہیں، انسان کا موازنہ ایک سادہ – ذہن رکھنے والی بھیڑ سے کیا گیا ہے۔

آپ اس شہر میں رہتے ہیں، اس لیے آپ غالباً بھیڑ کی بیوقوفیوں کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے ہیں۔ لیکن بائبل کے زمانے میں لوگ بہت اچھی طرح سے جانتے تھے کہ بھیڑیں کتنی بے وقوف ہوتی ہیں۔ اس لیے لازمی ہے کہ چرواہے کے ذریعے سے اُن کی نگرانی انتہائی احتیاط کے ساتھ کی جائے نہیں تو وہ بھٹک جائیں گی۔

بھیڑیں صرف ایک بات میں اچھی ہیں – بھٹک جانے میں! اگر باڑھ میں صرف ایک سوراخ ہے، تو بھیڑیں اُسے تلاش کر لیں گی اور بھٹک جائیں گی۔ اور پھر بھی، ایک دفعہ بھیڑ اپنے باڑے سے نکل جائے، وہ کبھی واپس آنے کی کوشش نہیں کرتی۔ بھیڑیں محفوظ پناہ گاہ سے دور اور دور بھٹکتی جاتی ہیں۔ اور ایسا ہی انسان ہے۔ وہ بدی کرنے کے لیے بہت عقلمند ہے، لیکن یہ جاننے کے لیے کہ کیا بہتر ہے، وہ بے وقوف ہے۔ جیسے یونانی دیومالائی کہانیوں میں آرگوس تھا، انسان کے پاس گناہ کی تلاش کے لیے سینکڑوں آنکھیں ہیں؛ لیکن جب خدا کو ڈھونڈنے کی بات آتی ہے تو وہ اتنا ہی اندھا ہے جتنا برتمائی ! پولوس رسول نے گناہ کی عالمگیری بیماری کے بارے میں بتایا ہے جب اُس نے کہا،

> ''اُس وقت تمہارا مسیح سے کوئی تعلق نہ تھا، تم اسرائیلی قوم میں شمار نہیں کیے جاتے تھے، اور اُن عہدناموں سے خارج تھے جن کا وعدہ خدا کی طرف سے کیا گیا تھا، تم اس دنیا میں خدا کے بغیر نااُمیدی کی حالت میں زندگی گزارتے تھے'' (افسیوں 12:2).

> ''اُن کی عقل تاریک ہو گئی ہے، اور وہ اپنی سخت دلی کے باعث جہالت میں گرفتار ہیں، اور خُدا کی دی ہوئی زندگی میں اُن کا کوئی حصّہ نہیں '' (افسیوں 18:4).

یہ آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ بنی نوع انسان خدا سے بھٹک گیا ہے۔

> ''ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے . . .'' (اشعیا 6:53).

یہاں پر پھر ، ہمارے پاک کلام میں، تمام بنی نوع انسان کے گناہ کا ایک عمومی اعتراف ہے۔ جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ نسلِ انسانی سینکڑوں جھوٹے مذاہب اور جھوٹے عقائد میں پڑ کر خدا سے دُور ہو چکی ہے۔ ''اُن کی عقل تاریک ہو گئی ہے، اور وہ اپنی سخت دلی کے باعث جہالت میں گرفتار ہیں، اور خُدا کی دی ہوئی زندگی میں اُن کا کوئی حصّہ نہیں'' (افسیوں 18:4).

2- دوئم، ہر ایک کے مخصوص گناہ کا ذاتی اعتراف۔

کلام پاک جاری رہتا ہے،

> ''ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے ہیں؛ ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی راہ لی . . .'' (اشعیا 6:53).

نسلِ انسانی کے گناہ کے عمومی اعتراف کو ہر انسان کے مخصوص گناہ کے ذاتی اعتراف کی حمایت حاصل ہے۔ ''ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی راہ لی۔'' کوئی بھی، اپنی مرضی سے، اپنے آپ کو خُدا کی راہ پر موڑ نہیں سکتا ہے۔ ہر معاملے میں ہر شخص نے ''اپنی راہ خود'' چُنی ہے۔ گناہ کی اصل جڑ یہیں پوشیدہ ہے – *اپنی راہ خود چُننے میں، خُدا کی مرضی کے بر خلاف۔* ہم خود اپنی زندگیوں کو قابو میں کرنا چاہتے تھے۔ ہم خود اپنے منصوبوں پر چلنا چاہتے تھے۔ ہم خُود کو خُدا کے حوالے نہیں کریں گے۔

کلامِ پاک ظاہر کرتا ہے کہ ہر ایک کا خود اپنا ایک خاص گناہ ہے، ''اُس کی اپنی راہ۔'' ہر آدمی اور عورت کا ایک اہم گناہ ہوتا ہے جو کہ کسی نہ کسی طرح دوسروں سے مختلف ہوتا ہے۔ دو بچے، جن کی پرورش ایک ہی والدین نے کی تھی، اُن کے ہراساں کردینے والے عادتاً مختلف گناہ ہوں گے۔ ایک عادتاً اپنے طریقے سے گناہ کرے گا، تو دوسرا کسی اور طریقے سے۔ ''ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی راہ لی ہے۔'' ایک دائیں طرف مُڑتا ہے تو دوسرا بائیں طرف۔ لیکن دونوں خُدا کی راہ کو مسترد کرتے ہیں۔

مسیح کے زمانے میں، شراب خانے والے(ساقی) تھے، جو خُدا کی شریعت کے انتہائی خلاف زندگی گزارتے تھے۔ دوسری طرف، فریسی تھے، وہ مغرور اور خود کو راستباز سمجھتے تھے، اور یہ سوچتے تھے کہ وہ دوسروں سے بہتر ہیں۔ اِن کے علاوہ صدوقی بھی تھے، جو فرشتوں اور بدروحوں پر یقین نہیں کرتے تھے۔ اُنہوں نے اتنی گنہگار زندگی نہیں گزاری جتنی شراب خانے والے (ساقیوں) نےیا اتنی توہماتی زندگی نہیں گزاری جتنی فریسیوں نے، لیکن وہ بھی خُود اپنے طریقوں سے خُدا کے سچ سے متنفر تھے۔ اُن میں سے ہر ایک کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ،

> ''ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی راہ لی . . .'' (اشعیا 6:53).

آپ میں سے کچھ نے شاید مسیح گھرانوں میں پرورش پائی ہے، اور پھر بھی آپ نے انجیل کے نور کو مسترد کر کے گناہ کیا ہے۔ یہ آپ کی ''اپنی راہ'' ہے۔ دوسرے شاید کسی مخصوص گناہ کے بارے میں سوچتے ہیں۔جب آپ اُسے یاد کرتے ہیں، تو گہری مصیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پھر بھی آپ میں سے کچھ جرم کے ایک مسلسل احساس کے ساتھ ہوں تب یسوع کے پاس آتے ہیں اور معافی اور امن و شانتی تلاش کرتے ہیں۔

ایک اور شخص کا کہناہے کہ، ''میں نے اپنا دل سخت کر لیا ہے۔ مجھے گناہ کے تحت سزایابی اور مسیح کا احساس ہوتا تھا، لیکن اب مجھے نہیں ہے۔ اب میں خوفزدہ ہوں کہ خُداوند نے اپنے قہر میں قسم کھائی ہےکہ میں اُس[خُداوند] کی آغوش میں داخل نہیں ہو سکوں گا۔ میں خوفزدہ ہوں کہ خُداوند نے مجھے بُھلا دیا ہے۔'' لیکن آپ نے ہمارے پاک کلام کے بقایا حصّے پر یقین نہیں کیا ہے، کیونکہ اس میں ایک تیسری شق بھی ہے۔ اور، اُن اختتامی الفاظ میں، آپ کے لیے اُمید ہے!

3. سوئم، اپنے لوگوں کے گناہوں کے لیے مسیح کی متبادل اور تبدلیاتی موت۔

برائے مہربانی کھڑے ہوئیے اور مکمل آیت کو پڑھیے، خاص طور پر آخری شِق پر خصوصی توجہ دیجیئے، ''اور خُداوند نے ہم سب کی بدکاری اُس پر لاد دی ہے۔''

> ''ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے؛ ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی راہ لی؛ اور خُداوند نے ہم سب کی بدکاری اُس پر لاد دی'' (اشعیا 53:6).

آپ تشریف رکھ سکتے ہیں۔ ڈاکٹر ایڈورڈ جے. ینگ کا کہنا ہے،

> آیت کا پہلا آدھا حصّہ خادم کے مصائب کی وجوہات کا تعین کرتا ہے، اور دوسرا حصّہ اِس بات کو سچّا ثابت کرتا ہے کہ خداوند نے [ہماری] بداعمالیوں، بدکاریوں کا بوجھ اُس پر لاد کر خُود خادم [یسوع] کو مصائب برداشت کرنے کے لیے تیار کیا۔ یہاں پر فعل [''لادنا''] کا مطلب ہے بہت شدت کے ساتھ ٹکرانا یا ضرب لگانا۔ ہماری بدکاریاں جن کے ہم قصور وار ہیں ہم پر واپس ضرب نہیں لگاتیں، جیسا کے ہم شاید صحیح طور پر توقع کرتے ہیں لیکن ہمارے بجائے ہماری [جگہ] [یسوع] سے ٹکراتی ہیں۔ خُداوند [خُدا] نے ہمارے قصوروں کو اُس [یسوع] سے ٹکرانے کا سبب بنایا . . . وہ قصور جو ہم سے تعلق رکھتے تھے خُدا نے سبب بنایا کہ اُس سے ٹکرائیں [یعنی کہ] اُس نے باحیثیت ہمارے متبادل کے وہ سزا برداشت کی جو ہمارے گناہوں کے لیے درکار تھی . . . چرواہے نے اپنی زندگی بھیڑوں کے لیے قربان کردی (ایڈورڈ جے. ینگ، پی ایچ. ڈی. ، **اشعیا کی کتاب** ***The Book of Isaiah***، عئیرڈ مینز، 1972،جلد سوئم، صفحات 349-350).

> ''ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے؛ ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی راہ لی؛ اور خُداوند نے ہم سب کی بدکاری اُس پر لاد دی'' (اشعیا 53:6).

ایک واعظ میں جس کا عنوان تھا ''انفرادی گناہ جو یسوع پر لادا گیا،'' سپرجئین نے کہا،

> یہاں گناہوں کے انبار ہیں، مجروع کرنے والے [بیہودہ] گناہ۔ میں اُن کا تذکرہ نہیں کرسکتا، وہ داؤد کے گناہوں سے بہت مختلف تھے۔ سیاہ گناہ، سُرخی مائل گناہ، وہ داؤد کے تھے، لیکن داؤد کے گناہ بالکل بھی ویسے نہیں تھے جیسے کہ منّسی کے تھے؛ منّسی کے گناہ ویسے نہیں تھے جیسے کے پطرس کے – پطرس نے ایک بہت ہی مختلف [طریقے سے] گناہ کیا تھا؛ اور وہ عورت جو کہ گنہگار تھی، آپ اُس کا پطرس سے موازنہ نہیں کر سکتے، نا ہی اگر آپ اُس کے کردار پر نظر ڈالیں تو اُس کا [موازنہ] لُدیہ سے کر سکتے ہیں؛ نا ہی اگر آپ لُدیہ کے بارے میں سوچیں، تو اُس کے اور فلّپی کے داروغہ کے درمیان [فرق کا احساس] کیے بغیر اُسے دیکھ سکتے ہیں۔ یہ تمام ایک جیسے ہیں، وہ تمام بھٹک چُکے تھے، لیکن وہ تمام مختلف ہیں، اُن میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی راہ لی؛ لیکن . . . خُداوند نے [''بدکاری اُس پر لاد دی' سب کی] . . . جب آپ عظیم انجیل کی دوائی تک پہنچتے ہیں، تو خُداوند یسوع مسیح کا بیش بہا خون وہاں پاتے ہیں . . . جس کو بوڑھے ڈاکٹر *اکسیر اعظم* کہا کرتے تھے، ایک ایسی عالمگیر دوائی جو ہر مرض کا علاج ہے اور جرم میں گناہ کے تمام اختلافات کو پرے رکھتی ہے ایسے جیسے کہ وہ بنائی ہی اُس گناہ کےلیے گئی تھی۔ صرف اور صرف اُسی گناہ کے لیے (سی. ایچ. سپرجئین، ''انفرادی گناہ جو یسوع پر لادا گیا،'' **میٹروپولیٹن عبادت گاہ کی واعظ گاہ سے**، پلِگرِم اشاعت خانہ، 1977 دوبارہ اشاعت، جلد XVI ، صفحات 213-214).

یسوع کے پاس آئیں۔ اپنے آپ کو اُس [یسوع] کے سامنے جھکائیں۔ اُس [یسوع] پر بھروسہ کریں اور آپ کبھی بھی شرمندہ نہیں ہوں گے، کیونکہ، ''خداوند نے ہم سب کی بدکاری اُس پر لاد دی۔''

> قصوروار، لائق مذمت اور بےبس، ہم تھے؛
> بے داغ خُدا کا برّہ وہ تھا؛
> ''مکمل کفارہ، '' کیا یہ ہو سکتا ہے؟
> ہیلیلویاہ! کیسا نجات دہندہ!
> ('' ہیلیلویاہ! کیسا نجات دہندہ! شاعر فلپ پی. بلِس، 1838-1876).

مہربانی سے کھڑے ہو جائیے اور اپنے گیتوں کے ورق میں سے حمد نمبر 7 کی پہلی آیت گائیں۔

جیسا میں ہوں، ایک التجا کے بغیر،
لیکن وہ اُس کا خُون میرے لیے بہا تھا؛
اور وہ جیسا میرے لیے چاہتا ہے میں اُس کے پاس جاؤں
اے خُدا کے برّے، میں آیا! میں آیا!
(''جیسا میں ہوں Just As I Am'' شاعر شارلٹ ایلیٹ Charlotte Elliott، 1789-1871).

کیا آپ یسوع کے پاس آئیں گے؟ کیا آپ اپنے گناہ کو اُس کے خُون سے دھوئیں گے، اور صلیب پر اُس کی متبادل قربانی کی وجہ سے فیصلے سے بچائے جائیں گے؟ خُدا باپ آپ کو ایمان بخشے کہ آپ آسمان پر اُٹھائے گئے نجات دہندہ کے پاس آئیں! آمین۔

لُبِ لُباب

عالمگیر گناہ، مخصوص گناہ، اور گناہ کا علاج

UNIVERSAL SIN, PARTICULAR SIN, AND THE CURE FOR SIN

(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 7)
(SERMON NUMBER 7 ON ISAIAH 53)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

''ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے؛ ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی راہ لی؛ اور خُداوند نے ہم سب کی بدکاری اُس پر لاد دی'' (اشعیا 53:6).

(اشعیا 53:4، 5، 6، 8، 10، 11، 12)

1۔ اوّل، تمام بنی نوع انسان کے گناہ کا عمومی اعتراف،
اشعیا 53:6 الف؛ رومیوں 3:9-11؛ 1پطرس 2:25؛ افسیوں 2:12؛ 4:18 .
2۔ دوئم، ہر ایک کے مخصوص گناہ کا ذاتی اعتراف، اشعیا 53:6ب.
3۔ سوئم، اپنے لوگوں کے گناہوں کے لیے مسیح کی متبادل اور تبدلیاتی موت، اشعیا 53:6 ج.

برّے کی خاموشی
THE SILENCE OF THE LAMB
(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 8)
(SERMON NUMBER 8 ON ISAIAH 53)
(Urdu)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

لاس اینجلز کی بپتسمہ دینے والی عبادت گاہ میں تبلیغی واعظ
31 جولائی، 2011 ، صبح، خُداوند کے دِن
A sermon preached at the Baptist Tabernacle of Los Angeles
Lord's Day Morning, July 31, 2011

> ''وہ ستایا گیا اور زخمی ہُوا، پھر بھی اُس نے اپنا مُنہ نہ کھولا؛ وہ برّہ کی طرح ذبح ہونے گیا، جس طرح ایک بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے خاموش رہتی ہے، اسی طرح اُس نے بھی اپنا مُنہ نہ کھولا'' (اشعیا 53:7).

مسیحی شہیدوں کے آخری الفاظ سُننا ہمیشہ سے متاثر کُن رہا ہے۔ اُنکے مرتے وقت کے آخری الفاظ سُن کر دلوں کو حوصلہ ملتا ہے۔ دوسری صدی کی ابتدا میں پولی کارپ ایک مبلغ تھا۔ انگریزی میں اُس کا نام پولی کارپ ہے، لاطینی میں اُسے پولی کارپُس کہتے ہیں۔ پولی کارپ یوحنا رسول کا شاگرد ہوا کرتا تھا۔ کئی سالوں بعد وہ ایک خُدا کو نا ماننے والے منصف کے سامنے کھڑا تھا، جس نے کہا، ''تم ایک بوڑھے آدمی ہو۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ تم مرو . . . حلف اُٹھا لو تو میں تمہیں آزاد کر دوں گا۔ اِس میں کیا حرج ہے اگر تم 'خُداوند قیصر ' کہو ، اور لُوبان چڑھاؤ؟ تمہیں اور کُچھ نہیں کرنا بس صرف قیصر کی قسم اُٹھانی ہے اور میں تمہیں بخُوشی آزاد کردوں گا۔ مسیح سے منکر ہو جاؤ تو تم زندہ رہو گے۔''

پولی کارپُس نے جواب دیا، ''چھیاسی سالوں تک میں نے [مسیح] کی خدمت کی، اور اُس نے کبھی بھی مجھ سے بُرا نہیں کیا۔ میں کس طرح اپنے بادشاہ کو بُرا بھلا [گالی] کہوں جس نے مجھے بچایا؟'' منصف نے کہا، ''میں تمہیں آگ میں ہڑپ [جلا]کرواسکتا ہوں۔'' پُولی کارپُس نے جواب دیا، ''جس آگ کی تم دھمکی دے رہے ہو محض ایک گھنٹے تک جلتی ہے اور پھر اُس کی پیاس بُجھ جاتی ہے۔ کیا تم آنے والے فیصلے کی آگ اور نافرمان[گمشدہ] پر موجود ابدی سزا کے بارے میں نہیں جانتے؟ لیکن تم تاخیر کیوں کر رہے ہو؟ چلو، جو کچھ تم کر سکتے ہو ، کرو۔''

اِس پر منصف نے اپنا ایک پیغام رسان کھیلوں کے لیے مخصوص میدان[ایرینا] میں لوگوں کو باآواز بُلند اِعلان کرنے کے لیے بھیجا، ''پُولی کارپ نے اپنے مسیحی ہونے کا اقرار کیا ہے!'' ''اِسے زندہ جلا دو!'' کافروں [خُدا کو نا ماننے والے لوگوں] کے ہجوم نے چیخ کر کہا۔ ایک آلاؤ تیار کیا گیا۔ جلاد پُولی کارپ تک اُس کو کھمبے پر باندھنے کے لیے پہنچا۔ پُولی کارپ نے سکون سے کہا، ''مجھے باندھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ جو مجھے آگ کو برداشت کرنے کی ہمت دیتا ہے وہی مجھے چِتا پر ساکن رہنے میں مدد دے گا، بغیر اُس ضمانت کے جو آپ کی خواہش کے مطابق کیلوں سے ہوگی۔

پحر پُولی کارپ نے دُعّا میں اپنی آواز بُلند کی، اور خُداوند کی حمد وستائش کرنے لگاکہ'' اُس کے خیال میں وہ مرنے کے لائق'' تھا۔ جب اُس کا جسم شعلوں میں نہیں جُھلسا، تو ایک جلاد نے اُسے خنجر گھونپ دیا۔ اور یوں سُمرنہ کے پادری اور یوحنا رسول کے شاگرد، پولی کارپ کی زندگی کا اختتام ہوا۔ (دیکھیئے جیمس سی. حیفلے، **ایمان کے ہیروز** ***Heroes of the Faith***، موڈی اشاعت خانہ، 1963، صفحات 12-14).

''ہماری عظیم بپتسمہ دینے والی شہید جین بوژیئر Jane Bouchier جب وہ کرئمر اور ریڈلی کے سامنے لائی گئی تھی . . . '' کے بارے میں سپرجیئن کہتے ہیں کہ انگلستان کے گرجہ گھروں کے دو اُسقف، جنھوں نے اِس بپتسمہ دینے والی کو زندہ جلا دینے کی سزا یہ کہہ کر سُنائی تھی کہ آگ کے ذریعے جل کر مرنا ایک آسان موت تھی۔ تو اُس نے اُن سے کہا تھا، ''میں یسوع کی اتنی ہی سچی خادم ہوں جتنا تم میں سے کوئی ہو سکتا ہے؛ اور اگر تم اپنی اس لاچار بہن کو موت کے حوالے کر رہے ہو، تو اپنی حفاظت [احتیاط] کرنا، کہیں خُداوند تم پر روم کے بھیڑئیے نہ چھوڑ دے، اور تمہیں بھی کہیں خُداوند کے لیے مصائب نہ برداشت کرنے پڑ جائیں۔'' وہ کس قدر سچی تھی، کیونکہ اُس کے کچھ عرصے کے بعد ہی یہ دونوں آدمی شہید کر دیے گئے تھے! (دیکھیئے سی . ایچ. سپرجیئن، ''آل سفیشی اینسی میگنیفائیڈ All-Sufficiency Magnified،'' **نئے پارک سٹریٹ کے خُطبہ گاہ سے** ***The New Park Street Pulpit*** ، جلد ششم، صفحات 481-482).

پولی کارپ اور جین بوژیئر Jane Bouchier کے درمیان بے شک دو صدیوں کا فاصلہ ہے لیکن اُنہوں نے جب اُنہیں آ گ میں زندہ جلایا گیا تھا، ایمان کے انتہائی مضبوط بیانات دیئے تھے ۔ *پھر بھی خُداوند یسوع مسیح نے ایسا کچھ نہیں کیا جب اُسے اذیت اور موت کی دھمکیاں دی گئی تھیں!* جی ہاں، اُس نے سردار کاہن سے بات کی تھی۔ جی ہاں، اُس نے رومی گورنر پینطُس پیلاطُس سے بات کی تھی۔ لیکن جب یسوع کا کوڑے کھا کر ادھ مرے ہونے اور صلیب پر کیلوں سے ٹُھکنے کا وقت آیا، تو اشعیا نبی کے الفاظ یہ حیرت ناک حقیقت بیان کرتے ہیں کہ وہ [یسوع] خاموش تھا!

> ''وہ ستایا گیا اور زخمی ہُوا، پھر بھی اُس نے اپنا مُنہ نہ کھولا؛ وہ برّہ کی طرح ذبح ہونے گیا، جس طرح ایک بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے خاموش رہتی ہے، اسی طرح اُس نے بھی اپنا مُنہ نہ کھولا'' (اشعیا 53:7).

جب وہ یسوع کو مار رہے تھے اُس نے ایک لفظ نہیں کہا! جب وہ یسوع کو صلیب پر کیلوں سے جڑ رہے تھے اُس نے ایک لفظ نہیں کہا! آئیے ہم اپنی تلاوتِ کلامِ پاک پر توجہ دیں اور یہ تین سوال پوچھ کر اور اُن کے جواب دے کر گہرائی کے ساتھ اس سے مستفید ہوں۔

1. اوّل، یسوع نامی یہ شخص کون تھا؟

وہ کون تھا جس کے بارے میں نبی نے کہا،

> ''وہ ستایا گیا اور زخمی ہُوا، پھر بھی اُس نے اپنا مُنہ نہ کھولا . . .؟ " (اشعیا 53:7).

بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ وہ جلال کا بادشاہ تھا، مقدس تثلیث کی دوسری ہستی، انسانی شکل میں خُدا بیٹا! ہمیں کبھی بھی یسوع کے بارے میں محض ایک انسانی اُستاد کی حیثیت سے نہیں سوچنا چاہیے یا محض ایک نبی کی حیثیت سے! یسوع نے اِن اصطلاحات میں سوچنے کے لیے ہمارے پاس کوئی وجہ نہیں چھوڑی، کیونکہ اُس نے کہا،

> ''میں اور میرا باپ ایک ہیں'' (یوحنا 10:30).

دوبارہ، یسوع نے کہا،

> ''قیامت اور زندگی میں ہوں، جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے ، وہ مرنے کے بعد بھی زندہ رہے گا'' (یوحنا 11:25).

اگر کسی اور شخص نے ایسی باتیں کی ہوتی تو ہم اُسے بدروحوں سے گِھرا ہوا، آسیب زدہ، بدحواس، دیوانہ، پاگل کہتے! لیکن جب یسوع نے کہا کہ وہ اور اُس کا باپ ایک ہیں، اور جب اُس نے کہا، ''قیامت اور زندگی میں ہوں،'' اور اسی قسم کے اور الفاظ، تو ہم تھم جاتے ہیں، *یہاں تک کہ ہم میں سے بدترین بھی، حیران ہوگا کہ اگر وہ [یسوع] اس تمام کے بعد بھی دُرست نہ ہوا تو!*

حالانکہ میں سی. ایس. لوئیس C. S. Lewis کے ساتھ دوسرے نقاط پر ہمیشہ متفق نہیں ہوتا، لیکن ہم کیسے یسوع مسیح کے بارے میں اِس مشہور بیان سے متفق نہیں ہو سکتے؟ سی. ایس. لوئیس نے کہا،

> میں یہاں کسی کو درحقیقت یہ احمقانہ بات کہنے سے روکنے کی کوشش کر رہا ہوں جو لوگ اکثر اُس [یسوع] کے بارے میں کہتے ہیں: ''میں یسوع کو ایک عظیم اخلاقی اُستاد قبول کرنے کے لیے تیار ہوں، لیکن میں اُس [یسوع] کا خُدا ہونے کا دعویٰ قبول نہیں کرتا۔'' یہی ایک وہ بات ہے جو ہمیں نہیں کہنی چاہیے۔ ایک آدمی جو محض ایک آدمی تھا اور اِس قسم کی باتیں کہتا تھاجو یسوع نے کہیں ایک عظیم اخلاقی اُستاد نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ یا تو جنونی ہوگا – اُس انسان کی سطح پر جو یہ کہتا ہے کہ وہ پانی میں پکا ہوا ایک انڈا ہے – یا پھر وہ جہنم کا شیطان ہوگا۔ آپ کو اپنا انتخاب کرنا ضروری ہے۔ یا تو یہ شخص خُدا کا بیٹا تھا، اور ہے، یا پھر ایک پاگل آدمی یا کُچھ اُس سے بھی بُرا۔ آپ اُسے ایک بے وقوف سمجھ کر چُپ کرا سکتے ہیں، آپ اُس [یسوع] پر تھوک سکتے ہیں اور اُسے [یسوع] آسیب زدہ سمجھ کر قتل کر سکتے ہیں؛ یا آپ اُس [یسوع] کے قدموں میں گِر سکتے ہیں اور اُسے خُداوند یا خُدا کہہ سکتے ہیں۔ لیکن ہمیں اُس [یسوع] کے عظیم انسانی اُستاد ہونے کی

کسی بےکار متکبرانہ بحث میں نہیں پڑنا چاہیے۔ اُس نے اِس کا موقع ہمیں نہیں دیا۔ یسوع یہ چاہتا ہی نہیں تھا (سی. ایس. لوئیس، پی ایچ. ڈی. ، **محض مسیحیت** ***Mere Christianity***، ہارپر کولنز، 2001، صفحہ 52).

"آپ اُس [یسوع] پر تھوک سکتے ہیں اور اُسے بدروح سمجھ کر قتل کر سکتے ہیں؛ یا آپ اُس کے قدموں میں گر سکتے ہیں اور اُسے خُدا یا خُداوند کہہ سکتے ہیں . . . آپ کو ضرور اپنا انتخاب چُننا ہے۔"

یسوع نے کہا،

"راہ حق اور زندگی میں ہوں: میرے وسیلے کے بغیر کوئی باپ کے پاس نہیں آتا" (یوحنا 6:14).

لیجیئے آپ نے پا لیا! آپ یسوع کو بُدھ مت یا ہندو اِزم یا اسلام کے ساتھ نہیں ملا سکتے کیونکہ یسوع "نے اِس کا موقع ہمیں نہیں دیا۔ یسوع یہ چاہتا ہی نہیں تھا۔" یسوع نے ہمارے پاس اور کوئی دوسرا انتخاب چھوڑا ہی نہیں۔ اُس نے کہا، "میرے وسیلے کے بغیر کوئی باپ کے پاس نہیں آتا۔" جیسا کہ سی. ایس. لوئیس نے کہا، "آپ اُس [یسوع] کے منہ پر تھوک سکتے ہیں اور اُسے قتل کر سکتے ہیں . . . یا آپ اُس [یسوع] کے قدموں میں گِر سکتے ہیں اور اُس [یسوع] کو خُداوند اور خُدا کہہ سکتے ہیں . . . آپ کو ضرور اپنا انتخاب کرنا ہے۔"یا یہ ہے یا وہ ہے۔ کوئی بھی حقیقت میں اس مسئلے پر غیر جانبدار نہیں ہے! وہ شاید دکھاوا کر تے ہیں، لیکن وہ حقیقتاً ایسے نہیں ہیں۔

2. دوئم، کیوں یہ آدمی یسوع، اُن لوگوں کے سامنے جنہوں نے اُسے اذیت دی اور قتل کیا اپنے آپ کا دفاع کرنے میں ناکام رہا تھا؟

یہ ایسا کیوں ہے

"وہ ستایا گیا اور زخمی ہُوا، پھر بھی اُس نے اپنا مُنہ نہ کھولا . . .؟ (اشعیا 7:53).

عظیم سائنسدان البرٹ آئینسٹائین، بے شک وہ ایک مسیحی نہیں تھا، نے کہا،

کوئی بھی یسوع کی حقیقی موجودگی کو محسوس کیے بغیر [چاروں] اناجیل نہیں پڑھ سکتا۔ یسوع کی شخصیت ہر لفظ میں دھڑکتی ہے۔ کوئی بھی طلسماتی [دیومالائی] کہانی اس قدر زندگی سے بھرپور نہیں ہے۔ (البرٹ آئینسٹائین، پی ایچ. ڈی. ، **ہفتے کی شام کی ڈاک** ***The Saturday Evening Post***، 26 اکتوبر،1929).

پھر بھی جب اُس پر کوڑے برسائے گئے اور اُس کو مصلوب کیا گیا اُس نے کچھ نہیں کہا! کیوں مسیح اُن لوگوں کے سامنے جنہوں نے اُسے پیٹا اور قتل کیا تھا اپنے آپ کا دفاع کرنے میں ناکام رہا تھا؟ فرانسیسی فلسفہ دان روساؤ Rousseau اُس سوال کے جواب کے نزدیک پہنچ گیا تھا جب اُس نے کہا،

اگر سُقراط ایک فلسفی کی طرح جیا اور مرا تھا، یسوع ایک خُدا کی طرح جیا اور مرا تھا (جین جیکُس روساؤ، فراسیسی فلسفہ دان، 1712-1778).

یسوع نے اپنے آپ کا دفاع نہیں کیا تھا کیونکہ زمین پر آنے کا اُس کا اصل مقصد مصائب برداشت کرنا اور صلیب پر مرنا تھا۔ مصلوب ہونے سے ایک سال قبل یسوع نے اس بات کو واضح کر دیا تھا۔

"اُس کے بعد یسوع نے اپنے شاگردوں پر ظاہر کرنا شروع کر دیا کہ اُس کا یروشلم جانا لازمی ہے تاکہ وہ بزرگوں، سردار کاہنوں اور شریعت کے عالموں کے ہاتھوں بہت دُکھ اُٹھائے، قتل کیا جائے اور تیسرے دِن جی اُٹھے" (متی 21:16).

نافذ العمل نئے عہد نامے پر تبصرہ ***The Applied New Testament Commentary*** کہتا ہے،

پطرس نے صرف اس بات کا اقرار کیا تھا کہ یسوع مسیح یعنی مسیحا تھا، زندہ خُداکا بیٹا [مرقس **29:8**]۔ لیکن پطرس ابھی تک یہ نہیں جانتا تھا کہ مسیح زمین پر کیا کرنے آیا تھا۔ اُس نے ایسے ہی سوچا جیسا دوسرے یہودی سوچتے تھے، جیسے کہ، مسیح ایک زمینی بادشاہ بننے آیا تھا۔ اس لیے، جب یسوع نے اُسے بتایا کہ [اُس کا] بے شمار مصائب اُٹھانا ضروری ہے اور . .

. قتل کیا جانا، پطرس اس کو قبول نہیں کر سکتا تھا۔ اُس نے یسوع سے اس قسم کی باتیں کرنے پر اعتراض کیا تھا۔ یسوع نے یہ بھی کہا تھا کہ تین دِن کے بعد [وہ] دوبارہ جی اُٹھے گا۔ یسوع جانتا تھا کہ وہ نا صرف مرے گا، بلکہ وہ تیسرے دِن مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ شاگرد اس بات کو قطعاً سمجھ نہیں سکے تھے (تھامس ہیل، **نافذ العمل نئے عہد نامے پر تبصرہ** *The Applied New Testament Commentary*، کنگز وے اشاعت خانہ، 1996، صفحات 260 - 261).

لیکن ہمیں اِسے سمجھنا چاہیے۔

یسوع مسیح اِس دُنیا میں گنہگاروں کو بچانے آیا تھا'' (1۔ تیموتاؤس 15:1)

ہمیں جو زندگی ملتی ہے، وہ اُس کے صلیب پر ہمارے گناہوں کی موت مرنے، اور اُس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے سےملتی ہے۔ یسوع بالکل نہیں بولا تھا اور اپنے خود کا دفاع نہیں کیا تھا جب اُس کو کوڑے مارے گئے تھے اور اُسے مصلوب کیا گیا تھا کیونکہ، جیسا اُس نے حکمران پیلاطُوس کو کہا تھا، '' دراصل میں اس لیے پیدا ہوا اور اس مقصد سے اس دنیا میں آیا'' (یوحنا 37:18).

3۔ سوئم، یسوع کے خاموش مصائب کے بارے میں کلامِ پاک ہمیں کیا بتاتا ہے ؟

برائے مہربانی کھڑے ہو جائیے اور با آواز بُلند اشعیا 7:53 ایک بار پھر پڑھیئے۔

''وہ ستایا گیا اور زخمی ہُوا، پھر بھی اُس نے اپنا مُنہ نہ کھولا؛ وہ برّہ کی طرح ذبح ہونے گیا، جس طرح ایک بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے خاموش رہتی ہے، اسی طرح اُس نے بھی اپنا مُنہ نہ کھولا'' (اشعیا 7:53).

آپ تشریف رکھ سکتے ہیں۔ ''وہ ستایا گیا اور زخمی ہوا تھا۔'' ڈاکٹر ینگ کہتے ہیں کہ اس کا ترجمہ یوں کیا جا سکتا ہے، ''یسوع نے خود کو ستائے جانے کی[اجازت دی]۔'' ''ستائے جانے میں وہ رضاکارانہ طور پر مصائب برداشت کر رہا تھا . . . اُس کے منہ سے کوئی احتجاج یا اپنے لیے دفاع جاری نہیں ہوا تھا۔ کوئی اس [پیشنگوئی] کے پورا ہونے کے بارے میں سوچے بغیر نہیں پڑھ سکتا، جب پیلاطُس کی عدالت کے سامنے حقیقی خادم نے ایک لفظ کا جواب بھی نہیں دیا تھا۔ 'جب یسوع کو بدنام کیا گیا، دوبارہ بدنام نہیں کیا گیا' [جب اُس نے مصائب برداشت کیے اُس نے دھمکی نہیں دی]'' (ایڈورڈ جے. ینگ، پی ایچ. ڈی.، **اشعیا کی کتاب** ***The Book of Isaiah***، عئیرڈ مینز، 1972، جلد 3، صفحات 348-349).

''اِس پر پیلاطُس نے اُس سے کہا، دیکھ! یہ تیرے خلاف کیا کہہ رہے ہیں، کیا تو سُن نہیں رہا؟ لیکن یسوع نے جواب میں ایک لفظ بھی نہ کہااور پیلاطُس کو بڑا تعجب ہوا'' (متی 13:27-14).

''سردار کاہن اُس پر طرح طرح کے الزام لگانے لگے۔ لہٰذا پیلاطُس نے اُس سے دوبارہ پوچھا اور کہا: کیا تیرے پاس کوئی جواب نہیں؟ یہ تجھ پر کتنی باتوں کا الزام لگا رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی یسوع نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اور پیلاطُس کو بڑا تعجب ہوا'' (مرقس 3:15-5).

''وہ ستایا گیا اور زخمی ہُوا، پھر بھی اُس نے اپنا مُنہ نہ کھولا؛ وہ برّہ کی طرح ذبح ہونے گیا، جس طرح ایک بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے خاموش رہتی ہے، اسی طرح اُس نے بھی اپنا مُنہ نہ کھولا'' (اشعیا 7:53).

اشعیا 7:53 میں مسیح کا موازنہ ایک برّے سے کیا گیا ہے۔ پرانے عہد نامے میں، لوگ خُدا کی حُضوری میں قربانی چڑھانے کے لیے بھیڑیں لا کر ذبح کرتے تھے۔ قربانی چڑھانے کے لیے وہ بھیڑ کو تمام اُون اُتار کر اُس کے بال کُتر کر تیار کرتے تھے۔ جب بھیڑ کے بال کُترےجاتے تھے تو وہ خاموش رہتی تھی۔ جیسا کہ قربانی کی بھیڑ خاموش تھی جب اُس کے بال کُترے گئے اور ذبح کیا گیا، ''اسی طرح اُس نے بھی اپنا منہ نہ کھولا'' (اشعیا 7:53).

یوحنا بپتسمہ دینے والا بھی یسوع کا موازنہ ایک قربانی دینے والی بھیڑ سے کرتا ہے جب اُس نے کہا تھا،

''یہ خُدا کا برّہ ہے جو دنیا کے گناہ اُٹھا لے جاتا ہے'' (یوحنا29:1).

جب آپ یسوع کے پاس ایمان کے ساتھ آتے ہیں، صلیب پر اُس کی قربانی آپ کے تمام گناہوں کا کفارہ ادا کر دیتی ہے، اور آپ خُدا کی حضوری میں بغیر کسی خطا کے کھڑے ہوتے ہیں۔ آپ کی خطا یسوع کی صلیب پر موت سے مٹ جاتی ہے۔

امریکی انڈینز کے مشہور مشنری ڈیوڈ برینئرڈ، اپنی منادی کے دوران اِس سچائی کا دعویٰ کرتے رہے تھے۔ جیسا کہ وہ امریکی انڈینز کو تبلیغ دیتے تھے، اُنہوں نے کہا، ''میں کبھی یسوع سے دور نہیں ہوا اور اُسے مصلوب ہونے دیا۔ میں نے پایا کہ ایک دفعہ اپنے طور پر اِن لوگوں کو عظیم . . . مسیح کی قربانی کے مطلب میں جکڑ لوں، تو مجھے اُن کے برتاؤ میں تبدیلی لانے کے بارے میں زیادہ ہدایات دینی نہیں پڑیں گی'' (پال لی ٹَین، ٹی ایچ. ڈی.، **7,700 مثالوں کا انسائیکلوپیڈیا *Encyclopedia of 7,700 Illustrations***، ایشورنس پبلشرز، 1979، صفحہ 238).

میں جانتا ہوں کہ آج بھی یہ دُرست ہے۔ ایک دفعہ آپ جان لیں کہ

''کتابِ مقدس کے مطابق مسیح ہمارے گناہوں کے لیے قربان ہوا''
(1۔کرنتھیوں 3:15)،

اور ایک دفعہ آپ ایمان کےساتھ اُس مصلوب اور جی اُٹھے نجات دہندہ کی گرفت میں آجائیں ، تو آپ ایک مسیحی ہیں۔ باقی تمام نسبتاً سمجھنا اور بیان کرنا آسان ہے۔ *ایمان کے ساتھ مسیح کی گرفت میں آئیں اور آپ بچائے جاتے ہیں!*

جیسے وہ مرنے کے لیے لیٹا تھا، سپرجئین نے کہا، '' میرا علمِ الٰہیات چار چھوٹے لفظوں میں پایا جاتا ہے – '*یسوع میرے لیے* مرا۔' میں یہ نہیں کہوں گا کہ یہ وہ تمام ہے جو میں تبلیغ کروں گا اگر میں دوبارہ اُٹھایا جاتا ہوں، لیکن اُس پر مرنے کے لیے یہ بہت کافی ہے۔ '*یسوع میرے لیے* مرا۔' (ٹَین، .ibid). کیا آپ یہ کہہ سکتے ہیں؟ اگر نہیں، تو کیا آپ آج صبح اُٹھائے گئے نجات دہندہ کے پاس آئیں گے اور اُس پر بھروسہ کریں گے؟ کیا آپ کہیں گے، ''یسوع میرے لیے مرا، اور میں اُس کے پاس اُس کے خُون اور راستبازی کے ذریعے سے مکمل نجات کے لیے آتا ہوں ''؟ خُدا آپ کو ایسا کرنے کےلیے صرف ایمان عطا کرے۔ آمین۔

مہربانی سے کھڑے ہو جائیے اور اپنے گیتوں کے ورق میں سے حمد نمبر سات گائیے، ''اور کیا یہ ہوسکتا ہے؟'' شاعر چارلس ویزلی۔

اور کیا یہ ہو سکتا ہے کہ میں حاصل کرلوں
نجات دہندہ کے خُون میں ذرا سی دلچسپی؟
وہ مرا میرے لیے، جو اُس کے درد کا سبب بنا؟
میرے لیے، وہ جس کا تعاقب موت نے کیا؟
حیران کُن پیار! یہ کیسے ہو سکتا ہے،
کہ تُو ، میرے خُدا، میرے لیے مرا؟
(''اور کیا یہ ہو سکتا ہے؟'' شاعر چارلس ویزلی، 1707-1788).

لُبِ لُباب

برّے کی خاموشی
THE SILENCE OF THE LAMB

(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 8)
(SERMON NUMBER 8 ON ISAIAH 53)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

> ’’وہ ستایا گیا اور زخمی ہُوا، پھر بھی اُس نے اپنا مُنہ نہ کھولا؛ وہ برہ کی طرح ذبح ہونے گیا، جس طرح ایک بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے خاموش رہتی ہے، اسی طرح اُس نے بھی اپنا مُنہ نہ کھولا‘‘ (اشعیا 7:53).

1۔ اوّل، یسوع نامی یہ شخص کون تھا؟ یوحنا 30:10؛ 25:11؛ 6:14 .
2۔ دوئم، کیوں یہ آدمی یسوع، اُن لوگوں کے سامنے جنہوں نے اُسے اذیت دی اور قتل کیا اپنے آپ کا دفاع کرنے میں ناکام رہا تھا؟
متی 21:16؛ 1۔تیموتاؤس 15:1؛ یوحنا18 :37 .
3۔ سوئم، یسوع کے خاموش مصائب کے بارے میں کلامِ پاک ہمیں کیا بتاتا ہے ؟
متی 13:27-14؛ مرقس 3:15-5؛ یوحنا29:1؛ 1۔کرنتھیوں 3:15 .

کفّارے کی تفضیل
A DESCRIPTION OF THE ATONEMENT

(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 9)
(SERMON NUMBER 9 ON ISAIAH 53)
(Urdu)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

لاس اینجلز کی بپتسمہ دینے والی عبادت گاہ میں تبلیغی واعظ
7 اگست، 2011 ، صبح، خُداوند کے دِن
A sermon preached at the Baptist Tabernacle of Los Angeles
Lord's Day Morning, August 7, 2011

''گرفتار کر کے اور مجرم قرار دے کر وہ اُسے لے گئے۔ کون اُس کی نسل کا بیان کرے گا؟ کیونکہ وہ زندوں کی زمین میں سے کاٹ ڈالا گیا؛ اور میرے لوگوں کے گناہوں کے سبب اُس پر مار پڑی۔ '' (اشعیا 8:53).

اشعیا نے ہمیں مسیح کی خاموشی کے بارےبتایا تھا،

> '' وہ برّہ کی طرح ذبح ہونے گیا، جس طرح ایک بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے گونگی [خاموش] رہتی ہے، اسی طرح اُس نے بھی اپنا مُنہ نہ کھولا'' (اشعیا 7:53) .

ڈاکٹر ایڈورڈ جے ینگ نے کہا، یسوع کی اپنے مصائب میں صبر آمیز خاموشی پر زور دینے کے بعد، نبی اب اُن مصائب کے بارے میں مذید تفضیل کے ساتھ بیان پیش کرتا ہے '' (ایڈورڈ جے۔ ینگ، پی ایچ. ڈی. ، **اشعیا کی کتاب** ***The Book of Isaiah***، عیئرڈ مینز، 1972، جلد سوئم، صفحہ 351).

> ''گرفتار کر کے اور مجرم قرار دے کر وہ اُسے لے گئے: کون اُس کی نسل کا بیان کرے گا؟ کیونکہ وہ زندوں کی زمین میں سے کاٹ ڈالا گیا: اور میرے لوگوں کے گناہوں کے سبب اُس پر مار پڑی۔ '' (اشعیا 8:53).

آیت قدرتی طور پر تین نقاط میں تقسیم ہوتی ہے جو کہ بیان کرتے ہیں (1) مسیح کے مصائب (2) مسیح کی نسل اور (3) ہمارے گناہوں کے لیے مسیح کا تبدیلیاتی کفارہ۔

1. اوّل، تلاوتِ کلامِ پاک مسیح کے مصائب کی تفضیل پیش کرتی ہے۔

> ''گرفتار کر کے اور مجرم قرار دے کر وہ اُسے لے گئے . . . کیونکہ وہ زندوں کی زمین میں سے کاٹ ڈالا گیا'' (اشعیا 8:53) .

مسیح گتسمنی کے باغ میں گرفتار کیا گیا۔ سردار کاہنوں کے پاس ہیکل کے سپاہی اُسے لے کر گئے۔ اُنہوں نے اُسے سردار کاہن کائفا کے سامنے پیش کیا، اور قدیم یروشلم کی اعلیٰ ترین مذہبی شریعی یہودیوں کی عدالتِ عالیہ [سین ہیڈرئین] کے سامنے پیش کیا۔ اس عدالت میں جھوٹے گواہوں نے یسوع پر تہمتیں اور مذمتیں لگائیں۔ یسوع نے کہا،

> ''آئیندہ تم ابنِ آدم کو قادرِ مطلق کے دائیں طرف بیٹھا اور آسمان کے بادلوں پر آتا دیکھو گے'' (متی 64:26).

پھر سردار کاہن نے کہا،

> ''تمہاری کیا رائے ہے؟ اُنہوں [اقتدارِ اعلیٰ کی عدلیہ کے لوگوں] نے جواب دیا اور کہا، وہ قتل کے لائق ہے۔ پھر اُنہوں نے اُس کے منہ پر تھوکا، اُسے مُکّے مارے [پیٹا]: اور بعض نے طمانچے مارے'' (متی 66:26-67).

> ''صبح ہوتے ہی سارے سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں نے مشورہ کر کے یسوع کے قتل کا فیصلہ کر لیا'' (متی 1:27)

لیکن اُن کے پاس رُومی قانون کے تحت ایسا کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا، اور اس لیے،

> ''اور اُسے باندھ کر لے گئے، اور[رُومی] حاکم پیلاطُس کے حوالے کر دیا'' (متی 2:27).

پیلا طُوس نے یسوع سے پوچھا،

> ''اور اُس نے یسوع کو کوڑے لگوا لیے، اُس نے یسوع کو اُن کے حوالہ کیا تاکہ اُسے صلیب پر چڑھایا جائے'' (متی 26:27).

اور یوں، تلاوتِ کلامِ پاک کا یہ حصّہ مکمل ہوا تھا،

> ''گرفتار کر کے اور مجرم قرار دے کر وہ اُسے لے گئے [سردار کاہن اور پھر پیلاطُس کے سامنے] . . . کیونکہ وہ زندوں کی زمین میں سے کاٹ ڈالا گیا [صلیب پر اُس کی موت سے] '' (اشعیا 8:53).

یہودیوں اور پیلاطُس کے ذریعے سے یسوع کی قید کلامِ پاک کے الفاظ کی تکمیل کرتی ہے، ''اُسے قید کے لیے لے جایا گیا۔'' کائفا کے سامنے، اور پھر پیلاطُس کے سامنے پیشیوں نے اس عبارت کی تکمیل کی، ''اور فیصلے سے۔'' اُسے قید کے لیے لے جایا گیا تھا اور فیصلے کے لیے دور کلوری نامی ایک پہاڑی پر، جہاں اُسے مصلوب کیا گیا تھا اور وہ صلیب پر مرا تھا، اور یوں عبارت کی تکمیل ہوتی ہے، ''وہ زندوں کی زمین میں سے کاٹ ڈالا گیا۔''

ڈاکٹر جان گِل (1697-1771) نے کہا،

> *یسوع کو رنج و الم اور فیصلے نے مار ڈالا تھا*؛ یعنی کہ، اُس کی زندگی انتہائی بیہمانہ [پُرتشدد] طریقے سے لی گئی، جو انصاف کے ایک دکھاوے کے تحت تھی؛ جبکہ [حقیقت میں] یہ [بدترین] انصاف اُس کے ساتھ ہوا تھا؛ اُ س کے خلاف ایک غلط فیصلہ عائد کیا گیا تھا، جھوٹے گواہوں [کو رشوت دی گئی کہ جھوٹا حلف اُٹھائیں، اور یوں یسوع کے خلاف جھوٹے بیانات دینے کا ایک عمل شروع ہوا]، اور بدکردار ہاتھوں کے ساتھ اُس کی زندگی لے لی گئی [جیسا کہ درج ہے] اعمال 32:8 آیت میں، [''وہ برّہ کی طرح ذبح ہونے گیا، جس طرح ایک بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے گونگی [خاموش] رہتی ہے، اسی طرح اُس نے بھی اپنا مُنہ نہ کھولا''] ۔ اُس کی تحقیر میں اُس کا فیصلہ دیا گیا: اُس کو عام انصاف [نہیں ملا] (جان گِل، ڈی۔ڈی۔، پرانے عہد نامے پر ایک تفسیر ***An Exposition of the Old Testament***، دی بپٹسٹ سٹینڈرڈ بیئرر، 1989 دوبارہ اشاعت، جلد پنجم، صفحہ 314).

جیسا کہ ہماری تلاوتِ کلامِ پاک کہتی ہے،

> ''گرفتار کر کے اور مجرم قرار دے کر وہ اُسے لے گئے . . . کیونکہ وہ زندوں کی زمین میں سے کاٹ ڈالا گیا'' (اشعیا 8:53).

2۔ دوئم، تلاوتِ کلامِ پاک مسیح کی نسل کی تفضیل پیش کرتی ہے۔

تلاوتِ کلامِ پاک کے درمیان میں ایک جملہ ہے جس کی وضاحت پیش کرناکسی حد تک مشکل ہے،

> ''گرفتار کر کے اور مجرم قرار دے کر وہ اُسے لے گئے: کون اُس کی نسل کا بیان کرے گا؟ کیونکہ وہ زندوں کی زمین میں سے کاٹ ڈالا گیا . . . '' (اشعیا 8:53).

''کون اُس کی نسل کا بیان کرے گا؟'' ڈاکٹر گِل نے کہا کہ یہ جملہ ''اُس زمانے کے بارے میں [یا اُس نسل کے بارے میں جس میں یسوع رہتا تھا] بتاتا ہے، اور اُس وقت کے لوگوں کے بارے میں جن میں وہ

رہتا تھا، جن کی اُس کے ساتھ بربریّت، اور بدکاری جس کے وہ قصور وار تھے اس قدر ہے کہ اُس کا [مکمل طور پر] منہ سے مسلمہ بیان، یا [مکمل طور پر] تحریری انداز میں پیش کرنا انسان کے بس کی بات نہیں ہے'' (گِل، .ibid). جب ہم اُس ظلم اور ناانصافی کے بارے میں پڑھتے ہیں جو اُنہوں نے بے ضرر خُدا کے بیٹے کے ساتھ کی تھی تو یہ ہمیں دُکھ و درد میں مبتلا کر دیتا ہے، اور ہمارے دلوں کو رُلاتا ہے! جیسا کہ جوزف ہارٹ (1712-1768) نے اپنی غمگین حمد میں لکھا ہے،

دیکھیئے یسوع کس قدر صبر سے کھڑا ہے،
[اس قدر ہولناک جگہ پر] ذلت کی حالت میں!
جہاں گنہگاروں نے قادرِ مطلق کے ہاتھوں کو باندھ دیا،
اور اُن کے خالق کے منہ پر تھوک دیا۔

کانٹوں سے اُس کی پیشانی پر گہرے گھاؤ لگے تھے،
بدن کے ہر حصّے پر خون کی دھاریں بہہ رہی تھیں،
یسوع کی کمر پر گِرہ دار کوڑوں کی ضربیں تھیں،
لیکن اُس کے دل کو تیز کوڑوں نے چیر دیا تھا۔

ملعون صلیب پر برہنہ کیلوں سے ٹھُکا ہوا،
زمین اور اوپر آسمان پر دیکھا جا سکتا تھا،
زخموں اور خون کا ایک منظر تھا،
زخمی محبت کی ایک پیشن گوئی کی نشانی!
(''یسوع کی شدید چاہت His Passion '' شاعر جوزف ہارٹ، 1712-1768؛
بطرز '' 'اُس شب کو، اور زیتون کی چوٹی پر'').

جان ٹریپ (1601-1669) نے کہا، '' کون اُس کی نسل کی وضاحت یا بیان پیش کر سکتا ہے؟ [کون بیان کر سکتا ہے] اُس زمانے کے لوگوں کی بدکاریوں کو جن میں وہ رہا؟'' (جان ٹریپ، نئے اور پرانے عہد نامے پر ایک تبصرہ ***A Commentary on the Old and the New Testaments***، ٹرانسکی اشاعت خانہ، 1997دوبارہ اشاعت، جلد سوئم، صفحہ 410). ڈاکٹر گِل نے بھی اسی قسم کا خیال پیش کیا ہے جب اُنہوں نےکہا، ''کون اُس کی نسل کا مسلمہ اعلان کرےگا'' مطلب، '' وہ زمانہ، اور اُس میں وہ لوگ، جن میں وہ [یسوع] رہا، اُن کی اُس کی ساتھ وہ بربرّیت، اور وہ بدکاری جس کے وہ قصور وار تھے، تھے اس قدر ہے کہ اُس کا منہ سے مسلمہ بیان، یا تحریری انداز میں پیش کرنا انسان کے بس کی بات نہیں ہے'' (گِل، .ibid).

انسانی اصطلاحات میں، اس کو بیان کرنا دشوار ہے، کہ کیوں وہ یہودی رہنما یسوع کو مصلوب کرنا چاہتے تھے، اور کیوں رُومی سپاہیوں نے، ''اُس کے سر پر سرکنڈے سے مارا، اور اُس پر تھوکتے تھے . . . اور اُس کو صلیب دینے کو باہر لے گئے'' (مرقس 15:19-20). خود یسوع نے کہا،

''لیکن یہ اِس لیے ہوا، کہ اُن کی شریعت میں لکھی ہوئی بات پوری ہو جائے،
کہ اُنہوں نے مجھ سے بلاوجہ دشمنی رکھی'' (یوحنا 15:25).

یہ زبور 69:4 سے ایک حوالہ ہے، ''جو مجھ سے بِلا وجہ عداوت رکھتے ہیں اُن کی تعداد میرے سر کے بالوں سے بھی زیادہ ہے۔'' جیسا کہ جان ٹریپ نے بیان کیا ہے، ''کُون اُس کی نسل کی وضاحت یا بیان پیش کر سکتا ہے؟ . . . اُس زمانے کے لوگوں کی بدکاریوں کو جن میں وہ رہا۔''

''اگرچہ وہ اُسے موت کی سزا کے لائق ثابت نہ کرسکے، پھر بھی اُنہوں نے
پیلاطُس سے درخُواست کی کہ اُسے قتل کیا جائے'' (اعمال 13:28).

''گرفتار کر کے اور مجرم قرار دے کر وہ اُسے لے گئے: کون اُس کی نسل
کا بیان کرے گا؟ کیونکہ وہ زندوں کی زمین میں سے کاٹ ڈالا گیا . . . ''
(اشعیا 53:8).

ڈاکٹر ینگ نے کہا، ''فعل [قرار دینا] کسی بات کو سنجیدہ طور پر سوچنا یا غور و فکر کے منطقی نتیجہ کے معنی دیتا ہے . . . وہ ضرور [یسوع کی موت کا مطلب] سوچ سمجھ چکے تھے، لیکن وہ جانتے نہیں تھے'' (ینگ، .ibid، صفحہ 352).

آج بھی یہ کس طرح مختلف ہے؟ لاکھوں لوگوں نے یسوع کی صلیب پر موت کے بارے میں سنجیدگی سے سوچے بغیر سُنا ہوا ہے۔ ''اُنہوں نے ضرور سوچ سمجھ لیا تھا، لیکن جانا نہیں تھا۔'' کون مسیح کی صلیبی موت کے بارے میں گہرائی سے سوچتا ہے؟ کیا آپ؟ کیا آپ مسیح کے موت کے بارے میں سوچنے میں وقت صرف کرتے ہیں اور اُس کی موت آپ کے لیے کیا معنی رکھتی ہے؟

3. سوئم، تلاوتِ کلامِ پاک مسیح کے مصائب کے گہرے معنوں کو بیان کرتی ہے۔

مہربانی سے کھڑے ہو جایئے اور اشعیا 8:53 کو با آواز بُلند پڑھیئے، آخری حصّے پر انتہائی توجہ دیجیے، ''

> ''گرفتار کر کے اور مجرم قرار دے کر وہ اُسے لے گئے: کون اُس کی نسل کا بیان کرے گا؟ کیونکہ وہ زندوں کی زمین میں سے کاٹ ڈالا گیا: *اور میرے لوگوں کے گناہوں کے سبب اُس پر مار پڑی*۔ '' (اشعیا 8:53).

آپ تشریف رکھ لیجیے۔

''اور میرے گناہوں کے سبب اُس پر مار پڑی۔'' ڈاکٹر میرل ایف. اُنگر کے مطابق، قدیم یہودی تالمود [یہودیوں کے قانون اور روایات پر مشتمل قدیم ربّیوں کی تحاریر کا مجموعہ جو کہ تقلید پسند یہودیوں کے مذہبی اقتدار کی بنیادوں کی تشکیل دیتا ہے] میں پڑھاتے ہیں کہ یسوع کو خود اپنے گناہ کی سزا ملی تھی، کیونکہ وہ یسوع کو ایک جھوٹے نبی کے طور پر سوچتے تھے۔ ڈاکٹر اُنگر نے کہا،

> تالمود میں، ناصرت کا یسوع، ٹائٹس [وہ رُومی جنرل جس نے 70 عیسوی میں یروشلم کو تباہ کیا تھا] اور بالام [پرانے عہد نامے کا ایک جھوٹا نبی، مسیح ان بدکار لوگوں] کے ساتھ جہنم واصل ہوگا اور [جہنم میں] شدید اور انتہائی ذلت آمیز سزا پائے گا۔ (میرل ایف. اُنگر، پی ایچ. ڈی.، **پرانے عہد نامے پر اُنگر کا تبصرہ** ***Unger's Commentary on the Old Testament***، مُوڈی اشاعت خانہ، 1981، صفحہ 1297).

لیکن ڈاکٹر اُنگر جاری رہتے ہوئے کہتے ہیں،

> مسیح کی [دوسری آمد پر] استغفار اور پچھتاوے کا کس قدر رونا پیٹنا ہوگا جب اسرائیل کواپنے بہترین دوست اور نجات دہندہ کو بدنام کرنے اور مصلوب کرنے کی اپنی ہولناک غلطی اور گناہ کا احساس ہوگا(ibid.).

پھر ڈاکٹر اُنگر نے یہ بیان دیا:

> سترہ صدیوں تک [اشعیا 53 باب کی مسیحانہ تفسیر] مسیحی [اور] یہودی سرکار کے درمیان صرف یہی تفسیر تھی۔ [بعد میں یہودیوں نے] جان بوجھ کر باب کے اُس نظریے کو متروک یعنی نظرانداز کر دیا کیونکہ مسیح میں اُس کی شاندار تکمیل ہوتی تھی (اُنگر، ibid. ، صفحہ 1293).

آج بے شمار یہودی عالمین کا کہنا ہےکہ یہ پورے کا پورا باب یہودی لوگوں کے مصائب کی طرف اشارہ کرتا ہے، نا کہ مسیح کی طرف۔ بے شک میں جانتا ہوں کہ جھوٹے مسیحیوں کے ہاتھوں یہودیوں نے شدید تکالیف برداشت کی ہیں، لیکن یہ ہماری تلاوتِ کلامِ پاک کا صیحیح معنی نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ سادگی سے کہتا ہے، ''اور میرے لوگوں کی لاقانونیت [گناہوں] کے سبب سے اُس پر مار پڑی'' (اشعیا 53:8). جملے کے اِس جُز پر، ''اور میرے لوگوں کے گناہوں کے سبب سے اُس پر مار پڑی،'' ڈاکٹر ہنری ایم. موِرس نے کہا، ''وہ '*میرے لوگوں*' کے لیے مرا تھا – یعنی کہ، اسرائیل – یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ اِس حوالے میں [مسیح] اسرائیل نہیں ہے، جیسا کہ بہتوں نے مبینہ طور پر کہا'' (ہنری ایم. موِرس، پی ایچ. ڈی. ، **مطالعہ بائبل کا محافظ** ***The Defender's Study Bible***، ورڈ اشاعت خانہ، 1995، صفحہ 767). پس، حقیقی مطلب یہ نہیں ہے کہ یہودی لوگوں کو مار پڑی تھی، بلکہ اس کے بجائے اُن کی جگہ پر مسیح کو مار پڑی تھی، اُن کے گناہوں کے لیے، اُن کے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کے لیے، *اور ہمارے بھی*۔

ڈاکٹر جان گِل نے کہا کہ یہ الفاظ ''اور میرے لوگوں کے گناہوں کے سبب سے اُس پر مار پڑی،''یہودی لوگوں پر بھی لاگو ہوتے ہیں اور چُنیدہ مسیحیوں پر بھی – جو ظاہر کرتے ہیں کہ مسیح کو دونوں اسرائیل کے گناہوں اور ''اُس کے لوگوں'' جو مسیح تھے کے گناہوں کے سبب سے مار پڑی (گِل، ibid.، صفحہ 314). میرے خیال سے ڈاکٹر گِل نے اُن الفاظ کے حقیقی معنی پیش کیے ہیں،

> ''اور میرے لوگوں کے گناہوں کے سبب سے اُس پر مار پڑی''
> (اشعیا 8:53).

مسیح کو صلیب پر مار پڑی تھی اُس [یسوع] کے لوگوں کے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کے لیے، وہ چاہے یہودی ہوتے یا غیر اقوام کے لوگ ہوتے۔ یسوع کی موت متبادل تھی، مسیح کا ہمارے گناہوں کے کفارے کے لیے مرنا۔ خُدا کے غُصے کو گنہگاروں سے پرے ہٹانے کے لیے، یہ رضاجوئی یا تشفی حاصل کرنا ہے،

لیکن اِس کی ایک شرط ہے۔ مسیح کے لیے کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ مؤثر طریقے سے ادا کرے، ضرور ہے کہ آپ کو یسوع کے پاس ایمان کے ساتھ آنا ہوگا۔ صلیب پر مسیح کے گناہوں کے کفارے کی ادائیگی ایسے کسی شخص کو نہیں بچائے گی جو ایمان کے ساتھ یسوع کے پاس آنے میں ناکام رہتا ہے۔ یہ صرف اُسی وقت ہوتا ہے جب آپ تبدیل ہوتے ہیں کہ خُدا کے پاس ریکارڈ میں سے آپ کے گناہ یسوع کے خُون سے دُھل جاتے ہیں۔

اِس آیت میں موجود تمام حقائق آپ جان سکتے ہیں اور پھر بھی گمشدہ رہتے ہیں۔ شیاطین کو اِن حقائق کی مکمل معلومات ہیں، لیکن یہ اُنہیں بچا نہیں سکتی۔ یعقوب رسول نے کہا، ''یہ تو شیاطین [بدروحیں] بھی مانتے ہیں، اور تھرتھراتے ہیں'' (یعقوب 19:2). شیاطین کو مسیح کی تلافاتی موت کے بارے میں صرف ''سرسری معلومات'' ہیں۔ آپ کو اس سے بھی آگے بڑھنا ہوگا اگر آپ بچائے جانا چاہتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ آپ جی اُٹھے مسیح کا سامنا کرنے کے تجربے سے گزریں۔یہ ضروری ہے کہ آپ خُدا کے فضل کے عمل سے تبدیل کیے جائیں، نہیں تو آپ یسوع کی صلیبی موت کے بارے میں یاد کی ہوئی اپنی سوچوں کے ساتھ جہنم میں جائیں گے۔

ڈاکٹر اے۔ڈبلیو۔ ٹُوزر Dr. A. W. Tozer کو سنیئے جیسا کہ وہ ''فیصلہ سازیت'' کے خلاف، اور حقیقی تبدیلی کی حمایت میں بولتے ہیں۔ ڈاکٹر ٹُوزر نے کہا،

> مذہبی تبدیلی کے مکمل معاملات میکینکی اور روح کے بغیر کیے گئے ہیں۔ ایمان شاید اب اخلاقی زندگی کو مدِنظر رکھے بغیر ، اور آدمیاتی انّا کو شرمندہ کیے بغیر بھی رکھا جاتا ہے۔ مسیح کو شاید اُسے قبول کرنے والے کی روح میں مخصوص پیار پیدا کیے بغیر بھی ''قبول''کیا جاتا ہے (اے۔ڈبلیو۔ٹُوزر، ڈی۔ڈی۔، **اے۔ڈبلیو۔ٹُوزر کی بہترین *The Best of A. W. Tozer***، بیکر کتاب گھر، 1979، صفحہ 14).

'' مذہبی تبدیلی کے مکمل معاملات میکینکی اور روح کے بغیر کیے گئے ہیں'' – *اور*، میں مذید یہ ضرور کہوں گا کہ یہ اکثر غیر مسیحانہ ہوتا ہے! ''فیصلہ ساز'' آپ کو صرف ایک تیز دُعا پڑھانا چاہتے ہیں، بپتسمہ دینا چاہتے ہیں، اور فارغ ہونا چاہتے ہیں۔ اکثر مسیح کی موت اور دوبارہ جی اُٹھنے کا تزکرہ شازونادر ہی ہوتا ہے۔ اکثر اِنہیں مکمل طور پر نظر انداز کر دیا جاتا ہے! جو بائبل ہمیں تعلیم دیتی ہےوہ یہ *نہیں* ہے۔ بائبل تعلیم دیتی ہے کہ آپ ضرور اپنے گناہ کے جرم کا احساس کریں اور یہ سمجھ سکیں کہ آپ کے پاس گناہ اور اُس کے اثرات سے بچنے کی اس کے سوا اور کوئی راہ نہیں ہے کہ مسیح کے پاس آئیں، اپنے آپ کو لاچارگی سے اُس کے سامنے سرنگوں کریں، اور اپنی ذات کی انتہائی گہرائیوں سے اُس پر بھروسہ کریں۔ پھر اور صرف پھر، آپ تجربے کے ساتھ جان پائیں گے کہ اشعیا نبی کا مطلب کیا تھا جب اُس نے کہا،

> ''اور میرے لوگوں کے گناہوں کے سبب سے اُس پر مار پڑی''
> (اشعیا 8:53).

جب آپ ایمان کے ساتھ مسیح کے ہو جائیں گے، تو یسوع کا خُون آپ کے تمام گناہ دھو ڈالے گا اور آپ تبدیل ہوجائیں گے – لیکن اِس سے پہلے یہ آپ کے ساتھ نہیں ہوسکتا۔ نہیں، اِس سے پہلے یہ *کبھی نہیں* ہو سکتا! اگر آپ تبدیل ہونا چاہتے ہیں تو آپ کو یسوع مسیح کا ضرور برضرور ہونا ہے!

لُبِ لُباب

کفّارے کی تفضیل
A DESCRIPTION OF THE ATONEMENT

(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 9)
(SERMON NUMBER 9 ON ISAIAH 53)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

''گرفتار کر کے اور مجرم قرار دے کر وہ اُسے لے گئے۔ کون اُس کی نسل کا بیان کرے گا؟ کیونکہ وہ زندوں کی زمین میں سے کاٹ ڈالا گیا؛ اور میرے لوگوں کے گناہوں کے سبب اُس پر مار پڑی۔ '' (اشعیا 53:8).

(اشعیا 53:7)

1۔ اوّل، تلاوتِ کلامِ پاک مسیح کے مصائب کی تفضیل پیش کرتی ہے،
اشعیا 53:8الف؛ متی 26:64، 66-67؛ 27:1-2، 26؛
اعمال 8:32۔
2۔ دوئم، تلاوتِ کلامِ پاک مسیح کی نسل کی تفضیل پیش کرتی ہے،
اشعیا 53:8ب؛ مرقس 15:19-20؛ یوحنا 15:25؛ زبور 69:4؛
اعمال 13:28 .
3۔ سوئم، تلاوتِ کلامِ پاک مسیح کے مصائب کے گہرے معنوں کو بیان کرتی ہے۔ ،
اشعیا 53:8ج؛ یعقوب 2:19 .

مسیح کی تدفین کی متضاد منطق
THE PARADOX OF CHRIST'S BURIAL

(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 10)
(SERMON NUMBER 10 ON ISAIAH 53)
(Urdu)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

لاس اینجلز کی بپتسمہ دینے والی عبادت گاہ میں تبلیغی واعظ
14 اگست، 2011 ، صبح، خُداوند کے دِن
A sermon preached at the Baptist Tabernacle of Los Angeles
Lord's Day Morning, August 14, 2011

''اور وہ شریروں کے درمیان دفنایا گیا، لیکن ایسی قبر میں رکھا گیا جو کسی دولت مند کے لیے بنائی گئی تھی؛ حالانکہ اُس نے کبھی ظلم نہ کیا، نہ ہی اُس کے منہ سے کوئی مکر کی بات نکلی'' (اشعیا 53:9).

مسیح کی تدفین پر آپ نےکتنے واعظ سُنے ہیں؟ میں نے ایک بھی کبھی نہیں سُنا، حالانکہ میں 53برس سے زیادہ منادی کر چکا ہوں اور 57 برس سے گرجہ گھر سے منسلک ہوں۔ میں تو مسیح کی تدفین پر ایک بھی واعظ یاد نہیں کر سکتا جو میں نے پڑھا ھی ہو! ہمیں اس سے کہیں زیادہ سُن چُکنا چاہیے۔ آخر کار، یسوع کی تدفین اتنی غیر اہم نہیں ہے۔ درحقیقت یہ انجیل کا دوسرا موضوع ہے!

> ''کتابِ مقدس کے مطابق مسیح ہمارے گناہوں کے لیے قربان ہوا'' (1۔کرنتھیوں15:3).

وہ انجیل کا پہلا موضوع ہے۔

> ''اور یہ کہ وہ دفن ہوا'' (1۔کرنتھیوں 15:4).

یہ انجیل کا پہلا موضوع ہے۔

ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم انجیل کی منادی کرتے ہیں اگر ہم کبھی اُس کے دوسرے موضوع پر ایک بھی تبلیغی واعظ نہیں دیتے؟ لیکن، پھر، آج کچھ واعظ یا تو پہلے موضوع یا تیسرےموضوع پر مکمل توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ یہی جدید تبلیغ کی ایک بہت بڑی کمزوری ہے۔ ضروری ہے کہ ہم انجیل کو مرکز بنائیں۔ ہمیں اپنی تبلیغ میں مسیح کو مذید تعظیم ، اور اُسے اور اُس کے کفارے کے عمل کو واضح ترین اہمیت دینی چاہیے۔

بُہترے اس حقیقت پر افسوس کرتے ہیں کہ آج کل پہلے جیسی عظیم تبلیغ بہت کم رہ گئی ہے۔ جس سے میں مکمل طور پر متفق ہوں۔ لیکن کیوں یہ سچ ہے؟ ایسا زیادہ تر اِس لیے ہے کہ بجائے اس کے کہ کھوئے ہوؤں کو انجیل کی منادی سُنانے کے، ''مسیحیوں کو تعلیم'' دینے کے لیے خوشخبری کی تبلیغ کرنے والے پادری اب بہت کم ہیں، حالانکہ بے شک اُن کے گرجہ گھر کھوئے ہوئے لوگوں سے حقیقتاً بھرے پڑے ہوں! اس طرح کہلائے جانے والے ''مسیحیوں'' کو دی جانے والی ''اخلاقی تعلیم'' کبھی بھی عظیم تبلیغ نہیں مانی جا سکتی! *جب مسیح مرکز نہیں ہے، تو منادی کبھی عظیم ہو ہی نہیں سکتی!*

انجیل کا علم ہونا محض مسیح کے بارے میں حقائق جاننا نہیں ہے۔ انجیل کا حقیقی علم خود مسیح کو جاننا ہے۔ یسوع نے کہا،

> ''ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ واحد اور سچے خُدا کو جانیں، اور یسوع مسیح کو بھی جانیں جسے تُو نے بھیجا ہے'' (یوحنا 17:3)۔

جارج رِیکر بَیری نے کہا کہ یوحنا 17:3 میں لفظ ''جاننا'' کے ترجمے کا مطلب ہے کہ ''تجربے کے ساتھ . . جاننا'' (**نئے عہد نامے کی یونانی سے انگریزی میں لُغت** ***Greek-English New Testament Lexicon***). *حقیقی مسیح ہونے کے لیے ضروری ہے کہ آپ مسیح کو تجربے سے جانے*۔ حقائق کے محض علم سے کام نہیں چلے گا۔ ضروری ہے کہ آپ ہمارے گناہوں کے لیے مسیح کی موت تجربہ سے جانیں۔ آپ کو اُس کی

تدفین تجربے سے جاننی چاہیے۔ آپ کو اُس کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا تجربے سے جاننا چاہیے۔ یہی راستہ نجات کی جانب جاتا ہے۔ دائمی زندگی کا یہی راستہ ہے۔

> ''ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ واحد اور سچے خُدا کو جانیں، اور یسوع مسیح کو بھی جانیں جسے تُو نے بھیجا ہے'' (یوحنا 3:17)۔

اگر آپ ایسے تجربات سے نہیں گزرے ہیں، تو مجھے اُمید ہے میں نے آپ کو بےچینی کا احساس دلایا ہے۔ اس لیے یہ سوال پیدا ہو ہی نہیں سکتا کہ آپ ایک حقیقی مسیحی نہیں ہیں، کیونکہ آپ نے حقیقی تبدیلی کا تجربہ نہیں کیا ہے۔ آپ اُس وقت تک پریشانی اور بے چینی میں رہنے والے ہیں جب تک کہ آپ اپنا ذہن بدل نہ لیں، یسوع کے قدموں میں گر یں اور اُس میں سچی نجات پائیں۔

مسیح کو جاننے کےلیے، ضرور ہے کہ آپ کو صلیب تک جانا ہے، اور ایمان کے ساتھ اُس یسوع پر نظر ڈالنی ہے جو ہمارے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کے لیے مصلوب ہوا۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ آپ ایمان کے ساتھ مسیح کے مقبرے میں جائیں اور

> ''موت میں شامل ہو نے کا بپتسمہ لے کرہم اُس کے ساتھ دفن بھی ہوں'' (رومیوں 4:6الف)،

تاکہ جس طرح مسیح اپنے آسمانی باپ کی جلالی قوت کے وسیلے سے مُردوں میں سے زندہ کیا گیااُسی طرح ہم بھی ''نئی زندگی میں قدم بڑھائیں'' (رومیوں 4:6ب)۔

اس لیے ہم یسوع کی تدفین کو جاننے کے لیے ہماری تلاوتِ کلامِ پاک کی طرف واپس آتے ہیں، تاکہ ہم اِس کا تجربہ یسوع کے ساتھ کر سکیں۔

> ''اور وہ شریروں کے درمیان دفنایا گیا، لیکن ایسی قبر میں رکھا گیا جو کسی دولت مند کے لیے بنائی گئی تھی؛ حالانکہ اُس نے کبھی ظلم نہ کیا، نہ ہی اُس کے منہ سے کوئی مکر کی بات نکلی'' (اشعیا 9:53)۔

اِس آیت میں ہم مسیح کی تدفین کی متضاد منطق پاتے ہیں، اِس کی پہیلی بظاہر ایک تضاد ہے۔ اور پھر ہم اِس پہیلی کا حل پاتے ہیں۔

1۔ اوّل، یسوع کی تدفین کی متضاد منطق۔

> ''اور وہ شریروں کے درمیان دفنایا گیا، لیکن ایسی قبر میں رکھا گیا جو کسی دولت مند کے لیے بنائی گئی تھی . . . '' (اشعیا 9:53)۔

یسوع کے زمانے میں، '' شریر'' [فاسق یا بدکردار] مجرم ہوتے تھے۔ ''امیر'' معزز تصور کیے جاتے تھے۔ تو پھر کیسے یسوع کی قبر شریروں کے ساتھ تھی اور ایک ہی وقت میں ایسی قبر میں رکھا گیا تھا جو کسی دولت مند کے لیے بنائی گئی تھی''؟ اِس بات نے قدیم یہودی تبصرہ نگاروں کو تذبذب میں ڈال دیا تھا۔ یہ اُن کے ذہن میں ایک متضاد منطق تھی، جو بظاہر اُلٹ تھی۔

لیکن یہ مُعّمہ یوحنا کی انجیل میں حل کیا گیا ہے۔ یسوع صلیب پر دو چوروں کے درمیان مرا تھا، ایک اُس کے دائیں اور دوسرا اُس کے بائیں ہاتھ تھا۔ ہماری تلاوت کلامِ پاک میں اُن کا حوالہ بطور ''شریروں'' [بدکرداروں] کے دیا گیا ہے۔ یسوع پہلے فوت ہوا تھا، جبکہ دونوں چور کچھ دیر بعد تک زندہ رہے تھے۔

> ''یہ [فسح کی] تیاری کا دِن تھا اور اگلا دِن خصوصی سبت تھا۔ یہودی نہیں چاہتے تھے کہ سبت کے دن لاشیں صلیبوں پر ٹنگی رہیں لہٰذا اُنہوں نے پیلاطُوس کے پاس جا کر درخواست کی مجرموں کی ٹانگیں توڑ کر اُن کی لاشوں کو نیچے اُتار لیا جائے''
> (یوحنا 31:19)۔

سپاہیوں نے دونوں چوروں کی ٹانگیں توڑیں۔ یہ اِس لیے کیا گیا تھا تا کہ وہ مذید زندہ رہنے کے لیے سانس نہ لیں اور، اس طرح، جلد مر جائیں۔ لیکن جب وہ یسوع کے پاس آئے، جو کہ بیچ والی صلیب پر لٹک رہا تھا، تو وہ پہلے ہی مر چُکا تھا۔ اُن میں سے ایک نے یسوع کی پسلی کو ایک نیزے سے چھیدا تا کہ یسوع کی موت کو یقینی کرے۔ پانی اور خُون اُبل کر باہر نکلا، جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ دل کے دورے سے مرا تھا۔

اُس نے ہاتھی دانت کے تخت پر حکومت نہیں کی تھی،
وہ کلوری کی صلیب پر مرا تھا؛
گنہگاروں کے لیے اُس نے وہاں اپنا سب کچھ شمار کیا لیکن ہار گیا،
اور اُس نے اپنی بادشاہی کا صلیب پر سے جائزہ لیا۔
اُس کا تخت ایک بوسیدہ صلیب بن گئی،
اُس کی بادشاہی صرف دلوں میں تھی؛
اُس نے اپنا پیار گہرے لال رنگ سے لکھا تھا،
اور اپنے سر پر کانٹوں کا تاج پہنا تھا۔
(''ایک کانٹوں کا تاج'' شاعر عزّہ ایف۔ سٹانفِل، 1914-1993).

لیکن پھر غیر متوقع طور پر کچھ ہواتھا۔ دو بہت ممتاز آدمی یسوع کے جسم کا دعویٰ کرنے سامنے آئے۔ وہ ایک امیر آدمی اور یہودی سین ہیڈرن [قدیم یروشلم کی مذہبی اور اعلٰی عدلیہ کی کونسل] کا رُکن ، آریماتھیا کا یوسف اور یہودیوں کا حکمران نیکودیمس، جو اس سے قبل ایک رات کو یسوع کے پاس آیا تھا (موازنہ کیجیئے یوحنا 3:1-2). وہ دونوں خُفیہ بنے ہوئے تھے، لیکن اب وہ پہلی مرتبہ سرِعام سامنے آتے ہیں۔ اُنہوں نے اصل میں ایسا کر کے اپنی زندگی داؤ پر لگا دی تھی۔ ڈاکٹر میکجی نے کہا،

اِن دونوں آدمیوں کے لیے اس قدر زیادہ تنقید نہ کی جائے۔ وہ درپردہ رہے تھے لیکن، اب جبکہ خُداوند کے تمام شاگرد بھیڑوں کی مانند تِتر بِتر ہو گئے تھے اور روپوش ہو گئے تھے، تو یہ دونوں آدمی منظر عام پر سامنے آئے (جے . ورنن میکجی، ٹی ایچ۔ڈی.، **بائبل میں سے** ***Thru the Bible***، تھامس نیلسن، 1983، جلد چہارم ، صفحہ 494).

آریماتھیا کے یوسف اور نیکودیمس نے یسوع کا جسم لیا تھا۔ یوسف ایک امیر شخص تھا اور اُس نے یسوع کے جسم کو اپنے نئے مزار میں رکھا تھا،

''اور اُسے اپنی نئی قبر میں جو چٹان میں کُھدوائی تھی رکھ دیا۔ پھر وہ ایک بڑا سا پتھر قبر کے منہ پر لُڑھکا کرچلا گیا'' (متی 27:60).

یوں مسیح کی تدفین کی متضاد منطق کی وضاحت کی گئی۔ جی ہاں، یسوع نے اپنی قبر شریروں کے ساتھ بنائی، صلیب پر دو چوروں کے درمیان اپنے مرنے سے۔ لیکن وہ دفنایا گیا تھا '' ایک ایسی قبر میں جو کسی دولت مند کے لیے بنائی گئی تھی'' (اشعیا 53:9)، ایک امیر آدمی کے مزار میں۔ میسح نے ایک بدذات غُنڈے کی موت کا تجربہ کیا تھا، لیکن اُس کو دولت مند کے لیے بنائی گئی قبر میں دفنا کر عزت دی گئی تھی۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہمارے خُداوند کی بے عزتی کا اختتام ہو رہا تھا۔ اُس کے جسم کو دو چوروں کے ساتھ ایک مشترکہ قبر میں نہیں پھینک دیا گیا تھا۔ اُس کو اُسی عزت و احترام کے ساتھ ایک امیر اور عزت دار شخص کے مزار میں رکھا گیا تھا جس کا وہ مستحق تھا۔ اور اِس طرح یہ متضاد منطق، جو اکثر بوڑھے ربّیوں کو جو اُس کا مطالعہ کرتے تھے مخمسے میں ڈال دیتی تھی، ہماری تلاوت بہت سادہ بنی تھی۔

''اور وہ شریروں کے درمیان دفنایا گیا، لیکن ایسی قبر میں رکھا گیا جو کسی دولت مند کے لیے بنائی گئی تھی . . . '' (اشعیا 53:9).

2۔ دوئم، متضاد منطق کی وضاحت سمجھائی گئی۔

ہماری تلاوت کا دوسرا حصہ بتاتا ہے کہ کیوں مسیح، حالانکہ وہ چوروں کے ساتھ بے عزتی کی موت مرا تھا، لیکن اعزاز اور احترام کے ساتھ دفنایا گیا تھا۔ مہربانی سےکھڑے ہو جایئے اور دوسرا حصّہ پڑھیے جو اِن الفاظ سے شروع ہوتا ہے، '' حالانکہ اُس نے کبھی ظلم نہ کیا . . . '' (اشعیا 53:9).

''اور وہ شریروں کے درمیان دفنایا گیا، لیکن ایسی قبر میں رکھا گیا جو کسی دولت مند کے لیے بنائی گئی تھی؛ حالانکہ اُس نے کبھی ظلم نہ کیا، نہ ہی اُس کے منہ سے کوئی مکر کی بات نکلی'' (اشعیا 53:9).

آپ تشریف رکھ لیجیے۔

یہ مسیح کے عزت بخش جنازے کی وجہ پیش کرتی ہے۔ یہ عزت یسوع کو اس لیے ملی تھی *کیونکہ اُس نے کوئی ظلم نہیں کیا تھا؛* یا کسی کو نقصان نہیں پہنچایا تھا۔ وہ چوری یا جبر، قتل یا کسی قسم کی ظلمت کا قصور وار نہیں ٹھہرایا گیا تھا۔ اُس نے کبھی کو ئی ہجوم اکٹھا نہیں کیا تھا، یا کبھی رُومی یا یہودی دونوں

میں سے کسی حکومت کے خلاف فساد برپا کیا تھا۔ *نہ ہی اُس کے منہ سے کفر کی کوئی بات نکلی*۔ اُس نے کبھی جھوٹے عقائد کی تعلیم نہیں دی۔ اُس نے کبھی لوگوں کو دھوکہ نہیں دیا جس کا اُس پر الزام لگایا گیا تھا۔ جو کہ سراسر ایک جھوٹ تھا۔ اُس نے کبھی بھی کسی کو خُدا کی حقیقی عبادت سے دور کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ اُس نے مسلسل موسیٰ کےقانون اور انبیاء کو برقرار رکھا اور اُن کا احترام کیا، وہ اُن کے مذہب یا اُن کی ریاست کا دشمن نہیں تھا۔ بِلا شُبہ، وہ کسی گناہ کا قصور وار نہیں تھا۔ پُولوس رسول نے کہا کہ مسیح،

> ''اُس نے نہ تو کبھی گناہ کیا نہ اُس کے منہ سے کوئی مکر کی بات نکلی''
> (1۔پطرس 22:2)۔

ڈاکٹر ینگ نے کہا، ''[مسیح] کو اُس کی ذلت کی موت کے بعد ایک معزز طریقے سے دفنایا گیا تھا کیونکہ اُس کی کامل معصومیت کی وجہ سے۔ [چونکہ] اُس نے اپنے مجرم دشمنوں کی طرح برتاؤ نہیں کیا تھا، اِس لیے اُس کو اُن کے ساتھ [ایک] ذلت آمیز طور پر نہیں دفنایا گیا، بلکہ ایک اعزاز کے ساتھ ایک ایسی قبر میں رکھا گیا جو کسی دولت مند کے لیے بنائی گئی تھی۔''

اِس سے مجھے سر ونسٹن چرچِل کی یاد آ جاتی ہے، جنہوں نے دیہی علاقے کی گرجہ گھر کے صحن میں اپنے باپ کے ساتھ ایک معزز دفنانے کی جگہ چُنی تھی، بجائے اس کے کہ جو وہ سمجھتے تھے ایک بہت کم عزت والی جگہ اُن کے باپ اور اُن کے اپنے دشمنوں کے درمیان، اُن لوگوں کے درمیان جنہوں نے انگلستان کے ساتھ غداری کی، اُن لوگوں کے ہٹلر اور اُس کی نازی سرکار کو خوش کرے والے خطرناک حد تک ناقابِل اعتبار اعمال کے باوجود، پھر بھی اُن لوگوں کو انتہائی شان و شوکت اور تقریب کے ساتھ ویسٹ منسٹر میں خانقاہ سے ملحق گرجہ گھر میں دفنایا گیا۔

یسوع، بِلا شُبہ، تمام ہستیوں میں سب سے عظیم تھا۔ جی ہاں، وہ تھا اور ہے ایک ایسا انسان، '' یسوع مسیح جو انسان ہے'' (1۔تیموتاؤس 5:2)۔ اُس کی عظمت اس حقیقت میں پنہاں نظر آتی ہے کہ اُس نے اپنی زندگی جانتے بوجھتے ہوئے خُدا باپ کی نظروں میں *ہمارے* گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کے لیے قربان کر دی۔ اپنے مصلوب ہونے سے کچھ دیر پہلے یسوع نے کہا،

> ''اس سے زیادہ محبت کوئی نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لیے
> قربان کر دے'' (یوحنا 13:15)۔

> اُس کا تخت ایک بوسیدہ صلیب بن گئی،
> اُس کی بادشاہی صرف دلوں میں تھی؛
> اُس نے اپنا پیار گہرے لال رنگ سے لکھا تھا،
> اور اپنے سر پر کانٹوں کا تاج پہنا تھا۔

اور اب، میرے دوستوں، آپ اُس یسوع کے ساتھ کیا کرو گے جو مسیح کہلاتا ہے؟ جیسا کہ سی. ایس. لوئیس نے لکھا ہے، اس کی دو ممکن وجوہات ہیں – آپ اُس کے منہ پر تھوک سکتے ہیں اور اُسے ایک شیطان کے طور پر قتل کرسکتے ہیں؛ یا آپ اُس کے قدموں میں گر کر اُسے خُداوند اور خُدا کہہ سکتے ہیں۔'' آپ کے لیے اِن میں سے کونسا ہوگا؟ تیسرا انتخاب صرف یہ رہ جاتا ہے کہ اُس کو مکمل طور پر نظر انداز کردیں، اور اپنی زندگی میں بڑھتے جائیں جیسے اُس کے تکلیف اور مصائب کوئی معنی ہی نہیں رکھتی۔ مجھے اُن کے لیے انتہائی دُکھ محسوس ہوتا ہے جو نجات دہندہ کے ساتھ اس قدر رسوائی کا سلوک کرتے ہیں۔ میں دُعا کرتا ہوں کہ آپ اُن میں سے ایک نہ ہوں۔ یہ وہ ہیں جن کے بارے میں ٹی. ایس. ایلیٹ نے کہا ''کُھوکھلے آدمی'' – ایسے انسان جوصرف لمحاتی تسکین کے لیے جیئے۔ جی ہاں، میں دعا کرتا ہوں کہ آپ اُن میں سے ایک نہ ہوں، کیونکہ اُن کے لیے جہنم میں جگہ اٹل ہے۔

> اس سے پہلے کہ میں گتسمنی بھول جاؤں؛
> اس سے پہلے کہ میں اُس کی کرب و اذیت کو بھول جاؤں؛
> اس سے پہلے کہ میں میرے لیے اُس کا پیار بھول جاؤں،
> مجھے کلوری کی راہ دکھا دے۔
> ('' مجھے کلوری کی راہ دکھا دے'' شاعر جینی ای. ہیوزے، 1874-1958)۔

میں دُعا کرتا ہوں کہ آپ یسوع کے پاس آئیں، اُس پر اپنے تمام دل کے ساتھ بھروسہ کریں، اور سچی مسیحی تبدیلی میں موت سے گزر کر زندگی میں داخل ہوں۔ آمین

لُبِ لُباب

مسیح کی تدفین کی متضاد منطق
THE PARADOX OF CHRIST'S BURIAL
(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 10)
(SERMON NUMBER 10 ON ISAIAH 53)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

''اور وہ شریروں کے درمیان دفنایا گیا، لیکن ایسی قبر میں رکھا گیا جو کسی دولت مند کے لیے بنائی گئی تھی؛ حالانکہ اُس نے کبھی ظلم نہ کیا، نہ ہی اُس کے منہ سے کوئی مکر کی بات نکلی'' (اشعیا 9:53).

(1- کرنتھیوں 15:3-4؛ یوحنا 3:17؛ رومیوں4:6)

1- اوّل، یسوع کی تدفین کی متضاد منطق، اشعیا 9:53الف؛ یوحنا 31:19؛ متی 60:27 .

2- دوئم، متضاد منطق کی وضاحت سمجھائی گئی، اشعیا 9:53ب؛ 1 پطرس 22:2؛ 1تیموتاؤس 5:2؛ یوحنا 13:15 .

گناہ کا کفارہ بن جانا!
(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 11)
PROPITIATION!
(SERMON NUMBER 11 ON ISAIAH 53)
(Urdu)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہائیمرز جونیئر کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

لاس اینجلز کی بپتسمہ دینے والی عبادت گاہ میں تبلیغی واعظ
13 اپریل، 2013 ، ہفتے کی شام
A sermon preached at the Baptist Tabernacle of Los Angeles
Saturday Evening, April 13, 2013

''پھر بھی یہ خُداوند کی مرضی تھی کہ اُسے کُچلے؛ اور غمگین کرے: اور حالانکہ خُداوند اُس کی جان کو گناہ کی قربانی قرار دیتا ہے'' (اشعیا 10:53).

آج شب کو میں جو خُدا کے بارے میں بتانے جا رہا ہوں اُسے ناپسند کیا جائے گا اور یہاں تک کہ نفرت کی جائے گی، اُن کچھ لوگوں کے ذریعے سے جو یہ سُنتے ہیں۔ آج خُدا کے بارے میں لوگوں کے ایسے ہی غلط تصورات ہیں۔ جب کوئی بائبل کے خُدا کے بارے میں بات کرتا ہے تو یہ ایک منفی ردعمل کا سبب بنتا ہے، خاص طور پر مبلغین کے ایک مخصوص طبقے کے درمیان۔

سالوں پہلے مجھے سے ایک بوڑھے پادری نے تقریباً ایک سو نوجوان لوگوں کے گروہ کو انجیلی بشارت کا واعظ دینے کے لیے پوچھا تھا۔ میں وہاں پر پہلے بھی کئی مرتبہ بول چکا تھا، لہٰذا میں نے سوچا کہ میں جانتا تھا گرجہ گھر کوکیا چاہیے۔ لیکن اِس مرتبہ انتظام دو نوجوان پادریوں کے ہاتھوں میں تھا۔ میں نے نجات کے پیغام پرتبلیغ کی، خُدا کے انصاف پر شدید زور دیا اور مسیح کے خوشخبری کے واضح اظہار کے ساتھ اختتام کیا تھا۔ ستائیس نوجوان لوگوں نے بُلاوے کے لیے ردعمل کا اظہار کیا۔ یہ تمام کے تمام نئے نئے پیشہ ور تھے، جو کہ کالج کی عمر کے طالب علموں سے جو موجود تھے کچھ ایک چوتھائی سے زیادہ تھے۔

کسی نے سوچا تو ہوگا کہ دونوں نوجوان پادری اتنے بڑے ردعمل میں سے خوش ہوئے ہونگے۔ لیکن واعظ کے بعد اُن دونوں کے چہروں پر غصے سے تیوریاں چڑھی ہوئی تھیں۔ اُنہوں نے کبھی بھی مجھے شکریے کا خط نہیں لکھا، اور اُنہوں نے کبھی بھی مجھے ہدیہ نہیں بھیجا، جو کہ اُس گرجہ گھر کا ایک عام سا رواج تھا۔ میں اُن کی سرد مزاجی کی وجہ سے بہت حیران ہوا تھا۔ مجھے بعد میں پتا چلا کہ اُنہوں نے سوچا تھا کہ میں بہت زیادہ منفی تھا، کہ مجھے اُن نوجوان لوگوں کو بغیر تنبیہہ کیے کہ خُدا گناہ کا انصاف کرتا بُلاوا دینا چاہیے تھا۔ اُس وقت کے بعد سے مجھے پتا چلا کہ بہت سے جدید پادری اُن کے نظریئے کی حامی ہیں۔ ''اُنہیں صرف خوشخبری پیش کرو۔ صرف خُدا کے پیار کے بارے میں بات کریں۔ لوگوں کو مت جھنجھوڑیں اور اُنہیں بےاطمینانی محسوس مت کرنے دیں۔'' میں نے اکثر پایا کہ آج مبلغین اِسی طرح محسوس کرتے ہیں۔ میں میں قائل ہوں کہ یہاں اِس طرح کی سوچ میں کچھ انتہائی ہولناک طور پر خرابی ہے، اُن کے اُس انجیلی بشارت کے نظریئے کے بارے کچھ غلط اور ناکافی ہے۔

ڈاکٹر اے۔ ڈبلیو۔ ٹوزر Dr. A. W. Tozer نے کہا، ''کوئی بھی انسان جس نے پہلے خُدا کے خُوف کو نہیں جانا، خُدا کے سچے فضل کو نہیں جان سکتا'' (***راستبازی کی جڑ The Root of Righteousness***، مسیحی اشاعت خانہ Christian Publications، 1955، صفحہ38)۔ میں یقین کرتا ہوں کہ وہ بالکل سچے تھے، ''کوئی بھی انسان جس نے پہلے خُدا کے خُوف کو نہیں جانا، خُدا کے سچے فضل کو نہیں جان سکتا۔'' اِس موضوع پر ڈاکٹر مارٹن لائیڈ جونز Dr. Martyn Lloyd-Jones نے بالکل ایسے ہی یقین کیا تھا جیسے ڈاکٹر ٹوزر نے کیا تھا۔ آئیعن ایچ۔ میورے Iain H. Murray نے کہا، ''ڈاکٹر لائیڈ جونز کے لیے خُدا کے سامنے انسان کے جرم کے حقیقی اندیشے کے لیے تبلیغ کرنے کا مطلب الٰہی غضب کی یقینی کے لیے تبلیغ کرنا ہے ... جہنم میں گناہ کی سزا میں ... اُنہوں نے تنبیہہ کرنے کو بائبل کی تبلیغ کا ایک اہم حصہ قرار دیا ہے۔ جہنم ایک نظریہ نہیں ہے ... '' (محترم آئیعن ایچ۔ میورے، ***مارٹن لائیڈ جونز کی زندگی The Life of Martyn Lloyd-Jones***، ادارۂ سچائی کا بینر The Banner of Truth Trust، 2013، صفحہ 317)۔

دوبارہ ڈاکٹر لائیڈ جونز نے کہا، ''تمام گناہوں میں سے سب سے بدترین گناہ خُدا کے بارے میں غلط سوچنا ہے جس کا قدرتاً انسان ہولناک طور پر قصوروار ہوتا ہے'' (.ibid، صفحہ316)۔ دوبارہ، میں اِسے معلوماتی پاتا ہوں کہ ڈاکٹر جان آر۔ رائس Dr. John R. Rice، جو کہ جانے مانے بپتسمہ دینے والے انجیلی

مبشر ہیں، اُنہوں نے بھی تقریباً وہی باتیں کی جو کہ ڈاکٹر ٹوزر اور ڈاکٹر لائیڈ جونز نے کہیں۔ ڈاکٹر رائس نے کہا،

> بائبل کا خُدا ایک ہولناک خُدا ہے، ایک دھشتناک خُدا ہے، بدلہ لینے والا خُدا ہے، اِس کے ساتھ ساتھ رحم کا خُدا بھی ہے (جان آر۔ رائس، ڈی۔ڈی۔، ***عظیم اور ہولناک خُدا The Great and Terrible God***، خُداوند کی تلوار پبلشرز Sword of the Lord Publishers، 1977، صفحہ12)۔

ڈاکٹر رائس نے کہا،

> شریعت کے بغیر فضل کی، کفارے کے بغیر ایمان کی، خُدا کے غضب کے بغیر خُدا کے رحم کی، جہنم کے بغیر جنت کی منادی کی ... خُدا کی سچائی سے گمراہی ہے۔ یہ خُدا کی غلط ترجمانی کرنا ہے۔ یہ خُدا کے پیغام کا بے ایمان اظہار ہے۔ خُدا ایک ہولناک خُدا ہے، ایک دہشتناک خُدا، گناہ کے خلاف غیظ و غضب کا خُدا، وہ خُدا جو انتقام لیتا ہے، وہ خُدا جس سے خوف کیا جائے، وہ خُدا جس کے سامنے گنہگاروں کو کانپنا چاہیے (.ibid، صفحات 13، 14)۔

آمین! اور سالوں اُن کے واعظ پڑھنے کے ذریعے سے میں جانتا ہوں، کہ ڈاکٹر ٹوزر اور ڈاکٹر جان لائیڈ جونز نے اُس موضوع پر جان آر۔ رائس کے ساتھ اتفاق کیا ہوگا۔ خُدا ''گناہ کے خلاف غیظ و غضب کا خُدا'' ہے۔

جب ہم خُدا کو اِس طرح سے دیکھتے ہیں، جیسا کہ بائبل اُس کا اظہار کرتی ہے، تو ہمیں اشعیا53:10 میں اپنی تلاوت سے کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔ خُدا باپ تلاوت کے مرکز میں ہے اور خُدا نے یسوع کے ساتھ ہماری نجات کے لیے کیا کیا،

> ''پھر بھی یہ خُداوند کی مرضی تھی کہ اُسے کُچلے؛ اور غمگین کرے: اور حالانکہ خُداوند اُس کی جان کو گناہ کی قربانی قرار دیتا ہے۔ . .''
> (اشعیا 10:53).

> ''خُدا نے یُسوعؑ کو مقرّر کیاکہ وہ اپنا خُون بہائے اور انسان کے گناہ کا کفارہ بن جائے'' (رومیوں 25:3).

ڈاکٹر ڈبلیو۔ اے۔ کرِسویل Dr. W. A. Criswell نے کہا کہ ''صلیب پر انسان کے گناہ کا کفارہ بن جانا مسیح کا کام تھا، جس سے اُس نےگناہ کے خلاف خُدا کی راستبازی کے تقاضوں کو پورا کیا، اور اِس طرح اُس نے دونوں کو یعنی خُدا کے انصاف کی ضروریات کو پورا کیا اور انسان کے جرم کو ختم کیا'' (ڈبلیو۔ اے۔ کرِسویل، پی ایچ۔ ڈی۔، ***کرِسولی مطالعہ بائبل The Criswell Study Bible***، تھامس نیلسن اشاعت خانہ، 1979، صفحہ 1327، رومیوں 25:3 پر یاداشت)۔

> ''خُدا نے یُسوعؑ کو مقرّر کیاکہ وہ اپنا خُون بہائے اور انسان کے گناہ کا کفارہ بن جائے'' (رومیوں 25:3).

اِس آیت کے بارے میں اصلاح مطالعہ بائبل ***The Reformation Study Bible*** کہتی ہے، ''مسیح انسان کے گناہ کے کفارے کی قربانی کے طور پر مرا تھا جو کہ گنہگاروں کے خلاف الہٰی فیصلے کی تسلی کرتا ہے، اور درگزر کرنے اور راستبازی کو پھیلاتا ہے۔ لیکن پولوس یہ ظاہر کرنے میں محتاط ہے کہ [خُدا کے بیٹے کی] قربانی دینا خُدا باپ کا ہمیں پیار کرنے کا سبب نہیں ہے۔ اِس کا اُلٹ درست ہے – خُدا کا پیار سبب بنا کہ اُس [خُدا باپ] نے اپنا بیٹا قربان کر دیا'' (اصلاح مطالعہ بائبل ***The Reformation Study Bible***، لِیگونیئر منسٹریزLigonier Ministries، 2005، صفحہ 1618، رومیوں 25:3 پر یاداشت)۔

> ''جس نے اپنے بیٹے کو بچائے رکھنے کے بجائے، اُسے ہم سب کے لیے *قربان کر دیا* '' (رومیوں 32:8).

ہماری تلاوت یہ بھی کہتی ہے،

> ''پھر بھی یہ خُداوند کی مرضی تھی کہ اُسے کُچلے؛ اور غمگین کرے: اور حالانکہ خُداوند اُس کی جان کو گناہ کی قربانی قرار دیتا ہے۔ . .''
> (اشعیا 10:53).

اِس تلاوت میں ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح کی اذیت کا سچا مصنف خُدا تھا۔ مسیح اپنی موت اور مصائب کے لیے ''خُدا کے مقرر انتظام اور علمِ سابق[جو اِس مقصد کے تحت بنی تھی] کے مطابق''حوالے کیا جائے گا (اعمال 23:2). کلام پاک کا عظیم اور ہولناک خُدا مسیح کے مصائب اور موت کا حقیقی سبب تھا۔ یوحنا 16:3 کہتی ہے، ''کہ اُس [خُدا باپ] نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش *دیا*'' (یوحنا 16:3)، رومیوں 32:8 کہتی ہے، ''جس نے اپنے بیٹے کو بچائے رکھنے کے بجائے، اُسے ہم سب کے لیے قربان *کر دیا*'' (رومیوں 32:8)۔ گناہ کے خلاف خُدا کے غضب کو ٹالا گیا تھا کیونکہ یہ خود اُس کے اپنے بیٹے یسوع پر نازل ہوا تھا۔ جیسا کہ ہماری تلاوت کہتی ہے،

> ''پھر بھی یہ خُداوند کی مرضی تھی کہ اُسے کُچلے؛ اور غمگین کرے: اور حالانکہ خُداوند اُس کی جان کو گناہ کی قربانی قرار دیتا ہے. . .''
> (اشعیا 10:53).

یہاں اشعیا ہمیں ''پس پردہ'' لے جاتا ہے ہمیں یہ دکھانےکے لیے کہ خُدا باپ نے اپنے بیٹے کو اپنی شدید چاہت اور مصلوبیت کی خوفناکیوں میں سے بھیجا تاکہ خُدا کے غصے کا ازالہ ہو جائے اور اُس کا غضب گنہگاروں کے بجائے یسوع پر پڑے۔ اپنی تلاوت میں ہم دیکھتے ہیں کہ (1) خُدا نے اُس کو کُچلا؛ (2) خُدا نے اُسے غم میں مبتلا کیا؛ (3) خُدا نےاُس کی جان کو گناہ کی قربانی قرار دیا۔

1- اوّل، خُدا نے یسوع کو کُچلا۔

> ''پھر بھی یہ خُداوند کی مرضی تھی کہ اُسے *کُچلے*'' (اشعیا 10:53).

لفظ ''کُچلے'' کے ترجمے کا مطلب ''پیسنا '' ہے۔ ''پھر بھی یہ خُداوند کی مرضی تھی کہ اُسے *پیس ڈالے*۔'' ڈاکٹر ایڈورڈ جے. ینگ Dr. Edward J. Young نے کہا، [مسیح] کی معصومیت کے باوجود، خُداوند کی مرضی تھی کہ اُسے کُچلے [اور پیس ڈالے]۔ یسوع کی موت بدکار لوگوں کے ہاتھوں میں نہیں بلکہ خُداوند کے ہاتھوں میں تھی۔ یہ بات جنہوں نے یسوع کو مار ڈالا اُنہیں اِس ذمہ داری سے برّی الزمہ نہیں کرتی ہے، لیکن وہ حالات کے ہاتھوں بے بس تھے۔ وہ وہی کر رہے تھے جس کی اُنہیں کرنے کی اجازت خُداوند نے دی تھی'' (ایڈورڈ جے. ینگ، **اشعیا کی کتاب *The Book of Isaiah***، ولیم بی. عیئرڈمینز پبلشنگ کمپنی William B. Eerdmans Publishing Company ، 1972، جلد 3، صفحات 353-354).

جیسا کہ میں بتا چکا ہوں، مسیح کے بارے میں یہ واضح طور پر رومیوں 25:3 میں ظاہر کیا گیا ہے،

> '' خُداوند اُس کی جان کو گناہ کی قربانی قرار دیتا ہے'' (رومیوں 25:3) ،

اور یوحنا 16:3 میں درج ہے ، کہ

> ''کیونکہ خُدا نے دُنیا سے اس قدر محبت کی، کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا''
> (یوحنا 16:3)

تاکہ گناہ کے خلاف اُس [خُداوند] کے غصے کا اِزالہ ہو ، اور گنہگار انسان کے لیے نجات ممکن ہو

> ''پھر بھی یہ خُداوند کی مرضی تھی کہ اُسے کُچلے [پیس ڈالے]''
> (اشعیا 10:53) .

خُداوند باپ نے اپنے بیٹے [یسوع]کو کُچلنا اور پیسنا گتسمنی کے باغ سے ہی شروع کر دیا تھا۔ متی کی طرف سے ہمیں کہا جاتا ہے، کہ گتسمنی کے باغ میں، خُداوند نے کہا، *''میں چرواہے کو ماروں گا''* (متی31:26). مرقس کی انجیل بھی ہمیں بتاتی ہے کہ، گتسمنی میں، ''میں چرواہے کو ماروں گا'' (مرقس 27:14). خُداوند نے یسوع کو مارا، اُسے کُچلا، اور گتسمنی کے اندھیرے میں ہمارے گناہوں کے لیے یسوع کو متبادل کے طور پر گُناہ کی قربانی کے لیے کُچلنا شروع کیا۔ سپرجیئن نے اِس بارے میں بتایا تھا جب اُس نے کہا،

> یہی وہ وقت تھا کہ ہمارے خُداوندکو باپ کے ہاتھ سے ایک یقینی پیالہ لیناتھا۔ اب یہ آزمائش نا یہودیوں نے، نا یہوده نے، نا سوئے ہوئے شاگردوں نے، نہ شیطان نے [گتسمنی میں] کی تھی، بلکہ یہ ایک پیالہ تھا جو لبریز کیا تھا اُس

ایک نے جسے یسوع اپنے باپ کے طور پر جانتا تھا . . . ایک پیالہ جس نے یسوع کی جان کو حیرت زدہ کر دیا اور اُس کو دِل کی گہرائیوں سے تکلیف میں مبتلا کردیا۔ یسوع اِس پیالے کو ٹال [واپس کر] دینا چاہتا تھا، اس لیے آپ یہ یقین کریں کہ یہ ایک کڑوا گھونٹ [ایک پیالہ] تھاجو کہ جسمانی تکلیف سے کہیں زیادہ ہولناک تھا، چونکہ وہ اِس سے پیچھے نہیں ہٹا تھا . . . یہ سب کچھ ناقابلِ فہم طور پر بھیانک تھا، حیرناک طور پر دہشت سے بھرپور، جو [یسوع کے] پاس باپ کے ہاتھوں آیا تھا۔ یہ اُن تمام شکوک کو رفع کردیتا ہے کہ یہ سب کیا تھا، کیونکہ ہم نے پڑھا، ''پھر بھی یہ خُداوند کی مرضی تھی کہ اُسے کُچلے . . .'' خُدا نے ہم تمام کی بدکاریاں یسوع پر [ٹھہرائیں] لاد دیں۔ ''خُدا نے مسیح کو جو گناہ سے واقف نہ تھا، ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا۔ یہ، پھر سبب ہے اِس بات کا جس نے نجات دہندہ کو اس قدر غیرمعمولی دباؤ میں مبتلا کیا . . . یسوع کو گنہگاروں [کی جگہ پر] مصائب برداشت کرنے ضروری تھے۔ یہی ہے [گتسمنی میں] اُن اذیتوں کا راز جن کو آپ کے سامنے [مکمل طور پر بیان کرنا] میرے لیے ممکن نہیں ہے، لہٰذا یہ سچ ہے کہ –

'یہ خُداوند ہی ہے، اور اکیلا خُداوند،
کہ جسے یسوع کے غم مکمل معلوم ہیں۔'

(سی۔ ایچ۔ سپرجیئن، ''گتسمنی میں اذیت The Agony in Gethsemane،'' **میٹروپولیٹن کی عبادت گاہ کی واعظ گاہ سے *The Metropolitan Tabernacle Pulpit***، پلگرم اشاعت خانہ، 1971دوبارہ اشاعت، جلد بیسویں، صفحات 592-593).

''پھر بھی یہ خُداوند کی مرضی تھی کہ اُسے کُچلے [پیس ڈالے]'' (اشعیا 53:10) .

انسانی گناہ کے بوجھ تلے، جو گتسمنی میں یسوع پر اُنڈیل[ڈال] دیا گیا تھا، مسیح دل شکستہ [پیس گیا] تھا، آپ کے گناہ کے بوجھ تلے وہ کُچلا گیا تھا، یہاں تک کہ

''پھر وہ سخت و کرب میں مبتلا ہو کر اور بھی دلسوزی سے دعا کرنے لگا اور اُس کا پسینہ خُون کی بوندوں کی مانند زمین پر ٹپکنے لگا'' (لوقا 22:44).

ابھی تک کسی انسانی ہاتھ نے یسوع کو چُھوا تک نہیں تھا۔ وہ ابھی تک گرفتار بھی نہیں کیا گیا تھا، نا ہی ابھی تک وہ پیٹاگیا، کوڑے لگوایا گیا، یا مصلوب کیا گیا تھا۔ جی نہیں، یہ خُدا باپ تھا جس نے یسوع کو گتسمنی میں کُچلا اور پیس ڈالا تھا۔ یہ خُدا باپ تھا جس نے کہا، ''*میں چرواہے کو ماروں گا*'' (متی 26:31). *یہی ہے* جس کی پیشن گوئی خُدا نے اشعیا کی معرفت کی،

''پھر بھی یہ خُداوند کی مرضی تھی کہ اُسے کُچلے'' (اشعیا 53:10).

کوئی زبان غُصّے کو بیان نہیں کر سکتی جو اُس نے برداشت کیا،
وہ غُصّہ جو میری وجہ سے تھا:
گناہ کا صرف صحرا ؛ جو تمام اُس نے برداشت کیا،
تاکہ گنہگار کو نجات دلا دے!
(''غصّے کا پیالہ The Cup of Wrath '' شاعر البرٹ مِڈلین، 1825-1909؛
بطرز ''او میرے لیے تو نے کُھلا چُھوڑ دیا O Set Ye Open Unto Me'').

2- خُدا نے یسوع کو غم میں مبتلا کیا۔

''پھر بھی یہ خُداوند کی مرضی تھی کہ اُسے کُچلے؛ *اور غمگین کرے*. . .'' (اشعیا 53:10).

دوبارہ، یہ خُدا ہی تھا جس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو غموں میں سے گزارا جن کا یسوع نے اپنی موت اور شدید چاہت کے دوران تجربہ کیا۔ ڈاکٹر جان گِل نے کہا،

اُس نے اُسے غموں میں مبتلا کیا [اُس کا مصائب برداشت کرنا] . . . جب اُس نے اُسے نہیں بخشا، بلکہ موت تک کے لیے اُس کو بدکار لوگوں کے ہاتھوں میں سونپ دیا: اُسے باغ میں ہی غمگین کر دیا گیا تھا، جب غموں سے اُس کی

> جان نکلی جا رہی تھی؛ اور صلیب پر، جب کیلوں سے اُسے اُس پر ٹھوکا گیا، [اور] لوگوں کے گناہوں کا بوجھ اُس پر لادا گیا، اور اُس کے باپ کا غصّہ، اُس پر ؛ اور جب اُس نے اپنا چہرہ اُس سے چھپایا، جس سے وہ چیخ پڑا، *اے میرے خُدا، اے میرے خُدا، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟* . . . اُسے جسم اور ذہن دونوں طرح سے درد میں مبتلا ہونے کی [اجازت دے رہا ہے] (جان گِل، ڈی. ڈی. ، پرانے عہد نامے کی تفسیر ***An Exposition of the Old Testament*** ، بپتسمہ والے معیاری بیئرر The Baptist Standard Bearer ، دوبارہ اشاعت 1989 جلد پنجم، صفحہ 315).

یسوع نے جان بوجھ کر درد اور پسنے کے مصائب کو، کوڑے کھانے اور مصلوب ہونے کو برداشت کیا، ہمارے گناہوں کےلیے رضاکارانہ طور پر مصائب برداشت کیے، کیونکہ اُس نےکہا،

> ''کیونکہ میں آسمان سے اس لیے نہیں اُترا کہ اپنی مرضی پوری کروں بلکہ اس لیے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی پر چلوں'' (یوحنا 38:6).

> ''جب وہ خُدا کے مقرر انتظام اور علمِ سابق کے مطابق پکڑوایا گیا'' (اعمال 23:2).

> ''مسیح نے جو ہمارے لیے لعنتی بنا'' (غلاطیوں 13:3).

> ''اور وہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے'' (1- یوحنا 2:2).

> ''خُدا نے یُسوعؑ کو مقرر کیاکہ وہ اپنا خُون بہائے اور انسان کے گناہ کا کفارہ بن جائے اور اُس پر ایمان لانے والے فائدہ اٹھائیں'' (رومیوں 25:3).

> کوئی زبان غُصّے کو بیان نہیں کر سکتی جو اُس نے برداشت کیا،
> وہ غُصّہ جو میری وجہ سے تھا:
> گناہ کا صرف صحرا ؛ جو تمام اُس نے برداشت کیا،
> تاکہ گنہگار کو نجات دلا دے!
> (''غصّے کا پیالہ The Cup of Wrath '' شاعر البرٹ مِڈلین، 1825-1909).

> ''پھر بھی یہ خُداوند کی مرضی تھی کہ اُسے کُچلے؛ اور غمگین کرے. . .'' (اشعیا 10:53).

3. سوئم، خُدا نے یسوع کی جان کو گناہ کی قربانی قرار دیا.

آئیے کھڑے ہوجائیے اور باآوازِ بلند تلاوتِ کلام پاک کو پڑھیئے، ''گناہ کےلیے ایک قربانی'' کے اختتام تک۔

> ''پھر بھی یہ خُداوند کی مرضی تھی کہ اُسے کُچلے؛ اور غمگین کرے: *اور حالانکہ خُداوند اُس کی جان کو گناہ کی قربانی قرار دیتا ہے. . .*'' (اشعیا 10:53).

آپ تشریف رکھ سکتے ہیں۔

تلاوتِ کلامِ پاک کے آغاز میں ''پھر بھی'' کے الفاظ پر غور کیجیے۔ یہ آیت نو کی طرف واپس حوالہ دیتے ہیں، ''حالانکہ اُس نے کبھی ظلم نہ کیا، نہ ہی اُس کے منہ سے مکر کی کوئی بات نکلی۔ پھر بھی . . . '' (اشعیا 9:53-10الف). اگرچہ یسوع نے کبھی گناہ نہیں کیا تھا، ''*پھر بھی* یہ خُداوند کی مرضی تھی کہ اُسے کُچلے؛ اور اُسے غمگین کرے . . . '' ڈاکٹر گائےبیلائین Dr. Gaebelein کا تبصرہ کہتا ہے، ''[مسیح کی] شخصی راستبازی کے لیے آیت 10الف کا اپنی من مانی کی بے عزتی کا واضح اظہار بذات خود تقریباً صدمہ انگیز ہے۔ لیکن پھر پڑھنے والے کو اِن مصائب کی متبادل قدرت کی یاد آتی ہے . . . یکدم خُداسخت گیر نظر نہیں آتا بلکہ حیرت انگیز طور پر شفیق نظر آتا ہے'' (فرینک ای. گائے بیلائین، ڈی.ڈی.، جنرل ایڈیٹر، مفسر کا بائبل پر تبصرہ ***The Expositor's Bible Commentary***، ژونڈروان Zondervan، 1986، جلد ششم، صفحہ 304).

> ''پھر بھی یہ خُداوند کی مرضی تھی کہ اُسے کُچلے؛ اور غمگین کرے: *اور حالانکہ خُداوند اُس کی جان کو گناہ کی قربانی قرار دیتا ہے. . .*'' (اشعیا 10:53).

''جس نے اپنے بیٹے کو بچائے رکھنے کے بجائے، اُسے ہم سب کے لیے قربان کر دیا'' (رومیوں 32:8).

''وہ خُود ہی اپنے بدن پر ہمارے گناہوں کا بوجھ لیے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا . . . اُسی کے مار کھانے سے تم نے شفا پائی'' (1- پطرس 24:2).

''خُدا نے مسیح کو جو گناہ سے واقف نہ تھا، ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم مسیح میں خُدا کی راستبازی میں ہو جائیں'' (2- کرنتھیوں 21:5).

''*خُداوند اُس کی جان کو گناہ کی قربانی قرار دیتا ہے*'' (اشعیا 10:53).

کوئی زبان غُصّے کو بیان نہیں کر سکتی جو اُس نے برداشت کیا،
وہ غُصّہ جو میری وجہ سے تھا:
گناہ کا صرف صحرا ؛ جو تمام اُس نے برداشت کیا،
تاکہ گنہگار کو نجات دلا دے!
(''غصّے کا پیالہ The Cup of Wrath '' شاعر البرٹ مِڈلین، 1825-1909).

''پھر بھی یہ خُداوند کی مرضی تھی کہ اُسے کُچلے؛ اور غمگین کرے: اور حالانکہ خُداوند اُس کی جان کو گناہ کی قربانی قرار دیتا ہے. . .'' (اشعیا 10:53).

مسیح گناہ کے لیے خُدا کا نزرانہ تھا۔ مسیح آپ کی جگہ پر آپ کے متبادل کے طور پر مرا۔ مسیح نے آپ کے بدلے میں مصائب برداشت کیے، گناہ کے کفارے کے طور پر، آپ کے گناہ کا جرمانہ ادا کرنے کے لیے، آپ پر سے خُدا کا غصّہ ہٹانے کے لیے اور اپنے آپ پر سب کچھ لینے کے لیے۔ جب آپ اُس کے ہاتھوں اور پیروں کے ناخن کھینچے ہوئے دیکھتے ہیں، تو یہ آپ کی وجہ سے ہیں۔ وہ ناراستوں کے لیے راستباز مرا، تاکہ آپ کو خُداکی حضوری میں دیانتداری سے معافی کی حالت میں لائے۔ سپرجیئن نے کہا،

گناہ کے لیے انسان کو دائمی آگ کی سزا سُنائی گئی تھی؛ جب خُدا نے مسیح کو متبادل کے طور پر لیاتو یہ سچ ہے، اُس نے مسیح کو دائمی آگ میں نہیں بھیجا، لیکن اُس نے اُسے غمگین کیا، اس قدر مایوس، یہاں تک کہ یہ ہمیشہ کی آگ کے لیے ایک جائز ادائیگی تھی . . . کیونکہ مسیح نے اُس گھنٹے میں ہمارےماضی، حال اور آنے والے وقت کے تمام گناہ اُٹھا لیے تھے، اور اُن کے لیے وہیں پر اُس کو اُسی وقت سزا ملی تھی، تاکہ ہمیں کبھی بھی سزا نہ ملے، کیونکہ اُس نے ہماری جگہ [تکلیفیں] برداشت کیں۔ پھر آپ کو نظر آیا، یہ کیسے تھا کہ خُدا باپ نے اُسے کُچلا؟ جب تک وہ ایسا نہ کرتا، [جہنم میں] ہمارے [مستحق] مصائب برداشت کرنے کے لیے مسیح کی اذیتیں نہیں ہو سکتی تھیں (سی. ایچ. سپرجیئن، ''مسیح کی موت'' نئی پارک سٹریٹ کی واعظ گاہ سے ***The New Park Street Pulpit***، پِلگرم اشاعت خانہ، دوبارہ اشاعت 1981 ، جلد چہارم، صفحہ 69-70).

پھر بھی مسیح کی موت تمام لوگوں کو جہنم کی اذیتوں سے نہیں بچاتی۔ صرف وہی بچتے ہیں جو میسح میں تبدیل ہوتے ہیں۔ وہ صرف گنہگاروں اور گُنہگاروں کےلیے مرا، اُن کے لیے جو خُود اپنے آپ میں یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ گنہگار ہیں، اور مسیح کو ڈھونڈتے ہیں کہ اُنہیں معاف کردے۔

آپ کے گناہ کا احساس اور آپ کی ضرورت کا احساس یسوع کے لیے وہ نشانات ہیں جو ظاہر کرتے ہیں کہ اُس کی موت آپ کے گناہ کو شفا دے گی۔ وہ جو یسوع کی موت کو سوچنے کے لیے ایک لمحے کو رکتے ہیں، اور پھر اُس کے بارے میں بھول جاتے ہیں، وہ خود اپنے گناہوں کے لیے دائمی سزا ہمیشہ کے لیے پاتے رہتے ہیں، کیونکہ اُنھوں نے صلیب پر مسیح نے جو ادائیگی کی اُسے مسترد کیا۔

اس بارے میں سنجیدگی کے ساتھ ہر وقت سوچیں۔ ٹاپ لیڈی کے عظیم حمد و ثنا کے گیت ''کفارہ'' الفاظ کے بارے میں سنجیدگی کے ساتھ ہر وقت سوچیں

میرے لیے بے داغ برہ دیا گیا
اُس کے باپ کا غضب برداشت کرنے کے لیے؛
میں اُس کے خونی زخم دیکھتا ہوں اور جانتا ہوں
میرا نام بھی وہیں لکھا ہے۔

خُداوند کی طرف سے اُس کا پُرجوش خون
جامنی دھاروں میں بہا؛
اور ہر زخم نے چیخ کا اعلان کیا
انسان کے لیے اُس کے حیرت انگیز پیار کا۔

میرے لیے، نجات دہندہ کا خون معاون ہے،
کفارے کے لیے قادر ترین؛
چھیدنے والی کیلوں کو ہاتھ جو اُس نے پیش کیے
مجھے اُس کے تخت تک رہنمائی دیں گے۔
(''کفارہ Propitiation'' شاعر اگستس ٹاپ لیڈی Augustus Toplady،
1740-1778؛ بطرز ''صلیب پر At the Cross'')۔

پھر، تب، آپ نے یسوع پر بھروسہ کیوں نہیں کیا؟ وہ کیا ہے جو آپ کواُس پر بھروسہ کرنے سے روک رہا ہے؟ ایسا کون سا خفیہ گناہ آپ چھپاتے ہیں جو آپ کو اُس پر بھروسہ کرنے کے لیے روکتا ہے؟ کونسی جھوٹی اور احمقانہ خواہشات آپ کو نجات دہندہ سے دور رکھتی ہیں؟ کچھ کھو دینے کا ایسا کون سا خوف ہے جو آپ سوچتے ہیں کہ اہم اور آپ کو روکتا ہے؟ کونسی چُھپی ہوئی وجوہات ہیں جو آپ کو مسیح پر بھروسہ کرنے سے روکتی ہیں جس نے آپ کو فیصلے سے بچانے کے لیے خُدا کا ناخوشگوار قہر برداشت کیا؟ اُن سوچوں کو اپنے سے پرے کر دیں – اور ''خُدا کے برّے'' پر بھروسہ کریں، جو جہاں کے گناہ اُٹھا لے جاتا ہے'' (یوحنا1:29)۔ وہ آپ کا انتظار کرتا ہے۔ مزید اور تاخیر مت کریں۔ اُس پر ابھی بھروسہ کریں، آج شام ہی کو۔ تفتیشی کمرہ آپ میں سے اُن کے لیے کُھلا ہے جو اُس کو تلاش کرنے کی خواہش رکھتے ہیں، اور اُس پر بھروسہ کرتے ہیں، اور اُس کے وسیلے سے بچائے جاتے ہیں۔

لُبِ لُباب

گناہ کا کفارہ بن جانا!

(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 11)

PROPITIATION!

(SERMON NUMBER 11 ON ISAIAH 53)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہائیمرز جونئیر کی جانب سے

by Dr. R. L. Hymers, Jr.

''پھر بھی یہ خُداوند کی مرضی تھی کہ اُسے کُچلے؛ اور غمگین کرے: اور حالانکہ خُداوند اُس کی جان کو گناہ کی قربانی قرار دیتا ہے'' (اشعیا 53:10).

(لوقا16:23؛ رومیوں3:25؛ 8:32؛ اعمال2:23؛ یوحنا3:16)

1۔ اوّل، خُدا نے اُس کو کُچلا، اشعیا 53:10الف؛ متی 26:31؛ مرقس 14:27؛ لوقا 22:44 .
2۔ خُدا نے اُسے غم میں مبتلا کیا، اشعیا 53:10ب؛ یوحنا 6:38.
3۔ سوئم، خُدا نے اُس کی جان کو گناہ کی قربانی قرار دیا، اشعیا 53:10ج؛
اشعیا 53:9-10الف؛ رومیوں 8:32؛ 1۔پطرس 2:24؛ 2۔کرنتھیوں 5:21؛
یوحنا1:29۔

نجات دہندہ کی فتح
THE SAVIOUR'S TRIUMPH!
(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 12)
(SERMON NUMBER 12 ON ISAIAH 53)
(Urdu)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

لاس اینجلز کی بپتسمہ دینے والی عبادت گاہ میں تبلیغی واعظ
28 اگست، 2011 ، صبح، خُداوند کے دِن
A sermon preached at the Baptist Tabernacle of Los Angeles
Lord's Day Morning, August 28, 2011

''وہ اپنی اولاد دیکھ پائے گا، اور اُس کی عمر دراز ہوگی، اور اُس کے ہاتھ کے وسیلے سے خُداوند کی مرضی پوری ہوگی'' (اشعیا 53:10).

اشعیا 53:10 آیت کا پہلا حصّہ مسیح کی گناہ کے کفارے کی قربانی کی موت کے بارے میں بتاتا ہے۔ میں نے اِس پر گذشتہ اِتوار منادی کی تھی۔ خُدا باپ اپنے بیٹے کے مصائب کے پیچھے ایک نمائندے کے طور پر بتایا گیا ہے۔ ڈاکٹر میرل ایف۔ اُونگر Dr. Merril F. Unger نے کہا، ''خُداوند نے اُسے غموں میں مبتلا کر کے پیس ڈالا'' (میرل ایف۔ اُونگر، پی ایچ۔ ڈی۔ ، پرانے عہد نامے پر اُونگر کا تبصرہ ***Unger's Commentary on the Old Testament***، مُوڈی اشاعت خانہ، 1981، جلد دوئم، صفحہ 1299).

> ''پھر بھی یہ خُداوند کی مرضی تھی کہ اُسے کُچلے؛ اور غمگین کرے: اور حالانکہ خُداوند اُس کی جان کو گناہ کی قربانی قرار دیتا ہے۔ . .''
> (اشعیا 53:10الف).

کئیل اور ڈیلیڑزچ Keil and Delitzsch کا پرانے عہد نامے پر تبصرہ کہتا ہے،

> یہ لوگ تھے جنہوں نے [مسیح] پر اِس قدر چکنا چور کر دینے والے مصائب مسلط کیے، اس قدر گہرا غم؛ لیکن سب سے بڑا [سبب] خُدا تھا، جس نے لوگوں کے گناہ [کے کاموں] کو اپنی خُوشی، اپنی مرضی اور پہلے سے متعین شدہ صلاح بنایا تھا (عئیرڈمینز، دوبارہ اشاعت 1973، جلد ہفتم، حصّہ دوئم، صفحہ 330).

لیکن اب ہم اشعیا53:10 کے دوسرے حصّے میں دیکھتے ہیں کہ مسیح کے مصائب برداشت کرنےکا کیا نتیجہ نکلا تھا۔ اُس کی چاہت اور موت نے اُس کے دوبارہ جی اُٹھنے کی فتح اور زمین پر اپنے لوگوں کی جیت کے لیے بنیادوں کا کام کیا تھا! مہربانی سے کھڑے ہو جائیے اور آیت کا دوسرا آدھا حصّہ پڑھیے جو اِن الفاظ سے شروع ہوتا ہے، '' وہ دیکھ پائے گا۔''

> '' . . . وہ اپنی اولاد دیکھ پائے گا، اور اُس کی عمر دراز ہوگی، اور اُس کے ہاتھ کے وسیلے سے خُدا کی مرضی پوری ہوگی'' (اشعیا53:10ب) .

آپ تشریف رکھ سکتے ہیں۔ تلاوت میں تین حیرت انگیز نتائج پر غور کیجیے جو کہ مسیح کے مصائب سے سامنے آئے!

1- اوّل، وہ اپنی اولاد دیکھ پائے گا!

> ''وہ اپنی اولاد دیکھ پائے گا'' (اشعیا 53:10).

یہ یسوع کی موت کا پہلا نتیجہ ہے۔ ''وہ اپنی اولاد دیکھ پائے گا۔'' یہ مسیح کی روحانی اولاد، اُس کی تجسیم[نسل] کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ لاکھوں لوگوں نے مسیح کو قبول کیا اور ''اُس کی اولاد'' بن گئے۔ یسوع نے اِس کی نشان دہی کی جب اُس نے کہا،

"لوگ مشرق، مغرب، شمال اور جنوب سے آکر خُدا کی بادشاہی کی ضیافت میں شرکت کریں گے" (لوقا 13:29).

پینتیکوست کے دِن سے لیکر ، پوری دُنیا سے اَن گنت تعداد میں لوگ مسیح میں شامل ہوئے۔ اور آخر میں، جب مسیح آسمان سے اِس دُنیا میں آتا ہے،

"اُس کی اولاد زمین کی وارث ہوگی" (زبور 25:13).

لیکن مسیح کو انتظار کرنے کی ضرورت نہیں تھی جب تک کہ وہ دوسری مرتبہ اپنی اولاد دیکھنے کے لیے نہ آتا۔ اُس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے فوراً بعد، اُس نے اُنہیں دیکھا اور اُنہوں نے اُسے دیکھا! پولوس رسول نے کہا،

"اور کیفا [پطرس] کو اور پھر دوسرے رسولوں کو دکھائی دیا: اُس کے بعد پانچ سو سے زائد مسیحی بھائیوں کو ایک ساتھ دکھائی دیا . . . اُس کے بعد سب رسولوں کو دکھائی دیا۔ اور سب سے آخر میں مجھے بھی دکھائی دیا" (1۔کرنتھیوں 15:5-8).

اُنہوں نے اُسے دیکھا۔ جیسا کہ یوحنا رسول لکھتا ہے،

"اُس زندگی کے کلام کے بارے میں جو ابتدا میں تھا، ہم نے اُسے سُنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا بلکہ غور سے دیکھا اور اپنے ہاتھوں سے اُسے چھوا بھی ہے" (1۔یوحنا 1:1).

اور اُس نے اُنہیں دیکھا، جب وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا تھا،

"پھر . . . یسوع آیا اور اُن کے بیچ میں کھڑا ہوا، اوراُنہیں کہنے لگا، تم پر سلامتی ہو۔ یہ کہہ کر اُس نے اپنے ہاتھ اور اپنی پسلی اُنہیں دکھائی۔ پھر شاگرد اُسے دیکھ کر خُوشی سے بھر گئے" (یوحنا20:19-20).

"وہ اپنی اولاد دیکھ پائے گا۔"

اُنہوں نے *اُسے* دیکھا اور اُس نے *اُنہیں* دیکھا – اور وہ اُس کی اولاد تھے، اُس کی روحانی نسل! جب وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا تھا، اُس نے اپنی اولاد دیکھی!

یسوع کے آسمان پر واپس اُٹھائے جانے کے بعد، روح القُدس کی قوت حرکت میں آئی اور تین ہزار لوگ تبدیل ہوئے۔ دوبارہ یہ وعدہ اشعیا نبی کی معرفت پورا ہوا تھا۔ جنت سے نیچے دیکھتے ہوئے، یسوع نے اپنی اولاد دیکھی۔ اوریہ اسی طرح اعمال کی کتاب میں شروع سے آخر تک تھا۔ جی اُٹھے مسیح نے جلال کے ساتھ اپنے تخت سے نیچے دیکھا اور کثیر تعداد میں لوگوں کو دیکھا جو اُس پر بھروسہ کرتی تھی اور اُس کی اولاد بنی۔

اور اسی طرح یہ زمانوں سے ہوتا آیا ہے۔ یسوع جنت سے نیچے دیکھتا ہے اور تمام دُنیا کے چہرے پر اپنی اولاد کو بڑھتے ہوئے دیکھتا ہے؛ یوں اشعیا نبی کی معرفت یہ پیشن گوئی پوری ہوتی ہے، کہ وہ آئیں گے "لوگ مشرق، مغرب، شمال اور جنوب سے آکر خُدا کی بادشاہی کی ضیافت میں شرکت کریں گے " (لوقا 13:29).

جی ہاں، وہ وعدہ کروڑوں مرتبہ تاریخ میں اور پوری دُنیا میں پورا کیا گیا ہے۔

"وہ اپنی اولاد دیکھ پائے گا۔"

اور جب آپ یسوع کے پاس ایمان کے ساتھ آئیں گے تو وہ آپ کو بھی دیکھے گا! تبدیلی کے لمحے میں آپ اُن لوگوں کی کثیر تعداد میں شامل ہوجائیں گے جو اُس کی اولاد ہیں – زمیں پر اور آسمانوں میں۔

"وہ اپنی اولاد دیکھ پائے گا۔"

ہم کیسے خوشی منائیں کہ جی اُٹھا مسیح اس قدر شاندار اور بابرکت نظارہ دیکھ پاتا ہے – تمام قوموں اور نسلوں کے مرد اور عورتیں اُس پر یقین رکھتے ہیں، اور اُس میں ہمیشہ کے لیے اپنے آپ کو سموتے جا رہے ہیں! جی ہاں،

"وہ اپنی اولاد دیکھ پائے گا۔"

اور اُس آخری فتح پر، جب مسیح اِس زمین پر اپنی بادشاہی قائم کرنے اپنے جلال میں آئے گا، جب وہ خُداؤں کے خُدا اور بادشاہوں کے بادشاہ کے طور پردوبارہ حکومت کرنے آئے گا،

"اُس کی اولاد زمین کی وارث ہوگی" (زبور 25:13).

اور "وہ اپنی اولاد دیکھ پائے گا،" کیونکہ خُدا کے منہ سے یہ بات نکلی تھی! یسوع حکومت کرے گا۔" اسے گائیں!

جہاں سورج ہوگا یسوع کی حکومت ہوگی
اُس کا کامیاب سفر چلتا رہے گا؛
اُس کی بادشاہی ساحل سے ساحل تک پھیلی ہے،
جب چاند بڑھے گا اور گھٹے گا نہیں۔
("یسوع حکومت کرے گا" شاعر آئزک واٹز، ڈی. ڈی.، 1674-1748).

2- دوئم، اُس کی عمر دراز ہوگی!

ہم اپنی تلاوت اشعیا53:10 میں واپس دیکھتے ہیں کہ اِس میں یسوع کے مصائب اور موت کے بارے میں ایک اور بہت عظیم نتیجہ ہے۔

"وہ اپنی اولاد دیکھ پائے گا، اور اُس کی عمر دراز ہوگی . . ." (اشعیا53:10ب) .

یسوع کی موت کا دوسرا اثر ہے، "اُس کی عمر دراز ہوگی،" کیونکہ جب وہ صلیب پر مرا تھا تو اُس کی زندگی کا اختتام نہیں ہوا تھا۔ موت اُسے قبر میں زیادہ عرصہ تک نہ رکھ پائی تھی۔ تیسرا دِن آیا، اور فاتحانہ مسیح دوبارہ زندگی کی طرف لوٹ آیا۔ اُس نے دوبارہ نہ مرنے کے لیے، موت کی بیڑیوں کو توڑ ڈالا، اور قبر میں سے باہر نکل آیا! "کیونکہ گناہ کے اعتبار سے تو مسیح ایک ہی بار مرا لیکن خُدا کے اعتبار سے وہ ہمیشہ زندہ ہے" پھر کبھی نہ مرنے کے لیے! (رومیوں 6:10).

"کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ جب مسیح مُردوں میں سے زندہ کیا گیاتو پھر کبھی نہیں مرے گا؛ موت کا اُس پر پھر کبھی نہیں اختیار ہوگا"
(رومیوں 6:9).

"تین غمگین دِن۔" اسے گائیے!

وہ تین غمگین دِن جلد ہی گزر گئے؛
وہ جلال کے ساتھ مُردوں میں سے جی اُٹھتاہے:
تمام شان و شوکت ہمارے زندہ خُدا کی! ہیلیلویاہ!
ہیلیلویاہ! ہیلیلویاہ! ہیلیلویاہ!
(تصادم ختم ہوتا ہے "The Strife is O'er, ، مترجم فرانسس پُاٹ Francis Pott، 1832-1909).

"اُس کی عمر دراز ہوگی،"

" مگر یسوع ابد تک قائم رہنے والا . . . وہ اُن کی [ہماری] شفاعت کرنے کے لیے ہمیشہ زندہ ہے" (عبرانیوں 7:24، 25).

سپرجئین نے کہا، آسمانوں کی بُلندیوں سے وہ اپنی اولاد کی کثیر تعداد کو زمین پر [نیچے] دیکھتا ہے . . . ہمارے خُداوند یسوع مسیح کی اولاد اتنی ہی ہے جتنے آسمان پر ستارے، اور اتنی ہی ہے جتنی گرمیوں کی مٹی" (سی. ایچ. سپرجئین، **میٹروپولیٹن کی عبادت گاہ کی واعظ گاہ سے** ***The Metropoltan Tabernacle Pulpit***، پِلگرِم اشاعت خانہ، دوبارہ اشاعت 1978، جلد 51، صفحہ 565).

"وہ اپنی اولاد دیکھ پائے گا، اور اُس کی عمر دراز ہوگی . . ." (اشعیا53:10ب) .

3. سوئم، اُس کا کام فروغ پائے گا!

آئیں کھڑے ہوجائیں اور باآواز بلند پوری تلاوت پڑھیں، اور جملے کی اِس جُز پر خصوصی توجہ دیں جو اِن الفاظ کے ساتھ شروع ہوتا ہے، ''مرضی پوری۔''

> '' . . . وہ اپنی اولاد دیکھ پائے گا، اور اُس کی عمر دراز ہوگی، اور اُس کے ہاتھ کے وسیلے سے خُدا کی مرضی پوری ہوگی'' (اشعیا53:10ب) .

یسوع کی موت کا یہ تیسرا نتیجہ ہے، ''اور اُس کے ہاتھ کے وسیلے سے خُدا کی مرضی پوری ہوگی۔'' سپرجئین نے کہا،

> ایک ہزار نو [انیس] سو سالوں سے زیادہ گزر چکے ہیں جب سے وہ مُردوں میں سے اپنی نئی زندگی کے لیے جی اُٹھاہے، پھر بھی وہ ابھی تک زندہ ہے؛ اور ہم جانتے ہیں کہ اُس کے دِن جب تک دُنیا ہے قائم رہیں گے، جی ہاں، اور آخر تک، یہاں تک کہ باپ بھی، جب وہ بادشاہی خُدا کے حوالے کرے گا، پھر بھی اُس کی عمر دراز ہوگی۔ ''اے خُدا، تیرا تخت، ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہے،'' *تُو* ہی باقی رہے گا، بےشک پہاڑ فنا ہو جائیں، اور چاہے آسمان پھٹے پرانے کپڑوں کے مانند لپٹ جائیں (سپرجئین، .ibid).

> ''اور اُس کے ہاتھ کے وسیلے سے خُدا کی مرضی پوری ہوگی'' (اشعیا53:10) .

بہترین خوشی، مرضی، خُدا کا مقصد، ''اُس کے ہاتھ کے وسیلےسے پورا ہوگا۔''خُدا باپ نے یسوع سے کہا،

> ''میں تجھے غیر قوموں کےلیے بھی نور بناؤں گا، تاکہ تُو میری نجات زمین کے کناروں تک لے جائے'' (اشعیا 49:6).

> ''قومیں تیری روشنی کی طرف آئیں گی . . . مختلف قوموں کا مال و زر تیرے پاس لایا جائے گا'' (اشعیا 60:3،5).

> ''دیکھ وہ بہت دور سے آئیں گے: اور کچھ شمال کی جانب سے اور کچھ مغرب کی طرف سے؛ اور کچھ آسوان [چین] کے علاقے سے'' (اشعیا 49:12).

> ''اور اُس کے ہاتھ کے وسیلے سے خُدا کی مرضی پوری ہوگی'' (اشعیا53:10) .

کچھ عرصہ قبل ہم نے چین پر ایک نمائشی فلم دیکھی تھی جسے شہیدوں کی آواز The Voice of the Martyrs نے تقسیم کیاتھا۔ یہ ایک موزس ژائی [شیے] نامی بوڑھے چینی کی گواہی دکھاتی ہے۔ ''تہذیبی انقلاب''کے دوران، اُس کو کئی سالوں تک اشتراکیت پسندوں نے زنجیروں میں جکڑ کر قید میں رکھا کیونکہ کہ اُس نے مسیح کی خوشخبری کی منادی کی تھی۔ نااُمیدی کی گہرائیوں میں وہ خُود کشی کرنے کےلیے تیار تھا۔ پھر ، اُس نے کہا، یسوع کی آواز نے اُس کے دل میں کہا، ''میرے بچے، میرا فضل ہی تمہارے لیے کافی ہے۔'' ژائی بھائی نے کہا کہ اُس نے یہ آواز تین مرتبہ اپنے دل میں سُنی۔ جب تیسری دفعہ یہ آواز اُس سے ہمکلام ہوئی تو وہ زاروقطار رونے لگا۔ ''میرے بچے، میرا فضل ہی تمہارے لیے کافی ہے۔''جب وہ مسیح کی قوت کے بارے میں جس نے اُسے اشتراکیت پسندوں کی قید میں بچایا، بتا رہا تھا تو اُس کی آنکھیں تشکر کے آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔

پھر فلم میں منظر تبدیل ہوتا ہے اور ایک چھوٹا سا سین دیکھایا جاتا ہے جس میں ہزاروں لاکھوں اشتراکیت پسندوں کو لفظی طور پر ماؤ ٹی آئی سُتنگ Mao Tse Tung, جو کہ ایک ظالم اشتراکیت پسند آمر حکمران تھا اور جس نے ہٹلر سے زیادہ لوگوں کو قتل کیا تھا کی پرستش کرتے ہوئے دیکھایا۔ جب وہ ماؤ ٹی آئی سُتنگ کی تعریف میں اُس کا جاپ پڑھ رہے تھے، میں نے سوچا، ''*ہم* مسیحی وہاں ہونگے جب*تم* اشتراکیت پسند چلے جاؤ گے۔'' جب چینی اشتراکیت پسند گروہ تاریخ میں راکھ کا ڈھیر ہوگا، مسیحیت تب بھی وہاں ہوگی، ہمیشہ کی طرح حیرت ناک، کیونکہ یہ آج بہترین تعداد سے بڑھ رہی ہے۔ مسیح کے دشمنوں کے

لیے، وہ جہاں کہیں بھی ہوں، ہم پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں، ''*ہم* مسیحی وہاں ہونگے جب *تم* اشتراکیت پسند چلے جاؤ گے!'' کیونکہ ''اُس کے ہاتھ کے وسیلے سے خُدا کی مرضی پوری ہوگی''!

لوگوں کی نظروں میں مسیحی چاہے حقیر اور کمتر ہوں۔ ہمیں بےشک حقیر جانا جائے یا بے شک ہمارا مذاق اُڑایا جائے، جیسا ہمارے نجات دہندہ کے ساتھ کیا تھا۔ لیکن مسیح مُردوں میں سے زندہ ہوا ہے، اور ''اُس کے ہاتھ کے وسیلے سے خُدا کی مرضی پوری ہوگی۔'' اس لیے، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ سچی مسیحیت کو کتنا حقیر جانا جائے یا مسترد کیا جائے، یہ ''اُس کے ہاتھوں سے فروغ پائے گی۔'' اور آخر میں،

> ''دُنیا کی بادشاہی ہمارے خُداوند، اور اُس کے مسیح کی [ہو چکی] ہے؛ اور وہ ہمیشہ تک بادشاہی کرتا رہے گا'' (مکاشفہ 15:11).

پھر، میرے بھائیو، ہم دیکھیں گے کہ یسوع کی موت نے کیا کچھ حاصل کیا، کیونکہ '' اُس کے ہاتھ کے وسیلے سے خُدا کی مرضی پوری ہوگی۔'' یسوع تمام زمین پر حکومت کرنے کے لیے دوبارہ آرہاہے!

> جہاں سورج ہوگا یسوع کی حکومت ہوگی
> اُس کا کامیاب سفر چلتا رہے گا؛
> اُس کی بادشاہی ساحل سے ساحل تک پھیلی ہے،
> جب چاند بڑھے گا اور گھٹے گا نہیں۔
> (''یسوع حکومت کرے گا'' شاعر آئزک واٹز، ڈی. ڈی.، 1674-1748).

> وہ دوبارہ آ رہا ہے، وہ دوبارہ آ رہا ہے،
> وہی والا یسوع، جسے لوگوں نے مسترد کیا؛
> وہ دوبارہ آ رہا ہے، وہ دوبارہ آ رہا ہے،
> عظیم جلال اور قوت کے ساتھ، وہ دوبارہ آرہا ہے!
> (''وہ دوبارہ آ رہا ہے He Is Coming Again'' شاعر میبل جانسٹن کیمپ Mabel Johnston Camp، 1871-1937).

اور آپ میں سے اُن کے لیے جو تبدیل نہیں ہوئے ہیں، ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ جی اُٹھے مسیح میں ایمان کے ساتھ آئیں۔ ہم آپ کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ اُس کے قیمتی خُون سے اپنے گناہوں کو دھو کر پاک صاف ہوں۔ ہم آپ سے اصرار کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ آئیں اور نجات دہندہ کی پیروی کریں چاہے اِس کی کوئی بھی قیمت ادا کرنی پڑے! ہم جیتنے والوں کے ساتھ ہیں، کیونکہ '' اُس کے ہاتھ کے وسیلے سے خُدا کی مرضی پوری ہوگی۔'' اس لیے میں آپ سے اصرار کرتا ہوں کہ یسوع کے پاس آئیں، تبدیل ہوں، جیتنے والوں کی طرف ہوں!

> پھر ، آؤ اور اس مقدس گروہ میں شامل ہوں،
> اور جلال میں شامل ہوں،
> اور اُس آسمانی زمین پر پنہچنے کے لیے،
> جہاں لازوال خوشیاں ملتی ہیں۔
> صرف اُسی پر بھروسہ کریں، صرف اُسی پر بھروسہ کریں،
> اب صرف اُسی پر بھروسہ کریں۔
> وہ آپ کو بچائے گا، وہ آپ کو بچائے گا،
> [مسیح] اب آپ کو بچائے گا۔
> (''صرف یسوع پر بھروسہ کریں'' شاعر جان ایچ . سٹاکسٹن، 1813-1877).

لُبِ لُباب

نجات دہندہ کی فتح

THE SAVIOUR'S TRIUMPH!

(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 12)

(SERMON NUMBER 12 ON ISAIAH 53)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے

by Dr. R. L. Hymers, Jr.

''وہ اپنی اولاد دیکھ پائے گا، اور اُس کی عمر دراز ہوگی، اور اُس کے ہاتھ کے وسیلے سے خُداوند کی مرضی پوری ہوگی'' (اشعیا 10:53).

1۔ اوّل، وہ اپنی اولاد دیکھ پائے گا! اشعیا 10:53الف؛ لوقا 29:13؛ زبور 13:25؛ 1۔ کرنتھیوں 15:5-8؛ 1۔ یوحنا 1:1؛ یوحنا 19:20-20 .

2۔ دوئم، اُس کی عمر دراز ہوگی! اشعیا 10:53ب؛ رومیوں 10:6، 9؛ عبرانیوں 24:7، 25 .

3۔ سوئم، اُس کا کام فروغ پائے گا! اشعیا 10:53ج؛ 6:49؛ 3:60، 5؛ 12:49؛ مکاشفہ 15:11 .

اطمینان اور راستبازی – مسیح نے حاصل کی
SATISFACTION AND JUSTIFICATION – OBTAINED BY CHRIST

(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 13)
(SERMON NUMBER 13 ON ISAIAH 53)
(Urdu)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

لاس اینجلز کی بپتسمہ دینے والی عبادت گاہ میں تبلیغی واعظ
09 اکتوبر، 2011، خُداوند کے دِن، شام کو
A sermon preached at the Baptist Tabernacle of Los Angeles
Lord's Day Evening, October 9, 2011

''اپنی جان کا دُکھ اُٹھا کر، وہ زندگی کا نور دیکھے گااور مطمئن ہوگا: اپنے ہی عرفان کے باعث میرا راستباز خادِم بہتوں کو راستباز ٹھہرائے گا؛ کیونکہ وہ اُن کی بُرائیاں خود اُٹھا لے گا'' (اشعیا 53:11).

یہ تلاوت اس قدر معنی خیز ہے کہ اِس کا ہر ایک لفظ ہماری توجہ کا مستحق ہے۔ اِس لیے میں تلاوت سے زیادہ دور نہیں بھٹکوں گا، نا ہی میں زیادہ مثالیں دوں گا۔ یہ ایک واعظ میں بہت کافی ہوگاکہ اِس کی تلاوت میں موجود شاندار سچائیوں کو پیش کیا جائے؛ اُس کے خاص مقاصد آپ کو بتائے جائیں، الفاظ کو اتنا آسان اور سادہ کر دیا جائے کہ آج شام کو ہمارے گرجہ گھر میں پہلی دفعہ آیا ہوا مہمان بھی جب گھر واپس جائے تو اُس کو اُن الفاظ کی سادگی میں گہرا معنی خیز مفہوم معلوم ہو،

> ''اپنی جان کا دُکھ اُٹھا کر، وہ زندگی کا نور دیکھے گااور مطمئن ہوگا: اپنے ہی عرفان کے باعث میرا راستباز خادِم بہتوں کو راستباز ٹھہرائے گا؛ کیونکہ وہ اُن کی بُرائیاں خود اُٹھا لے گا'' (اشعیا 53:11).

خُداوند آپ کے دلوں کو کھولے تاکہ آپ اس تلاوت میں موجود سچائیوں کو پائیں۔ کیونکہ ہم سچ میں آپ سے یہ کہتے ہیں، جب اِس تلاوت کی تبلیغ دی جا رہی ہو، ''اپنے کان کھولے رکھیں قائل ہونے کے لیے، اور میرے پاس آئیں۔ سُنیں اور آپ کی روح جیئے گی'' – جی ہاں، ہمیشہ کے لیے جیئں – مسیح کے ساتھ اُس کی بادشاہی میں!

تلاوت تین باتوں کے بارے میں بتاتی ہے۔ پہلی، کہ خُدا ہے۔ دوسری، کہ ایک راستباز خادم مسیح ہے۔ تیسری، کہ مسیح نے گناہوں کا بوجھ اُٹھایا، جو ایمان لانے والے گنہگاروں کو مکمل کفارہ دلاتا ہے۔

> ''اپنی جان کا دُکھ اُٹھا کر، وہ زندگی کا نور دیکھے گااور مطمئن ہوگا: اپنے ہی عرفان کے باعث میرا راستباز خادِم بہتوں کو راستباز ٹھہرائے گا؛ کیونکہ وہ اُن کی بُرائیاں خود اُٹھا لے گا'' (اشعیا 53:11).

1- اوّل، مسیح کے مصائب خُدا کے انصاف کی تسلی کرتے ہیں۔

> ''اپنی جان کا دُکھ اُٹھا کر، وہ زندگی کا نور دیکھے گااور مطمئن ہوگا . . .'' (اشعیا 53:11) .

ڈاکٹر یورگن مالٹمیں Dr. Jürgen Moltmann ایک جرمن تھے جنہیں دوسری جنگِ عظیم کے بعد تین سال تک جنگی قیدی بنا کر رکھا گیا تھا۔ برطانوی جیل میں اپنے اس عرصے کے دوران، اُنہوں نے بائبل کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اسیری اور بائبل کے مطالعے کے اس تجربے میں سے، انہوں نے ایک کتاب تحریری کی، **تاریخ اور ایک میں تین خُدا: تثلیثی الٰہیات کو خراج تحسین** ***History and the Triune God: Contributions to Trinitarian Theology*** (کراس روڈ، 1992). ڈاکٹر مالٹمین ایک آزاد خیال عالمِ الٰہیات ہیں، اور میں یقیناً زیادہ تر جو وہ لکھتے ہیں اُن سے منسوب *نہیں* کرتا ۔ پھر بھی، اُن کی کچھ بصیرت ہے۔ مثال کے طور پر، مالٹمین صلیب کو ایک ایسے واقعے کے طور پر دیکھتے ہیں جس میں خُدا ''بھولی بھٹکی'' نسلِ انسانی کے ساتھ اپنی یکجہتی کا اعلان کرتا ہے۔ صلیب پر گنہگاروں کے لیے خُدا اپنے پیار کا اظہار کرتا ہے، اور خُدا بیٹا اپنے باپ سے علیحدگی برداشت کرتا ہے، جس سے خُدا کو درد اور مصائب کا

''دل کی گہرائیوں'' سے اندازہ ہوتا ہے۔ مالٹمیں زیادہ تر اِس کو درست نہیں سمجھ سکے، لیکن اُنہوں نے تثلیث میں موجود ہستیوں کے مصلوبیت کے مصائب کو آشکارہ کیا تھا، اور یہ بات، میں سوچتا ہوں، ایک اہم نقطہ ہے۔ میری نظر میں، مصلوبیت کے دوران پاک تثلیث کی ہستیوں کے مصائب – اس کے بارے میں سوچنا کچھ اچھا ہوگا۔

> ''اپنی جان کا دُکھ اُٹھا کر، وہ زندگی کا نور دیکھے گااور مطمئن ہوگا . . .''
> (اشعیا 53:11) .

سپرجیئن نے کہا،

> اِن الفاظ میں ہم خُدا باپ کو اپنے بیٹے کے متعلق بولتےہوئے اور اِس بات کا اعلان کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ کہ چونکہ اُس نے ایک جان کو دُکھ میں مبتلا کیا ہے اِس لیے وہ اُس کو اِس بات کا یقین دلائے گا کہ اِس کا ایک تسلی بخش انعام بھی ہے۔ مقدس تثلیث کی مختلف ہستیوں کونجات کے معاملے میں باہمی مفاہمت سے کام کرے ہوئے دیکھنا کس قدر خوشگوار ہے! (سی . ایچ. سپرجیئن، **میٹروپولیٹن عبادت گاہ کی واعظ گاہ سے** ***The Metropolitan Tabernacle Pulpit***، پلگرم اشاعت خانے، دوبارہ اشاعت 1980، جلد 61، صفحہ 301).

''وہ'' یعنی کہ، خُدا باپ؛ ''اپنی جان کا دُکھ دیکھے گا،'' جو کہ، اُس کے بیٹے کی جان کا دُکھ ہے؛ ''اور جو اطمینان پاتا ہے۔'' جیسا کہ سپرجیئن نے لکھا تھا، ''اِن الفاظ میں ہم خُدا باپ کو اپنے بیٹے کے متعلق بولتے ہوئے پاتے ہیں۔''

''اُس کی جان کے دُکھ'' مسیح کے اندرونی دُکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں، اندرونی تکلیف اور اذیت جو اُس نے ہمارے گناہوں کے لیے اپنے مصائب کے دوران برداشت کی تھی۔ ہمیں مسیح کے جسمانی تکالیف کی ناقدری نہیں کرنی چاہیے۔ ہمیں اِس بات کو کبھی بھی سطحی طور پر نہیں لینا چاہیے کہ پینطوس پلاطوُس کے حکم پر مسیح کوڑے مروا کر ادھ مُوا کر دیاگیا تھا۔ ہمیں کبھی بھی مسیح کے منہ پر تھوکے جانے اور کانٹوں کا تاج پہنائے جانے کی اہمیت کا غلط اندازہ نہیں لگانا چاہیے۔ اور ہمیں یقیناً کبھی بھی اُس درد اور پیاس کو، اُس کے ہاتھوں اور پیرو ں کو چھیدے جانے کی اہمیت کو جو اُس نے صلیب پر ہمارے لیے برداشت کی تھوڑا نہیں سمجھنا چاہیے۔ ''پھر بھی،'' سپرجیئن کہتا ہے، ''اُس کی جان کے دُکھ اہم معاملہ تھے، اور یہ یہی ہے جس کے بارے میں تلاوت میں بتایا گیا ہے . . . یسوع مسیح نے اس قدر [شدت سے] مصائب برداشت کیے کہ میں اُس کی تکالیف کا تصور بھی نہیں کر سکتا، یا اُن کو کسی قسم کے الفاظ میں آپ تک منتقل بھی نہیں کرسکتا'' (سپرجیئن، .ibid، صفحات 302-303). یہ کہا جاتا ہے کہ ''مسیح کی جان کے دُکھ اُس کے دُکھوں کی جان تھے'' (.ibid، صفحہ 302)، اُس کے مصائب کا دل، یسوع کی اذیت کا مرکزی حصّہ۔

لفظ ''اذیت ناک مشقت'' ظاہر کرتا ہے اُن غموں کو، تکالیف اور درد کو جو مسیح نے برداشت کیے تھے ''اپنی جان'' پر جب انسانوں کو گناہ، اور خُدا باپ کا فیصلہ اُس پر ڈالا گیا تھا۔ یہ واضح طور پر مسیح نے برداشت کیا تھا گتسمنی کے باغ میں، اُس کے گرفتار کیے جانے سے پہلے، اُس کے کوڑے کھانے سے پہلے، اُس کے مصلوب ہونے سے پہلے۔ اور اِس میں وہ غم اور جان کا درد بھی شامل ہے جو اُس نے صلیب پر مسلسل برداشت کیا۔ جیسا کہ ڈاکٹر گِل نے لکھا،

> اُس کی جان کے دُکھ وہ مشقت اور مزدوری ہے جو اُس نے اپنے لوگوں کو نجات دلانے کے لیے برداشت کی؛ اُس کی تابعداری اور موت، اُس کے دُکھ اور تکالیف؛ خاص طور پر وہ جو پیدائش سے ہی اُس نے جان پر جھیلے، الہٰی غصے کے احساس کے تحت، کیونکہ اشارہ ایک عورت کا دُکھ [جنم دینے کی تکلیف]میں ہونے کا ہے؛ اور موت کی وہ تمام اذیتیں اور درد جن میں سے وہ گزرا (جان گِل، ڈی. ڈی.، پرانے عہد نامے پر ایک تفسیر ***An Exposition of the Old Testament***، بپتسمہ دینے والے معیاری بیئرر The Baptist Standard Bearer، دوبارہ اشاعت 1989، جلد پنجم، صفحہ 315).

> ''اپنی جان کا دُکھ اُٹھا کر، وہ زندگی کا نور دیکھے گااور مطمئن ہوگا . . .''
> (اشعیا 53:11) .

''اور مطمئن ہوگا'' گناہ کا کفارہ بن جانے پر خُدا کے غصے کے بارے میں بتاتا ہے۔ خُدا باپ ''مطمئن'' ہے، یا، ہم کہہ سکتے ہیں، گناہ کا کفارہ بن جانا،

''خُدا نے مسیح کو جو گناہ سے واقف نہ تھا، ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا''
(2۔ کرنتھیوں 21:5).

''اور وہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے'' (1۔ یوحنا 2:2).

''خُدا نے یُسوعؔ کو مقرر کیاکہ وہ اپنا خُون بہائے اور انسان کے گناہ کا کفارہ بن جائے'' (رومیوں 25:3).

ڈاکٹر جان میک آرتھر، خُون کے بارے میں حالانکہ غلط ہیں، صحیح طور پر کہتے ہیں،

لفظ [گناہ کا کفارہ بن جانے] کا مطلب ہے ''تشفی'' یا اطمینان۔'' گناہ کی سزا کے لیے خُدا کے تقدس کے تقاضوں کو یسوع کی صلیب پر قربانی اطمینان بخشتی ہے . . . اس لیے یسوع گناہ کا کفارہ بن گیا یا خُدا کو مطمئن کیا (جان میک آرتھر، ڈی۔ ڈی۔ ، دی میک آرتھر بائبل کا مطالعہ ***The MacArthur Study Bible***، ورڈ اشاعت خانہ، 1997، 1۔یوحنا 2:2 پر ایک یاداشت).

یوں، ہم گناہ کا کفارہ بن جانا دیکھتے ہیں، گناہ کے خلاف خُدا کے غصے کا اطمینان دیکھتے ہیں، جو یسوع نے اپنی اذیت میں برداشت کیا۔ یسوع کے مصائب خُدا کے فیصلے کو ''اطمینان'' بخشتے ہیں، گناہ کا کفارہ بن جانے کو، تشفی بن جانے کو، گناہ کے خلاف اُس کے غصے کو۔

''اُس [خُدا باپ] نے مسیح کو جو گناہ سے واقف نہ تھا، ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم مسیح میں خُدا کی راستبازی میں ہو جائیں''
(2۔ کرنتھیوں 21:5).

''اپنی جان کا دُکھ اُٹھا کر، وہ زندگی کا نور دیکھے گااور مطمئن ہوگا . . .''
(اشعیا 11:53) .

مسیح کے مصائب نے خُدا کے فیصلے کو اطمینان بخشا، اور ہمارے لیے یہ ممکن بنایا کہ بچائے جائیں۔

2۔ دوئم، مسیح کے بارے میں جاننے سے بہتوں کو راستبازی ملتی ہے۔

کھڑے ہو جائے اور تلاوت باآوازِ بلند پڑھئے، جو اِن الفاظ پر ختم ہو رہی ہے، ''

''اپنی جان کا دُکھ اُٹھا کر، وہ زندگی کا نور دیکھے گااور مطمئن ہوگا: *اپنے ہی عرفان کے باعث میرا راستباز خادِم بہتوں کو راستباز ٹھہرائے گا* . . . ''
(اشعیا 11:53).

آپ تشریف رکھ سکتے ہیں۔

اشعیا نبی مسیح کو خُدا کے ''خادم'' کے طور پر اشعیا 13:52 میں پیش کرتا ہے۔ اور یہاں ہماری تلاوت میں، مسیح کو خُدا کا ''راستباز خادِم'' کہا گیا ہے۔ مسیح صادق [راستباز] ہے کیونکہ وہ ''کوئی ''گناہ نہیں جانتا'' (2۔ کرنتھیوں 21:5). وہ خُدا کا بےگناہ بیٹا ہے، خُدا باپ کا ''راستباز خادم''ہے۔

مسیح ''بہتوں کو راستباز ٹھہرائے گا'' (آیت 11). یہاں انجیل کا دل ہے۔ خُدا کے قوانین کی تابعداری کرنے سے ہم اپنے آپ کو راستباز نہیں کرتے ہیں، کیونکہ

''کیونکہ شریعت کے اعمال سے کوئی شخص خُدا کے حضور میں راستباز نہیں ٹھہرے گا'' (رومیوں 20:3).

ہم اپنے آپ کو راستباز نہیں کر سکتے کیونکہ ہم قدرتی طور پر گنہگار ہیں۔ ہم صرف مسیح کی ہمارے لیے راستبازی کی نسبت سے راستباز ٹھہرائے جا سکتے ہیں۔ ''نسبت'' ایک قانونی اصطلاح ہے۔ ہمارے لیے مسیح کی راستبازی کی نسبت سے ہم قانونی طور پر راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ اپنی راستبازی اُنہیں منسوب کرنے سے خُدا کا ''صادق [راستباز] خادم بہتوں کو راستباز ٹھہرائے [گا]'' (اشعیا 11:53)!

جان ٹریپ John Trapp ہمیں یاد دلایا کہ کارڈینل کانٹیرینس Cardinal Contarenus کو دوسرے کارڈینل پیگھئیس Cardinal Pighius نے قتل کروایا تھا۔ کیونکہ کانٹیرینس نے اِس آیت کا مکمل طور پر یقین کیا تھا، اُسے ''غیر مقلد مسیحی Protestant'' کہا گیا تھا اور اُس کو اِس ایمان کی وجہ سے قتل کیا گیا کہ

"انسان کی راستبازی خُدا کی مفت مہربانیوں اور مسیح کی اہلیت کے سبب سے [ہے] (جان ٹریپ، **پرانے اور نئے عہد نامے پر ایک تبصرہ** ***A Commentary on the Old and New Testaments***، دوبارہ اشاعت1997، جلد سوئم، صفحات 410-411، اشعیا 11:53 پر ایک یاداشت).

"میرا راستباز خادم بہتوں کو راستباز ٹھہرائے [گا]۔" کیا اُن الفاظ کے لیے مرنا جائز تھا؟ بے شک، وہ تھے! یہ ہمارے بپتسمائی اور غیر مقلد ایمان کا صحیح دل ہیں! ہم اپنے آپ کو راستباز نہیں ٹھہراتے، جیسا کہ کیتھولک تعلیم دیتے ہیں اور فینی Finny کی فیصلہ سازیت کے پیروکار کرتے ہیں! ہائے، ایسا نہیں ہے!

> "خُدا خود راستباز ٹھہراتا ہے" (رومیوں 33:8).

> "انسان شریعت پر عمل کرنے سے نہیں بلکہ صرف یسوع مسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہرایا جاتا ہے" (غلاطیوں 16:2).

> "پس، شریعت نے اُستاد بن کر ہمیں مسیح تک پہنچا دیا، تاکہ ہم ایمان کے وسیلے سے راستباز ٹھہرائے جائیں" (غلاطیوں 24:3).

یہ مسیح ہے، خُدا کا "راستباز خادم" جس نے بہتوں کو راستباز ٹھہرایا!

لیکن یہ کیسے ہوتا ہے؟ کیسے مسیح "بہتوں کو راستباز ٹھہراتا" ہے؟ کیا وہ اُنہیں گرجہ گھر آنے سے راستباز ٹھہراتا ہے؟ جی نہیں! یہ کیتھولک مسیحیت اور فیصلہ سازیت ہے! کیا وہ اُنہیں اپنے کچھ گناہ چھوڑ دینے کے عمل سے راستباز ٹھہراتا ہے؟ جی نہیں! یہ کیتھولک مسیحیت اور فیصلہ سازیت ہے! کیا وہ اُنہیں اس لیے راستباز ٹھہراتا ہے کہ اُنہوں نے ایک "گنہگاروں کی دعا" پڑھ لی تھی یا "سامنے آکر "الطار" پر روئے تھے؟ جی نہیں! یہ کیتھولک مسیحیت اور فیصلہ سازیت ہے! کیا وہ اُنہیں اس لیے راستباز ٹھہراتا ہے کہ اُنہوں نے "نجات کا منصوبہ" سیکھ لیا تھا اور یوحنا 16:3 کو زبانی رٹ لیا تھا، اور "گنہگاروں کی دعا" پڑھی تھی؟ جی نہیں! یہ بھی کیتھولک مسیحیت اور فیصلہ سازیت ہے!

پھر، کیسے، ایک شخص راستباز ہو سکتا ہے؟ آپ کیسے خُدا کی نظر میں پاک صاف اور راستباز کیے جا سکتے ہیں؟ یہ ایک دائمی سوال ہے! یہ وہ ایک بہت بڑا سوال ہے جو بِلدد نے ایوب نبی کی کتاب میں کیا تھا!

> "پھر انسان کیسے خُدا کے حضور راست ٹھہر سکتا ہے؟ یا جو عورت سے پیدا ہو وہ کیسے پاک ہو سکتا ہے؟" (ایوب 4:25).

اِس کا جواب ہماری تلاوت میں کھنکھناتا ہوا سُنائی دیتا ہے،

> "اپنے ہی عرفان کے باعث میرا راستباز خادِم بہتوں کو راستباز ٹھہرائے گا" (اشعیا 11:53) .

یا، جیسا کہ سپرجیئن نے اس کا ترجمہ کیا ہے، "اپنے ہی عرفان کے باعث میرا راستباز خادم بہتوں کو راستباز ٹھہرائے گا" (سی. ایچ. سپرجیئن، **میٹروپولیٹن عبادت گاہ کی واعظ گاہ سے** ***The Metropolitan Tabernacle Pulpit***، پلِگرم اشاعت خانے، دوبارہ اشاعت 1980، جلد 63، صفحہ 117). اور سپرجیئن نے کہ بھی کہا،

> مسیح کی قربانی کے نتیجے کو حاصل کرنے کا میرا جامع راستہ ہے اُس کو جاننا اور یقین کرنا – کرنے سے نہیں . . . " گناہ کی آگاہی شریعت سے ہے۔" فضل اور امن یسوع مسیح سے آیا تھا،" اور یہ ہم تک یقین کرنے سے پہنچے اور جاننے سے پہنچے – اُس کو جاننے سے . . . اُس کے ذریعے سے . . . ہم راستباز ٹھہراتے ہیں" (.ibid).

> "مگر جو شخص اپنے کام پر نہیں بلکہ بےدینوں کو راستباز ٹھہرانے والے خُدا پر ایمان رکھتا ہے، اُس کا ایمان اُس کے لیے راستبازی گِنا جاتا ہے" (رومیوں 5:4).

> "خُداوند یسوع مسیح پر ایمان لا، تو تُو اور تیرا سارا خاندان نجات پائے گا" (اعمال 31:16).

> "اپنے ہی عرفان کے باعث میرا راستباز خادِم بہتوں کو راستباز ٹھہرائے گا" (اشعیا 11:53) .

مسیح کے مصائب خُدا کے انصاف کو اطمینان بخشتے ہیں۔ خود مسیح کو جاننے سے بہتوں کو راستبازی ملتی ہے۔ اور –

3. سوئم، مسیح کا گناہوں کا بوجھ اُٹھانا گنہگاروں کو مکمل کفارہ دلاتا ہے۔

مہربانی سے کھڑے ہو جائیے اور تلاوت دوبارہ پڑھیے، آخری چھے الفاظ پر بہت توجہ دیجیے۔

> ''اپنی جان کا دُکھ اُٹھا کر، وہ زندگی کا نور دیکھے گااور مطمئن ہوگا: اپنے ہی عرفان کے باعث میرا راستباز خادِم بہتوں کو راستباز ٹھہرائے گا؛ *کیونکہ وہ اُن کی بُرائیاں خود اُٹھا لے گا''* (اشعیا 11:53).

آپ تشریف رکھ سکتے ہیں۔

مسیح بہتوں کو راستباز ٹھہرائے گا، *کیونکہ وہ اُن کی بُرائیاں خود اُٹھا لے گا*۔'' یعنی کہ، وہ اُن کے گناہ اُٹھائے گا۔ ہماری راستبازی کی مکمل زمین، ہمارے کفارے اور نجات کے مکمل بنیاد، اِن الفاظ میں آشکارہ ہوتی ہے، ''وہ اُن کی بُرائیاں خود اُٹھا لے گا۔''

> ''وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا، اور ہماری بداعمالی کے باعث کُچلا گیا: جو سزا ہماری سلامتی کا باعث ہوئی وہ اُس نے اُٹھائی؛ اور اُس کے کوڑے کھانے سے ہم شفا یاب ہوئے'' (اشعیا 5:53).
>
> ''اور خُداوند نے ہم سب کی بدکاری اُس پر لاد دی'' (اشعیا 6:53).
>
> ''اور میرے لوگوں کے گناہوں کے سبب اُس پر مار پڑی'' (اشعیا 8:53).
>
> ''وہ خُود ہی اپنے بدن پر ہمارے گناہوں کا بوجھ لیےہوئے صلیب پر چڑھ گیا'' (1۔ پطرس 24:2).
>
> ''کیونکہ وہ اُن کی بُرائیاں خُود اُٹھا لے گا'' (اشعیا 11:53).

یہاں ہم بالکل واضح اور سادہ – مسیح کی خُوشخبری کا پہلا مقصد پاتے ہیں۔ مسیح کے مصائب نے خُدا کے فیصلے کو اطمینان بخشا۔ خود مسیح کو جاننا اپنے ساتھ راستبازی لاتا ہے۔ مسیح کا گناہ اُٹھا لینا اُن گنہگاروں کو جو مسیح کو جانتے ہیں مکمل نجات دلاتا ہے، جو اُس کو ایمان کے ساتھ جانتے ہیں۔ حیرت انگیز خُوشخبری! حیرت انگیز گناہوں کی معافی! تاریخ میں، آج سے پہلے یا بعد میں ایسا کبھی نہیں ہوا ہے!

> ''اپنی جان کا دُکھ اُٹھا کر، وہ زندگی کا نور دیکھے گااور مطمئن ہوگا: اپنے ہی عرفان کے باعث میرا راستباز خادِم بہتوں کو راستباز ٹھہرائے گا؛ کیونکہ وہ اُن کی بُرائیاں خود اُٹھا لے گا'' (اشعیا 11:53).

کیا آپ مسیح کو *جانتے* ہیں؟ وہ خُدا کا برّہ ہےجو جہاں کے گناہوں کو اُٹھا لے جاتا ہے۔ لیکن نجات پانے کے لیے آپ کو اُس کے پاس آنا چاہیے، آپ کو اُس میں آرام پانا چاہیے۔ کیا آپ اُس کے پاس ایمان سے آئے ہیں؟ کیا آپ اُس میں تبدیل ہوئے ہیں؟ اگر نہیں، تو کیا آپ خُدا کے برّے کی طرف دیکھیں گے؟ کیا آپ اُس کے پاس ایمان سے آئیں گے اور اُس کی راستبازی اور خُون سے بچائے جائیں گے؟ دوبارہ اِن الفاظ کو سنئیے جو مسٹر گریفتھ نے ایک لمحہ پہلے گائے تھے۔

> اگر آپ گناہ سے آزاد ہونے کی خواہش رکھتے ہیں،
> خُدا کے برّے کی طرف دیکھیئے؛
> وہ، آپ کے گناہ بخشنے کے لیے، کلوری پر فوت ہوا،
> خُدا کے برّے کی طرف دیکھیئے۔
> خُدا کے برّے کی طرف دیکھیئے، خُدا کے برّے کی طرف دیکھیئے،
> کیونکہ وہی اکیلا آپ کو بچانے کے قابل ہے،
> خُدا کے برّے کی طرف دیکھیئے۔
> ('' خُدا کے برّے کی طرف دیکھیئے'' شاعر ایچ. جی. جیکسن، 1838-1914).

لُبِ لُباب

اطمینان اور راستبازی – مسیح نے حاصل کی
SATISFACTION AND JUSTIFICATION – OBTAINED BY CHRIST

(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 13)
(SERMON NUMBER 13 ON ISAIAH 53)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

''اپنی جان کا دُکھ اُٹھا کر، وہ زندگی کا نور دیکھے گااور مطمئن ہوگا: اپنے ہی عرفان کے باعث میرا راستباز خادِم بہتوں کو راستباز ٹھہرائے گا؛ کیونکہ وہ اُن کی بُرائیاں خود اُٹھا لے گا'' (اشعیا 53:11).

1۔ اوّل، مسیح کے مصائب خُدا کے انصاف کی تسلی کرتے ہیں، اشعیا 53:11الف؛
2۔ کرنتھیوں 5:21؛ 1۔ یوحنا 2:2؛ رومیوں 3:25 .

2۔ دوئم، مسیح کے بارے میں جاننے سے بہتوں کو راستبازی ملتی ہے،
اشعیا 53:11ب؛ 52:13؛ 2۔ کرنتھیوں 5:21؛ رومیوں 3:20؛ 8:33؛
غلاطیوں 2:16؛ 3:24؛ ایوب 25:4؛ رومیوں 4:5؛ اعمال 16:31 .

3۔ سوئم، مسیح کا گناہوں کا بوجھ اُٹھانا گنہگاروں کو مکمل کفارہ دلاتا ہے،
اشعیا 53:11ج؛ اشعیا 53:5، 6، 8؛ 1۔ پطرس 2:24 .

مسیح کے جلال کا نقطہ آغاز
THE SOURCE OF CHRIST'S GLORY
(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 14)
(SERMON NUMBER 14 ON ISAIAH 53)
(Urdu)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

لاس اینجلز کی بپتسمہ دینے والی عبادت گاہ میں تبلیغی واعظ
16 اکتوبر، 2011، صبح، خُداوند کے دِن
A sermon preached at the Baptist Tabernacle of Los Angeles
Lord's Day Morning, October 16, 2011

> ''اِس لیے میں اُسے بزرگوں کے ساتھ حصّہ دوں گا، اور وہ زور آوروں کے ساتھ لُوٹ کا مال بانٹ لے گا؛ کیونکہ اُس نے اپنی جان موت کے لیے اُنڈیل دی: اور وہ خطا کاروں کے ساتھ شمار کیا گیا؛ کیونکہ اُس نے بُہتیروں کے گناہ اُٹھا لیے، اور خطا کاروں کی شفاعت کی'' (اشعیا 12:53).

جان ٹریپ ایک سخت مذہبی اصولوں پر کاربند رہنے والے مبلغ تھے جنہوں نے 1601 سے لیکر 1669 تک زندگی گزاری۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ایک ''انتہائی محنتی اور شاندار مبلغ تھے۔ [اُنکی] شہرت کی وجہ مکمل بائبل پر اُنکا **تبصرہ** ***Commentary on the Whole Bible*** ہے، جو بہترین انداز میں پیوریٹن بائبل کے مطالعے کو سمجھنے کے لیے [ہمیں ایک مثال دیتا ہے]؛ یہ انوکھے مزاح اور گہرے علم و فضل کی خصوصیات سے مزّین ہے'' (عیلگِن ایس۔ موئیر، پی ایچ۔ ڈی۔، **کلیسیا کی تاریخ میں کون کون تھا** ***Who Was Who in Church History***، کیٹز اشاعت خانہ، 1974، صفحہ 410). ٹریپ کے تبصرے کو سپرجیئن نے بہت زیادہ ترجیح دی تھی۔

اشعیا کے ترپن باب سے متعلق ، جان ٹریپ نے کہا،

> اس میں ہر لفظ کا اپنا ایک وزن ہے، اور یہ بہت یقینی ہے کہ رسولوں اور مبشرانِ انجیل نے، ہماری نجات کے بھیدوں کو سمجھانے میں، اشعیا کے اِس پورے باب کو بہت تعظیم دی ہے . . . اور یہ بھی ضرور ہے کہ نبی نے، جب اُس نے یہ باتیں لکھیں، عظیم روح القُدس کی بخشش کے تحت لکھیں، کیونکہ اِس کے ساتھ ساتھ اُنہوں نے یسوع مسیح کی دوہری حالت یعنی تحقیر اور بےخودی کی حالت کو انتہائی واضح طور پر بیان کیا، جبکہ پرانے عہدنامے کے دوسرے [مصنفین] [نئے عہد نامے] میں سے راہنمائی مستعار لیتے تھے، یہ باب نئے عہد نامے میں کئی مقامات پر روشنی ڈالتا ہے (جان ٹریپ، **پرانے اور نئے عہد نامے پر ایک تبصرہ** ***A Commentary on the Old and the New Testaments***، ٹرانسکی اشاعت خانے، 1997، جلد سوئم، صفحہ 410).

حقیقتاً، آج صبح کی ہماری تلاوتِ کلام پاک ''روشنی ڈالتی ہے'' اور گہرائی دیتی ہے ہماری سمجھ کو جو ہم نئے عہد نامے کو پڑھنے سے پاتے ہیں۔

ہماری تلاوت کے بارے میں ڈاکٹر جیک وارن نے کہا، ''[اشعیا53 باب کی] یہ آخری آیت ایک دلچسپ یاداشت پر باب کو ختم کرتی ہے: یہ نجات دہندہ کو اپنی جان اُنڈیلنے پر اور اپنے آپ کو خطاکاروں میں شامل کرنے پر تعظیم دیتی ہے'' (جیک وارن، ڈی۔ ڈی۔، اشعیا 53باب میں بچاؤ کا عمل ***Redemption in Isaiah 53***، بپتسمہ دینے والی انجیل کو پھیلانے والے اشاعت خانے Baptist Evangel Publications، 2004، صفحہ 31).

> ''اِس لیے میں اُسے بزرگوں کے ساتھ حصّہ دوں گا، اور وہ زور آوروں کے ساتھ لُوٹ کا مال بانٹ لے گا؛ کیونکہ اُس نے اپنی جان موت کے لیے اُنڈیل دی: اور وہ خطا کاروں کے ساتھ شمار کیا گیا؛ کیونکہ اُس نے بُہتیروں کے گناہ اُٹھا لیے، اور خطا کاروں کی شفاعت کی'' (اشعیا 12:53).

اس ہی لمحے میں مسیح اُس انعام سے خوش ہو رہے ہیں جو اُنہیں اُن کے باپ نے عطا کیا تھا – ''اِس لیے میں اُسے بزرگوں کے ساتھ حصّہ دوں گا۔'' آسمانوں میں کوئی بھی مسیح کی تحقیر نہیں کرتا یا اُس

کو مسترد نہیں کرتا ہے۔ جنت کے تمام میزبان اُس کی ستائش کرتے ہیں! اپنے باپ کے داہنے ہاتھ پر، تمام کا تمام جلال اُس کے تخت پر اُس کے اردگرد ظاہر ہوتا ہے۔

مسیح نے ایسا کیا کِیا تھا کہ وہ اِس تعظیم اور جلال کا حقدار ٹھہرا؟ کیوں اُس کو یہ اعزاز بخشا گیا ''بزرگوں کے ساتھ حصّہ، اور . . . اور زور آوروں کے ساتھ لُوٹ کا مال بانٹ لے گا''؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ اُس نے چار کام کیے تھے۔

1. اوّل، اُس نے اپنی جان موت کے لیے اُنڈیل دی.

''اُس نے اپنی جان موت کے لیے اُنڈیل دی . . . '' (اشعیا 53:12).

مسیح نے یہ سب کچھ جان بوجھ کر کیا تھا۔ اُس نے یہ کسی اچانک جذباتی دورے کی وجہ سے نہیں بلکہ سوچ سمجھ کر اور احتیاط کے ساتھ کیا تھا۔ جانتے بوجھتے ہوئے اُس نے اپنی جان موت کے لیے اُنڈیل دی، تھوڑی تھوڑی کر کے، جب تک کہ آخر کار اُس نے اُسے سارا کا سارا اُنڈیل نہ دیا، اور چلایا،

''پورا ہوا: اور سر جُھکا کر جان دے دی'' (یوحنا 19:30).

یاد رکھیئے کہ مسیح نے یہ رضاکارانہ طور پر کیا۔ اُس نے کہا،

''میں اپنی جان دیتا ہوں . . . اِسے کوئی مجھ سے چھینتا نہیں، بلکہ میں اِسے اپنی مرضی سے قربان کرتا ہوں'' (یوحنا 10:17).

یہ ایک اہم نقطہ ہے۔ ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ یسوع حاد ثاتی طور پر نہیں مرا تھا۔ وہ جان بوجھ کر اپنی موت کی طرف گیا تھا؛ اُس نے جان بوجھ کر اپنی جان قربان کی تاکہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ادا کر ے۔ '' اُس نے اپنی جان موت کے لیے اُنڈیل دی'' صلیب پر، اِس لیے نہیں کہ اُسے ایسا کرنے کی ضرورت تھی، بلکہ آپ کی خاطر، اور میری خاطر – اُن تمام کی نجات کے لیے جو اُس پر اپنا بھروسہ رکھتے ہیں۔

اُس پر بھروسہ کریں، پھر، اُسے چھوڑیں نہیں۔ اپنی جان اُنڈیلیں، اُس پر مکمل طور پر بھروسہ کرتے ہوئے، بالکل اُسی طرح جیسے اُس نے آپ کے لیے اپنی جان موت کے لیے اُنڈیل دی تھی۔ آئیں، اور مسیح میں آرام پائیں، اور پھر آپ دیکھیں گے کہ کیوں اُس کو عزت اور جلال کا تاج پہنایا گیا ہے۔ اُس کا ایک عزت بخش مقام ہے کیونکہ اُس

''راستباز نے ناراستوں کے گناہوں کے بدلے میں ایک ہی بار دُکھ اُٹھایا تاکہ وہ تمہیں خُدا تک پہنچائے'' (1۔ پطرس 3:18).

صلیب پر اُس کی موت، جس کی وجہ سے اُس کو شرمندگی اُٹھانی پڑی، اب وہ اُس کے لیے عزت اور جلال کا باعث بنی کہ اُس کو ''بزرگوں کے ساتھ حصّہ'' مِلا، اور ''زور آوروں کے ساتھ لوٹ کامال'' بانٹ لیتا ہے۔ پس، خداوند اُس کو عطا کرتا ہے ''[اُس کی] میراث میں قومیں'' (زبور 2:8). اس طرح، خُدا کہتا ہے، ''میں اُس کو بدروحوں کو مارنے، تباہ کرنے اور فتح کرنے کا اختیار دوں گا . . . اور یہ وہ اپنی تذلیل بھری [ذلت آمیز] موت کے انعام کے طور پر پائے گا'' (ٹریپ، .ibid).

''اُس نے ریاستوں اور حکومتوں سے نکل کر اُن کا برمِلا تماشابنایا اور صلیب کے سبب سے اُن پر فتح یابی کا شادیانہ بجایا'' (کلسیوں 2:15).

''موت کی قوتیں'' اِسے گایئے!

موت کی قوتوں نے اپنا بدترین کام کیا،
لیکن مسیح نے اُن کے لشکر کو منتشر کردیا:
آیئے مقدس خوشی کی بُلند آواز میں جوش سے کہیں۔ ہیلیلویاہ!
ہیلیلویاہ! ہیلیلویاہ! ہیلیلویاہ!
(''جھگڑا ختم ہوا'' مترجم فرانسس پَوٹ، 1832-1909).

اُس کو عزت اور جلال دیا گیا ہے کیونکہ اُس نے گنہگاروں کو بچانے کے لیے اپنی جان موت کے لیے اُنڈیل دی۔ آئیں، اور اُس پر بھروسہ کریں! آئیں، اور مکمل طور پر اُس پر بھروسہ کریں! آئیں اور ابھی اُس پر بھروسہ کریں!

2. دوئم، وہ خطاکاروں کے ساتھ شمار کیا گیا۔

> ''اِس لیے میں اُسے بزرگوں کے ساتھ حصّہ دوں گا، اور وہ زور آوروں کے ساتھ لُوٹ کا مال بانٹ لے گا؛ کیونکہ اُس نے اپنی جان موت کے لیے اُنڈیل دی: *اور وہ خطا کاروں کے ساتھ شمار کیا گیا* . . . '' (اشعیا 12:53).

مسیح نے اپنی جگہ گنہگاروں کے درمیان بنائی تھی۔ اپنی زمینی منادی کے دوران، وہ گنہگار لوگوں کی رفاقت میں رہا۔ یہ فریسیوں کی شکایات میں سے ایک تھی۔ وہ اُس تحقیر آمیز ہنسی میں کہا کرتے تھے،

> ''شرابی اور محصول لینے والوں اور گنہگاروں کا یار ہے'' (لوقا 34:7).

اور ، صلیب پر اپنی موت کے لیے، اُسے دو مجرموں کے درمیان مصلوب کیا تھا۔

> ''وہ خطاکاروں کے ساتھ شمار کیا گیا'' (اشعیا 12:53).

یعنی کہ، وہ اُن کے ساتھ ''شمار'' **(شدت کے ساتھ)** کیا گیا تھا۔ ''اِس لیے نہیں کہ وہ خطا کار تھا، لیکن *سلوک ایسا ہی کیا گیا تھا*جب اُسے چوروں کے ساتھ مصلوب کیا تھا'' **(جیمیسن، فوسیٹ اور براؤن *Jamieson, Fausset and Brown***، جلد دوئم، صفحہ 733). مرقس کی انجیل کہتی ہے،

> ''اُنہوں نے دو ڈاکوؤں کو بھی اُس کے ساتھ مصلوب کیا؛ ایک اُس کے دائیں طر ف، اور دوسرے کو اُس کی بائیں طرف۔ اور اِس طرح پاک کلام کا یہ نوشتہ پورا ہوا، کہ وہ بدکاروں کے ساتھ شمار کیا گیا'' (مرقس 28-27:15).

ڈاکٹر ینگ نے کہا، وہ محض گنہگار نہیں تھے، بلکہ اصلی مجرم تھے'' (ایڈورڈ جے. ینگ، پی ایچ. ڈی.، **اشعیا کی کتاب *The Book of Isaiah***، جلد سوئم، صفحہ 359).

لوقا کی انجیل ہمیں بتاتی ہے کہ دونوں میں سے ایک چور نے یسوع کا یقین کیا تھا اور بچایا گیا تھا (لوقا 43-39:23). ڈاکٹر جان آر . رائیس نے کہا، '' ایک چور بچایا گیا تھا تاکہ گھٹیا ترین گنہگار بھی مایوس نہ ہو . . .'' (جان آر. رائیس، ڈی. ڈی.، **یہودیوں کا بادشاہ *The King of the Jews***، خُداوند کی تلوار، دوبارہ اشاعت 1980، صفحہ 475). ڈاکٹر میکجی نے کہا،

> [دونوں چوروں] کے درمیان کیا فرق تھا؟ کوئی فرق بھی نہیں تھا – دونوں ہی چور تھے۔ فرق صرف اس حقیقت میں پنہاں تھا کہ ایک چور نے یسوع مسیح پر یقین کیاتھا اور ایک نے نہیں (جے. ورنن میکجی، ٹی ایچ . ڈی.، **بائبل کے ذریعے سے *Thru the Bible***، تھامس نیلسن، 1983، جلد چہارم، صفحہ 354).

''وہ خطاکاروں میں شمار کیا گیا۔'' یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہاں تک یسوع نے رضاکارانہ طور پر اپنے آپ کو بد *ترین* گنہگاروں کی جگہ پر رکھا۔ گنہگاروں کو بچایا جا سکتا ہے کیونکہ وہ اُن میں شمار کیا گیا۔ لیکن آپ کو بچائے جانے کے لیے اُس پر یقین کرنا ہوگا۔

مسیح کی اب تعظیم کی جاتی ہے کیونکہ اُس نے گنہگاروں کی جگہ پر کھڑے ہونے پر فخر کیا تھا، اور اُن کے گناہ اپنے اوپر لاد لیے تھے، یہ ممکن بنانے کے لیے کہ وہ بچائے جا سکیں۔ اس طرح، اُس کی تعظیم کی جاتی ہے کیونکہ وہ ''خطاکاروں میں شمار کیا گیا۔'' ''جی ہاں، میں جانتا ہوں!'' اس کا کورس گایئے!

> اور میں جانتا ہوں، جی ہاں میں جانتا ہوں، یسوع کا خون گھٹیا ترین گنہگار کو پاک صاف کر سکتا ہے؛
> اور میں جانتا ہوں، جی ہاں میں جانتا ہوں، یسوع کا خون گھٹیا ترین گنہگار کو پاک صاف کر سکتا ہے۔
> (''جی ہاں، میں جانتا ہوں!'' شاعر آعنا ڈبلیو. واٹرمین Anna W. Waterman، 1920).

3. سوئم، اُس نے بہتیروں کے گناہ اُٹھا لیے۔

آیئے کھڑے ہو جائیے اور تلاوت کو باآوازِ بلند پڑھیں، الفاظ ''بہتیروں کے گناہ'' کے اختتام تک۔

> ''اِس لیے میں اُسے بزرگوں کے ساتھ حصّہ دوں گا، اور وہ زور آوروں کے ساتھ لُوٹ کا مال بانٹ لے گا؛ کیونکہ اُس نے اپنی جان موت کے لیے اُنڈیل دی: اور وہ خطا کاروں کے ساتھ شمار کیا گیا؛ کیونکہ *اُس نے بُہتیروں کے گناہ اُٹھا لیے* . . . '' (اشعیا 12:53) .

آپ تشریف رکھ سکتے ہیں۔

''اُس نے بہتیروں کے گناہ اُٹھا لیے۔'' جیسا کہ پطرس رسول نے اسے لکھا ہے،

> ''وہ خود اپنے ہی بدن پر ہمارے گناہوں کا بوجھ لیے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا'' (1پطرس 24:2).

یہ متبادل سے نجات ہے۔ مسیح گنہگار کا گناہ ''اپنے ہی بدن پر اُٹھا'' کر صلیب پر چڑھ گیا۔ وہ آپ کے گناہ کا کفارہ اُس کو اپنے اوپر اُٹھا لینے سےاور آپ کی جگہ پر مرنے سے ادا کرتا ہے ۔ یسوع کی تبدلیاتی موت کے ذریعے کفارے کے بغیر کوئی انجیل نہیں ہے۔ اُس کی گنہگاروں کے لیے تبدلیاتی موت خوشخبری کا دل اور نچوڑ ہے۔ سپرجیئن نے کہا،

> اب، یہ تین باتیں – کہ اُس نے اپنی جان موت کے لیے اُنڈیل دی، اور گنہگاروں کی سزا برداشت کی؛ کہ اُس کا شمار خطاکاروں کے ساتھ کیا گیا، اور اِس طرح وہ گنہگاروں کے شانہ بہ شانہ کھڑا ہوا؛ اور اِس کے بعد، کہ اُس نے حقیقتاً اُن کے گناہ اُٹھائے . . . جو اُس کو آلودہ نہیں کرتے، لیکن جنہوں نے اُس کو اِس قابل بنا دیا کہ اُس گناہ کو دور کر سکے جس نے انسان کو آلودہ کیا – یہ تین باتیں ہمارے خُداوند یسوع کے جلال [کے لیے] وجوہات ہیں۔ خُدا نے، اِن تین باتوں کی وجہ سے، اور ایک اور بات، کہ اُس کو اِس قابل بنایا کہ زورآوروں کے ساتھ لُوٹ کامال بانٹ لے، اور بزرگوں کے ساتھ حصہ دیا (سی. ایچ. سپرجیئن، **میٹروپولیٹن عبادت گاہ کی واعظ گاہ سے** ***The Metropolitan Tabernacle Pulpit***، پلگرِم اشاعت خانے، دوبارہ اشاعت 1975، جلد35، صفحہ 93).

''جی ہاں، میں جانتا ہوں!'' کورس گائیے!

> اور میں جانتا ہوں، جی ہاں میں جانتا ہوں، یسوع کا خون گھٹیا ترین گنہگار کو پاک صاف کر سکتا ہے؛
> اور میں جانتا ہوں، جی ہاں میں جانتا ہوں، یسوع کا خون گھٹیا ترین گنہگار کو پاک صاف کر سکتا ہے۔

4. چہارم، اُس نے خطاکاروں کی شفاعت کی۔

تلاوت ان الفاظ کے ساتھ ختم ہوتی ہے،

> ''اور اُس نے خطاکاروں کی شفاعت کی'' (اشعیا 12:53).

صلیب پر، مسیح نے گنہگاروں کے لیے دعا کی، ''خطاکاروں کی شفاعت'' پائی، جب وہ چلایا،

> ''اے باپ، انہیں معاف کر؛ کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ یہ کیا کرتے ہیں'' (لوقا 34:23).

اِس طرح جب وہ صلیب پر لٹکا ہوا تھا اُس نے گنہگاروں کے لیے دُعّا کی تھی۔

اِس کے باوجود، اب بھی جنت میں، یسوع گنہگاروں کے لیے دُعّا کرتا ہے۔

> ''کیونکہ وہ [ہماری] شفاعت کرنے کے لیے ہمیشہ زندہ ہے'' (عبرانیوں 25:7).

جیسے وہ صلیب پر مرا ویسے ہی اُس نے گنہگاروں کے لیے شفاعت کی۔ وہ آج بھی جنت میں خدا باپ کے داہنے ہاتھ پر بیٹھا گنہگاروں کے لیے دُعّا جاری رکھتا ہے۔

غور کریں کہ یہ چار باتیں جو یسوع نے کی تھیں وجہ ہیں کہ اب وہ اپنے باپ کے داہنے ہاتھ پر جلال میں اعلٰی و ارفع ہے۔ اور مسیح کے موجودہ جلال کی یہ تمام چار وجوہات ہیں جنہوں نے اُسے اُس سے جوڑا جو کچھ اُس نے گنہگاروں کو بچانے کے لیے کیا!

> ''اُس نے انسانی شکل میں ظاہر ہو کر، اپنے آپ کو فروتن کردیا، اور موت تک فرمانبردار رہا، بلکہ صلیبی موت تک۔ *اس لیے خُدا نے اُسے نہایت ہی اونچا درجہ دیا، اور اُسے وہ نام عطا فرمایا جو ہر نام سے اعلٰی ہے*: تاکہ یسوع کے نام پر ہر کوئی گھٹنوں کے بل جھک جائے . . . اور ہر زبان خُدا باپ کے جلال کے لیے، اقرار کرے کہ یسوع مسیح خُداوند ہے'' (فلپیوں 11-8:2).

لیکن یہ بھی غور کریں، کہ یسوع کی بچانے کی تمام قوت کے ساتھ، وہ اُنہیں نہیں بچائے گاجو یہ نہیں سوچتے کہ اُنہیں بچائے جانے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ سپرجیئن نے لکھا ہے،

> اگر [آپ] کا کوئی گناہ نہیں ہے تو وہ اُس سے [آپ] کو پاک نہیں کر سکتا ۔ کیا وہ کرسکتا ہے؟ . . . آپ بہت اچھے قابلِ احترام لوگ ہیں، جنہوں نے اپنی تمام زندگیوں میں کبھی کوئی غلطی نہیں کی ہے؛ یسوع آپ کے لیے کیا ہے؟ بیشک ، آپ اپنا راستہ ناپ سکتے ہیں، اور اپنے آپ کی خود حفاظت کر تے ہیں . . . افسوس! یہ بےوقوفی ہے . . . اگر آپ اپنے گریبان میں جھانکیں، آپ کا دل اس قدر آلودہ ہے جس قدر کالی آتشدان کی چمنی جسے کبھی بھی صاف نہیں کیا گیا۔ [آپ] کے دل غلاظتوں کے کنویں ہیں۔ کاش، کہ آپ یہ دیکھ سکتے، اور اپنی جھوٹی راستبازی کو چھوڑتے! [لیکن] اگر آپ نہیں کریں گے، تو پھر یسوع میں آپ کے لیے کچھ نہیں ہے۔ وہ گنہگاروں سے اپنا جلال حاصل کرتا ہے، ناکہ آپ کی طرح کے خود پر غرور کرنے والے لوگوں سے۔ لیکن، آپ قصور دارو، وہ کرے گا . . . اپنے قصوروں کا اعتراف کریں، بہت خوشی کے ساتھ یہ بات یاد رکھیں کہ وہ چار باتیں جو یسوع نے کیں، وہ گنہگاروں کے ساتھ تعلق میں کی، اور یہی وجہ ہے کہ اُس نے گنہگاروں کے ساتھ تعلق میں وہ باتیں کی کہ آج کے دِن اُس کو جلال اور عزت اور شاہانت کا تاج پہنایا گیا ہے . . . [اِس لیے] میں کس قدر دل کے ساتھ [آپ سے درخواست کرتا ہوں] کہ خُدا کے بیٹے پر بھروسہ کریں، جس نے قصوار انسانوں کے لیے اپنے بدن کا خون بہایا اور مرا! اگر آپ اُس پر بھروسہ کریں گے، وہ آپ کو دھوکہ نہیں دے گا، بلکہ آپ بچائے جائیں گے، اور ایک ہی دفعہ میں ہمیشہ کےلیے بچائے جائیں گے (سپرجیئن، ibid. ، صفحہ 95).

آمین! ’’جی ہاں، میں جانتا ہوں!‘‘ اسے ایک مرتبہ پھر گایئے!

> اور میں جانتا ہوں، جی ہاں میں جانتا ہوں، یسوع کا خون گھٹیا ترین گنہگار کو پاک صاف کر سکتا ہے؛
> اور میں جانتا ہوں، جی ہاں میں جانتا ہوں، یسوع کا خون گھٹیا ترین گنہگار کو پاک صاف کر سکتا ہے۔
> (’’جی ہاں، میں جانتا ہوں!‘‘ شاعر آعنا ڈبلیو۔ واٹرمین Anna W. Waterman، 1920).

لُبِ لُباب

مسیح کے جلال کا نقطہ آغاز
THE SOURCE OF CHRIST'S GLORY

(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 14)
(SERMON NUMBER 14 ON ISAIAH 53)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہیمرز کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

’’اِس لیے میں اُسے بزرگوں کے ساتھ حصّہ دوں گا، اور وہ زور آوروں کے ساتھ لُوٹ کا مال بانٹ لے گا؛ کیونکہ اُس نے اپنی جان موت کے لیے اُنڈیل دی: اور وہ خطا کاروں کے ساتھ شمار کیا گیا؛ کیونکہ اُس نے بُہتیروں کے گناہ اُٹھا لیے، اور خطا کاروں کی شفاعت کی‘‘ (اشعیا 12:53).

1۔ اوّل، اُس نے اپنی جان موت کے لیے اُنڈیل دی،اشعیا 12:53الف؛
یوحنا 30:19، 17:10؛ 1۔ پطرس 18:3؛ زبور8:2؛ کلسیوں 15:2 .

2۔ دوئم، وہ خطاکاروں کے ساتھ شمار کیا گیا، اشعیا 12:53ب؛ لوقا 34:7؛
مرقس 27:15-29؛ لوقا 39:23-43 .

3۔ سوئم، اُس نے بہتیروں کے گناہ اُٹھا لیے، اشعیا 12:53ج؛ 1پطرس 24:2.

4۔ چہارم، اُس نے خطاکاروں کی شفاعت کی، اشعیا 12:53د؛
لوقا 34:23؛ عبرانیوں 25:7؛ فلپیوں 8:2-11 .

یسوع میں سادہ ایمان
(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 15)
SIMPLE FAITH IN JESUS
(SERMON NUMBER 15 ON ISAIAH 53)
(Urdu)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہائیمرز، جونیئر کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

لاس اینجلز کی بپتسمہ دینے والی عبادت گاہ میں دیا گیا ایک واعظ
خُداوند کے دِن کی صبح، 21جولائی، 2013
A sermon preached at the Baptist Tabernacle of Los Angeles
Lord's Day Morning, July 21, 2013

''وہ اُس کی مانند تھا جسے دیکھ کر لوگ مُنہ موڑ لیتے ہیں'' (اشعیا 3:53).

''وہ اُس کی مانند تھا جسے دیکھ کر لوگ مُنہ موڑ لیتے ہیں۔'' دورِ حاضر کے ایک تبصرہ نگار نے کہا کہ یہ الفاظ اسرائیل کی ''ایک مصلوب مسیحا کے لیے شدید نفرت اور خُدا کے متجسم بیٹے کے لیے احترام کی کمی'' کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ اُنہوں نے مسیح کے زمانے میں صرف یہودی لوگوں کو شامل کرنے کے لیے اِس آیت کو محدود کیا۔ مگر مجھے وہ اچھا لگا جو موڈی Moody نے کہا، ''بائبل تبصروں پر بہت زیادہ روشنی ڈالتی ہے۔'' جی نہیں، وہ آیت محض اسرائیل کی مسیح کے لیے شدید ناپسندیدگی کی ہی نشاندہی نہیں کرتی۔ اِس کو آیت کے ذریعے سے واضح کیا جا چکا ہے۔ یہ کہتی ہے، ''اُسے لوگوں نے حقیر جانا اور مسترد کیا۔'' صرف یہودیوں ہی کے بارے میں نہیں، بلکہ عام لفظوں میں ''لوگوں کے بارے میں! ''لوگوں نے مسترد کیا'' – محض یہودیوں کے ہی ذریعے سے نہیں۔ ''بائبل تبصروں پر شدید روشنی ڈالتی ہے۔''

لوتھر Luther نے ''کلام پاک کی مشابہت'' کے بارے میں بات کی۔ اُس عظیم اصلاح کار کا مطلب تھا کہ ہمیں کلام پاک کا موازنہ یہ جاننے کے لیے کہ خُدا نے ایک موضوع کے بارے میں بائبل کے دوسرے حصوں میں کیا کہا کلام پاک سے ہی کرنا چاہیے۔ اشعیا7:49 میں ہم پڑھتے ہیں،

> ''اسرائیل کا فدیہ دینے والا اور قُدوس خداوند اُس سے جو حقیر جانا گیا اور جس سے قوموں نے نفرت کی اور جو حکمرانوں کا خادِم ہے، یوں فرماتا ہے... '' (اشعیا 7:49).

لِہذا، یہاں بھی، ہمیں پتا چلتا ہے کہ ''لوگ'' عام طور پر یسوع، اُس ''پاک خُدا'' کی تحقیر کرتے تھے۔ نئے عہدنامے میں خود یسوع نے کہا،

> ''اگر دنیا تُم سے دشمنی رکھتی ہے تو یاد رکھو کہ اُس نے پہلے مجھ سے بھی دشمنی رکھی ہے'' (یوحنا 18:15).

اِن آیات میں، ہم دیکھتے ہیں کہ دُنیا میں برگشتہ لوگ یا تو مسیح سے شدید نفرت کرتے ہیں یا وہ اُس سے اپنا مُنہ موڑ لیتے ہیں اور اُس کے بارے میں سوچتے بھی نہیں ہیں۔

> ''وہ اُس کی مانند تھا جسے دیکھ کر لوگ مُنہ موڑ لیتے ہیں'' (اشعیا 3:53).

لوگ یسوع سے اپنے مُنہ بہت طریقوں سے موڑتے ہیں۔ یہاں پر اُن میں سے تین ہیں۔

1. اوّل، کچھ وہ ہیں جو مسیح سے اپنے مُنہ مکمل حقارت سے موڑ لیتے ہیں۔

میں پادری وورمبرانڈ Wurmbrand کی کتاب ***مسیح کے لیے اذیت سہی Tortured for Christ*** پڑھتا رہا ہوں۔ پادری وورمبرانڈ نے اُن ہولناکیوں کے بارے میں بتایا جن سے وہ اشتراکیت پسندوں کی وجہ سے جو مسیح سے نفرت کرتے ہیں گزرے۔

> بغیر کسی وقفے کے اذیتیں اور درندگی جاری رہی۔ جب میں ہوش گنوا بیٹھتا یا شدید اذیتوں سے اقرار کی مذید کوئی اور اُمیدیں پیش کرنے کے لیے مدہوشی میں چلا جاتا تو مجھے میرے قیدخانے کے چھوٹے سے کمرے میں

واپس بھیج دیا جاتا۔ وہاں میں پڑا رہتا، بغیر کسی کی توجہ کے اور ادھموا، تاکہ کچھ تھوڑی بہت قوت پا لوں اور وہ پھر سے دوبارہ مجھ پر کام شروع کر سکیں۔ بہت سے اِس مرحلے پر مر گئے...گزرتے سالوں میں، بے شمار دوسرے قیدخانوں میں، اُنہوں نے میری کمر کے چار مہرے توڑے، اور بہت سی دوسری ہڈیاں۔ اُنہوں نے میرے جسم کی درجنوں جگہوں پر اذیتوں کے نقش و نگار بنائے۔ اُنہوں نے میرے بدن میں اٹھارہ سوراخ بنائے اور جلائے...

یہ سُننے کے لیے – ہمیں دِن میں سترہ سترہ گھنٹے بیٹھنا پڑتا – ہفتوں، مہینوں، سالوں کے لیے

اشتراکیت پسندی اچھی ہے!
اشتراکیت پسندی اچھی ہے!
اشتراکیت پسندی اچھی ہے!
مسیحیت بیوقوفی ہے!
مسیحیت بیوقوفی ہے!
مسیحیت بیوقوفی ہے!
چھوڑ دو!
چھوڑ دو! چھوڑ دو!

(رچرڈ وورمبرانڈ، ٹی ایچ۔ ڈی۔ Richard Wurmbrand, Th. D.، ***مسیحی کے لیے اذیت سہی*** ***Tortured for Christ***، لِیونگ سیکریفائز کُتب Living Sacrifice Books، اشاعت 1998، صفحات 38، 39)۔

اُنہوں نے مبالغہ آرائی سے کام نہیں لیا تھا۔ میں اُنہیں بہت اچھی طرح سے جانتا تھا۔

اشتراکیت پسندوں اور دوسرے اشتراکیت کا پرچار کرنے والوں کے ذریعے سے مسیح کے لیے نفرت بہت شدید ہے۔ ہم امریکہ میں آج بھی اشتراکیت کا پرچار کرنے والوں اور اُن کے پیروکاروں کی جانب سے مسیح کے خلاف بہت بڑے بڑے حملوں کو دیکھتے ہیں – وائٹ ہاؤس سے لیکر سکول ہاؤس تک۔ اونچی نشستوں میں لوگ اب مسیح سے اپنے مُنہ مکمل کراہت میں موڑ رہے ہیں۔ وہ جو مسیح اور اُس کے پیروکاروں کو نیچا دکھاتے ہیں یقینی طور پر ہماری تلاوت کو پورا کرتے ہیں،

''وہ اُس کی مانند تھا جسے دیکھ کر لوگ مُنہ موڑ لیتے ہیں'' (اشعیا 53:3).

2۔ دوئم، وہ لوگ ہیں جو مسیح سے عدم دلچسپی کے ذریعے سے اپنے مُنہ موڑ لیتے ہیں۔

یقیناً یہ آج کی صبح یہاں پر آپ میں سے کچھ کو بیان کرتا ہے! آپ کبھی ایک مسیحی کو نقصان پہنچانے کا یا یہ ''مسیحیت بیوقوفی ہے'' چیخنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ آپ خوف سے سکڑ جائیں گے جب میں آپ کو بتاؤں گا کہ اُن اشتراکیت پسندوں نے پادری وورمبرانڈ کے ساتھ کیا کِیا تھا۔ آپ کہیں گے، ''میں کبھی بھی ایسا کام نہیں کروں گا!'' میں آپ کا یقین کرتا ہوں۔ میں نہیں سوچ سکتا کہ آپ کبھی بھی یسوع پر اُن درندہ صفت اشتراکیت پسند اِیذا رسانوں میں سے ایک کی مانند حملہ کریں گے۔ اور اِس کے باوجود!... اور اِس کے باوجود!... *آپ یسوع کے لیے اپنی سردمہر عدم دلچسپی کے ذریعے سے* ہماری تلاوت کو پورا کرتے ہیں،

''وہ اُس کی مانند تھا جسے دیکھ کر لوگ مُنہ موڑ لیتے ہیں'' (اشعیا 53:3).

آپ گرجہ گھر کےلیے آتے ہیں اور محض یہاں پر بیٹھتے ہیں۔ آپ کی آنکھیں بوجھل ہوتی ہیں جب میں یسوع کے بارے میں بات کرتا ہوں۔ آپ میں سے کچھ تو اپنی آنکھیں تک بند کر لیتے ہیں۔ آپ میں سے دوسرے اپنے دِل بند کر لیتے ہیں۔ سردمہر عدم دلچسپی کے ساتھ آپ یسوع سے اپنے مُنہ موڑ لیتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ یہاں تک کہ ایک شخص جو کہ ایک مبلغ ہوتا ہے وہ بھی ایسا کر سکتا ہے؟ جب میں سان فرانسسکو کے شمال میں مغربی بپتسمہ دینے والوں سیمنری میں تھا تو وہاں پر ٹام فریڈرک نامی ایک طالب علم تھا۔ مگر ایک اِتوار خود اُس کے اپنے واعظ نے اُس کے دِل کو چیر کر رکھ دیا۔ اُس نے اِس قدر شدت کے ساتھ رونا شروع کر دیا کہ وہ مذید اور منادی نہ کر پایا۔ وہ منبر سے نیچے اُتر آیا اور الطار پر دوزانو ہو گیا۔ وہاں اُس نے نجات دہندہ کے لیے اپنی محبت کی کمی کی توبہ مانگی۔ وہاں، اپنی حیرت زدہ مذہبی جماعت کے سامنے، اُس نے یسوع سے اپنے مُنہ کو موڑنا روکا تھا۔ اُس نے نجات دہندہ پر بھروسہ کیا، اور وہ ایک حقیقی مسیحی بن گیا۔ وہ ایک نہایت رحم دِل انسان بن گیا۔ اور میرے ہوسٹل کے مشترکہ سونے کے کمرے میں اُن لوگوں کے ساتھ آیا جو ہر جمعرات کی شام وہاں پر میرے ساتھ دعا میں شامل ہوتے تھے۔ اُس نے اُن پروفیسروں کے خلاف جو بائبل پر حملہ کرتے تھی میری پُشست پناہی کی۔ وہ میرے ساتھ گیا جب ہم

نے سیمنری کے صدر کا سامنا اُس کے صدر دروازے پر کیا تھا۔ اُس نے میری تائید کی تھی حالانکہ اُنہوں نے اُس کو ''ہائیمرز کے دیوانوں'' میں سے ایک کہا تھا۔ اُس نے ایک برگشتہ مغربی بپتسمہ دینے والے مبلغ بنے ہوئے رہنے سے ایک حقیقی مسیحی بنے ہوئے رہنا قبول کیا تھا۔ اُس کی تبدیلی رونما ہوئی تھی جب اُس نے سردمہری کے ساتھ عدم دلچسپی سے یسوع کے ساتھ پیش آنا چھوڑ دیا تھا۔

ٹام چند ایک ہفتے قبل ہی فوت ہوا۔ میں نے اُس کی بیوی کو کچھ روپے بھیجے۔ یہ کم از کم تھا جو میں اپنے شکریہ کے اظہار کے لیے اُس کے لیے کر سکتا تھا جو اُس نے 1970 کی ابتدائی دہائی میں گولڈن گیٹ تھیالوجیکل سیمنری میں بائبل کے لیے جنگ میں میرا ساتھ دینے کے لیے کیا تھا۔ اور میں خُدا کا یسوع کے لیے ٹام کے دِل کو کھولنے پر شکر گزار ہوں، جب وہ خود اپنے ہی واعظ کی منادی کرتے ہوئے کافی مدت پہلے ایک اِتوار کی صبح بچا لیا گیا تھا۔

کوئی کہتا ہے، ڈاکٹر ہائیمرز، آپ نہیں چاہیں گے کہ میں ٹام فریڈرک جیسا بنوں، کیا آپ چاہیں گے؟'' خُداوند میری مدد کرے! میں آسمان میں فرشتوں کی موجودگی میں خوشی مناؤں گا اگر آپ آدھے ہی ویسے شخص بن جائیں جیسا کہ وہ تھا! آپ میں سے کچھ وہ نوجوان لوگ ہیں جو یہاں پر ہفتہ در ہفتہ بے فکری سے، بغیر بیدار ہوئے اور عدم دلچسپی کے ساتھ بیٹھتے ہیں – میں خُداوند سے خواہش کرتا ہوں کہ کم از کم آپ تھوڑے بہت ہی ٹام کی مانند ہو جائیں!

اب، اِس کو اِس طرح سے لیں – کیا ہوتا اگر آپ 1971 یا 1972 میں گولڈن گیٹ سیمنری میں ہوتے؟ کیا ہوتا اگر آپ وہاں پر کسی اور گرجہ گھر کی جانب سے ہوتے اور میں آپ کا پادری نہ ہوتا؟ ابھی سوچیں! کیا آپ نے میری پُشست پناہی کی ہوتی جب میں نے اُن پروفیسروں کا سامنا کیا تھا جنہوں نے بائبل پر حملہ کیا تھا؟ ابھی سوچیں! کیا آپ نے میری پُشست پناہی کی ہوتی؟ یا آپ نے اِس کو ''سردمہری'' سے لیا ہوتا اور بحث و تکرار سے دور ہی رہے ہوتے؟ سوچیں!

اب، اگر آپ خود کے ساتھ ایماندار ہیں تو آپ میں سے کچھ کو ماننا پڑے گا کہ آپ سردمہر اور لاتعلق ہی رہے ہوتے۔ آخر کو، آپ نے بھی اپنی ڈگری لینی چاہی ہوگی اور وہاں سے ''ہائیمرز کے دیوانوں'' میں سے ایک کا لَیبل لگوائے بغیر نکلنا چاہا ہوگا، کیا آپ نے نہیں چاہا ہوگا؟ آپ یکدم جیسے کہ ابھی ہیں اچانک ہی نہیں بدل گئے ہوں گے اور مسیح کے لیے جوشیلے ہو گئے ہونگے، کیا آپ ہوئے ہونگے؟ سوچیں! میں یقین کرتا ہوں کہ آپ میں سے وہ جو تفتیشی کمرے میں زبردستی آتے جاتے رہے ہیں اُس آزاد خیال سیمنری میں میرے حامی نہیں رہے ہونگے۔ جی نہیں، آپ بالکل اتنے ہی سردمہر اور عدم دلچسپ ہستی رہے ہونگے جتنے کہ آپ ابھی ہیں! آپ اُن کے ساتھ شامل ہو گئے ہوتے جو کہتے ہیں،

''وہ اُس کی مانند تھا جسے دیکھ کر لوگ مُنہ موڑ لیتے ہیں'' (اشعیا 53:3).

3. سوئم، یہاں وہ ہیں جنہوں نے مسیح سے اپنے مُنہ غفلت میں موڑ لیے ہیں۔

آپ نے ایک لمبی مدت تک یسوع سے اپنے مُنہ موڑے رکھے ہیں۔ آپ پرواہ نہیں کرتے چاہے میں یسوع کے بارے میں منادی کروں یا نہ کروں۔ اگر میں نفسیات پر بات کروں تو آپ اپنی نشستوں پر سیدھے ہو جائیں گے اور توجہ کے ساتھ سُنیں گے۔ اگر میں سیاست پر بات کرتا ہوں تو آپ اپنی نشستوں پر آگے کی جانب جُھک جائیں گے تاکہ آپ ایک ایک لفظ سُن پائیں۔ اُن موقعوں پرجب میں بائبل کی پیشن گوئیوں پر بات کرتا ہوں تو آپ واعظ پر پوری توجہ دیتے ہیں۔ چند ایک ہفتے پیشتر جب میں نے آسمان پر بات کی تھی تو آپ نے انتہائی توجہ سے سُنا تھا، دھیان کے ساتھ سُن رہے تھے کیونکہ آپ کے لیے وہ ایک نیا موضوع تھا۔ مگر جیسے ہی میں خوشخبری پر واپس آیا تو آپ کی آنکھیں بوجھل ہو گئیں۔ جب میں یسوع کے بارے میں بات کرتا ہوں تو آپ کی دلچسپی ختم ہو جاتی ہے! کیا آپ ایسا نہیں کرتے؟ کیا آپ ایسا نہیں کرتے؟

آپ نوجوان لوگ کالج میں مطالعے پر کافی وقت اور قوت صرف کرتے ہیں۔ آپ گھنٹوں لگا تار مطالعہ کرتے ہیں تاکہ آپ اپنی جماعتوں میں اچھا کر سکیں۔ آپ مطالعے کے لیے صبح جلدی اُٹھ جاتے ہیں۔ آپ مطالعے کے لیے رات گئے تک جاگتے ہیں۔ میں خوش ہوں کہ آپ کرتے ہیں کیونکہ اگر آپ ابھی اپنے سکول میں بہتر کارکردگی نہیں دکھاتے تو اپنے پیشے میں بہتر کارکردگی نہیں دکھائیں گے۔ میں آپ کو سکول میں سخت محنت کے ساتھ مطالعہ کرتے رہنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ مگر آپ نے کبھی بھی بائبل کے مطالعے کے لیے معمول سے ایک گھنٹہ بھی زیادہ نہیں رُکے، یا اِن واعظوں کا مطالعہ کرنے کے لیے جو کہ ہر اِتوار کو آپ کو چھپی ہوئی صورت میں پیش کیے جاتے ہیں۔ آپ نے تو مسیح کے بارے میں مطالعہ کرنے کے لیے ایک گھنٹہ پہلے اُٹھنے کے لیے سوچا بھی نہیں ہوگا جو آپ کی گناہ سے بھرپور جان کو بچانے کے لیے مر گیا تھا۔ اُس مسیح کے مقابلے میں جو آپ سے محبت کرتا ہےاور جو آسمان میں آپ کے لیے دعائیں مانگ رہا ہے، آپ کو دُنیا میں ہر ایک بات زیادہ اہم دکھائی دیتی ہے۔

حتیٰ کہ یہاں گرجہ گھر میں، جب میں یسوع کے بارے میں منادی کر رہا ہوتا ہوں، آپ اپنے ذہن کو اُن باتوں پر لگا دیتے ہیں جو اُس یسوع کے مقابلے میں آپ کو زیادہ اہم دکھائی دیتی ہیں۔ اور جب آپ تفتیشی کمرے کے لیے آتے ہیں تو میں آپ کو یسوع کے بارے میں باتیں کرتا ہوں نہیں سُن پاتا۔ آپ خود کےبارے میں بات کرتے ہیں مگر میں آپ کو یسوع کے بارے میں بات کرتا ہوا نہیں سُن پاتا۔ میں کبھی کبھار آپ کو عقیدوں

اور بائبل کی آیت پر بات کرتا ہوا پاتا ہوں، لیکن میں آپ کو یسوع بخود کے بارے میں باتیں کرتا ہوا نہیں سُن پاتا! وہ آپ کے خیالات میں ہوتا ہی نہیں ہے۔ زیادہ اوقات آپ صرف جو آپ محسوس کرتے ہیں – یا محسوس نہیں کرتے اُس کے بارے میں بات کرتے ہیں! آپ خود کو یقین دلانے کے لیے احساس کی تلاش کر رہے ہوتے ہیں، مگر آپ یسوع بخود کو تلاش نہیں کر رہے ہوتے ہیں۔ آپ اپنی یقین دہانی کی کمی کے بارے میں بات کرتے ہیں مگر آپ نجات دہندہ کے بارے میں بات نہیں کرتے جو کہ واحد ہستی ہے جو آپ کی نجات کے لیے یقین دلا سکتی ہے! آپ میں سے کچھ سوچتے ہیں، ''میں ٹوٹے ہوئے دِل والا نہیں ہوں۔'' میں آپ سے کہتا ہوں، ''ٹوٹے ہوئے دِل کی تلاش مت کریں، یسوع کی جانب نظر ڈالیں!'' لیکن جب میں اُس کے نام کا تزکرہ کرتا ہوں تو آپ کی آنکھیں نم ہو جاتی ہیں اور آپ سوچتے ہیں، ''مجھے ایک احساس کی ضرورت ہے۔ مجھے بچا لیے جانے کے احساس کی ضرورت ہے! میں کہتا ہوں، ''جی نہیں، آپ کو اگر کسی کی ضرورت ہے تو وہ یسوع ہے۔'' مگر جب میں اُس کے نام کا تزکرہ کرتا ہوں تو آپ کی دلچسپی فوراً ہی ختم ہو جاتی ہے۔ میں کہتا ہوں، یسوع پر ابھی نظر ڈالیں جو صلیب پر آپ کے لیے خون بہا رہا ہے۔'' مگر آپ واپس اپنے پر ہی نظر ڈالتے ہیں۔ آپ خود میں ایک احساس کی تلاش کرتے ہیں! میں آپ کو خود سے نظریں ہٹا کر یسوع کی طرف دیکھنے کے لیے مجبور نہیں کر سکتا! میں نبی کا حوالہ دیتا ہوں جس نے کہا، ''جب تک خُداوند مِل سکتا ہے اُس کے طالب رہو، جب تک وہ نزدیک ہے اُسے پکارو'' (اشعیا6:55)۔ لیکن آپ خود میں ایک احساس یا جذبے کی تلاش کرتے ہیں بجائے اِس کے کہ مسیح بخود کو تلاش کریں، جو آپ سے اِس قدر محبت کرتا ہے!

''وہ اُس کی مانند تھا جسے دیکھ کر لوگ مُنہ موڑ لیتے ہیں'' (اشعیا 3:53)۔

میں آپ سے یسوع سے مُنہ موڑنے سے رُکنے کے لیے پوچھ رہا ہوں۔ جس لمحے آپ یسوع بخود کی جانب رُخ کرتے ہیں، وہ آپ کو بچا لیتا ہے۔ آپ غالباً بچا ہوا ''محسوس'' نہیں کرتے۔ جس دِن میں یسوع سے بچایا گیا تھا، میں نے نجات پایا ہوا ''محسوس'' نہیں کیا تھا۔ میں تو اُس دِن یہاں تک نہیں جانتا تھا کہ میں نجات پا چکا تھا جب تک کہ کئی مہینے نہیں گزر گئے۔ اگر اُس دِن میں نے کچھ محسوس کیا تھا تو وہ یسوع تھا! اُس سے پہلے میں یسوع میں یقین کرتا تھا، مگر اُس دِن – میں صرف اتنا کہہ سکا – وہاں یسوع تھا! یہ ایک انتہائی ابتدائی ایمان تھا، مگر یہ یسوع میں ایمان تھا، انتہائی سادہ، انتہائی ابتدائی – لیکن یہ یسوع تھا!

پادری وورمبرانڈ نے جب وہ منادی کرنے کی وجہ سے قید میں تھا تو اشتراکیت پسندوں کے ذریعے سے مسیح کے لیے بے شمار لوگوں کو اذیتیں سہتے ہوئے دیکھا تھا۔ اُنہوں نے بے شمار قیدیوں کو بھی دیکھا تھا، اور یہاں تک کہ اشتراکیت پسند نگہبانوں کو بھی یسوع پر بھروسہ کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ پادری وورمبرانڈ نے کہا،

> ایک مرتبہ وہ فرد ایمان تک پہنچ جاتا ہے – *حتیٰ کہ انتہائی ابتدائی ایمان* – یہ ایمان نشوونما کرتا اور بڑھتا ہے۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ وہ فتح کرے گا کیونکہ ہم زیرزمین کلیسیا والے اِسے بار بار فتح کرتے ہوئے دیکھ چکے ہیں۔ مسیح اشتراکیت پسندوں اور دوسرے ''ایمان کے دشمنوں'' سے محبت کرتا ہے۔ اُنہیں مسیح کے لیے جیتا جا سکتا ہے اور جیتنا ضروری ہے (وورمبرانڈ Wurmbrand، ibid.، صفحہ 115)۔

وہ ڈاکو جو یسوع کے پہلو میں صلیب پر مرا تھا زمین چھوڑ چکنے کے چند ہی منٹوں میں نجات پا گیا تھا۔ وہ انتہائی کم جانتا تھا۔ اُس کا ایمان پادری وورمبرانڈ کے الفاظ استعمال کرنے کے لیے انتہائی ''ابتدائی'' تھا۔ مگر وہ اُسی لمحے میں بچا لیا گیا تھا جب اُس کے دِل نے یسوع پر بھروسہ کیا تھا۔ اور نجات دہندہ نے اُس کو بتایا تھا، ''تو آج ہی میرے ساتھ فردوس میں ہوگا'' (لوقا23:43)۔ مجھے یوں لگتا ہے جیسے یہاں پر آج کی صبح غالباً کوئی ہے جو کم از کم اتنا ہی یسوع پر بھروسہ کر سکتا ہے جتنا کہ اُس شخص نے کیا تھا۔ یہ شاید انتہائی سادہ، ''ابتدائی بھروسہ ہو، لیکن اگر آپ یسوع پر کبھی اتنا سا ہی بھروسہ کر لیں خود پر ثبوت کے لیے نظر ڈالے بغیر، صرف یسوع پر بھروسہ کرنے اور اُس کو اُسی حد تک رہنے کے لیے، بغیر کسی خود کے معائنے کے، یسوع آپ کو بچا لے گا۔ سادہ، کمزور، ''ابتدائی''، یسوع میں بچوں جیسا ایمان – یہی سب کچھ ہے جس کی آپ کو ضرورت ہے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ بھی خود پر نظر مت ڈالیں۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ بھی کسی قسم کے احساس کے لیے تلاش مت کریں۔ سادگی کے ساتھ یسوع کی جانب رُخ کریں اور یہیں پر خود کو چھوڑ دیں۔ اِس کے ساتھ مت اُلجھیں۔ اِس کا معائنہ مت کریں۔ اِس کا تجزیہ مت کریں۔ صرف یسوع پر بھروسہ کریں اور اِس کو اِسی پر چھوڑ دیں۔ یسوع خود ہی باقی سب کچھ کر لے گا۔ حتیٰ کہ جس وقت آپ سو رہے ہوتے ہیں، یسوع میں ایمان کا یہ بیج اُگ جائے گا۔ مگر آپ کو یسوع بخود پر بھروسہ کرنا چاہیے – ہمیشہ اِسی قدر تھوڑا سا، ہمیشہ اِسی قدر سادہ سا، ہمیشہ اِسی قدر ٹھہرا ہوا سا، ہمیشہ اِسی قدر ابتدائی سا۔ آپ یسوع پر اِس ہی قدر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ آپ اُس کے پاس جا سکتے ہیں اور اِس کو اُسی پر چھوڑ دیں، یقین دہانی کے لیے خود اپنے احساسات کی پڑتال کیے بغیر۔ اِس کو یسوع کے پاس ہی چھوڑ دیں۔ تب، یہاں تک کہ جب آپ رات کو سوتے ہیں تو ایمان کا یہ بیج، جیسا کہ پادری وورمبرانڈ نے کہا، ''نشوونما کرتا اور بڑھتا'' ہے۔ ایک انتہائی کمزور، ابتدائی، جھجھکتے ہوئے، یسوع میں ایمان کی ہی آپ کو ساری ضرورت

ہے! اُس گیت کو دوبارہ سُنیں جو مسٹر گریفتھ Mr. Griffith نے گایا۔ یہ یسوع میں ایک سادہ ابتدائی سے ایمان کی بات کرتا ہے، بغیر کسی احساس کے!

میری روح رات ہے اور میرا دِل سخت لوہا ہے –
میں دیکھ نہیں سکتا، میں محسوس نہیں کر سکتا؛
نور کے لیے، زندگی کے لیے، مجھے التجا کرنی چاہیے
سادہ سے ایمان میں یسوع سے!
(''یسوع میں In Jesus'' شاعر جیمس پروکٹر James Procter، 1913)۔

ہم آپ کے ساتھ دعا مانگیں گے اگر آپ ہم سے چاہتے ہیں۔ ہم آپ کی ایک حقیقی مسیحی بننے میں مدد کرنا چاہتے ہیں۔ صرف اپنی نشست چھوڑیں اور اجتماع گاہ کی پچھلی جانب ابھی چلے جائیں۔ ڈاکٹر کیگن Dr. Cagan آپ کو دعا مانگنے کے لیے ایک خاموش جگہ پر لے جائیں گے۔ آپ جائیں جبکہ میں وہ گیت دوبارہ گاتا ہوں۔

میں ہزاروں مرتبہ ناکام کوشش کر چکا ہوں
اپنے خوف کو دبانے کے لیے، اپنی اُمیدوں کو بڑھانے کے لیے؛
مگر مجھے جس چیز کی ضرورت ہے، بائبل کہتی ہے،
ہمیشہ سے صرف یسوع ہی ہے۔

میری روح رات ہے اور میرا دِل سخت لوہا ہے –
میں دیکھ نہیں سکتا، میں محسوس نہیں کر سکتا؛
نور کے لیے، زندگی کے لیے، مجھے التجا کرنی چاہیے
سادہ سے ایمان میں یسوع سے!
(''یسوع میں In Jesus'' شاعر جیمس پروکٹر James Procter، 1913)۔

ڈاکٹر چعین Dr. Chan مہربانی سے آئیں اور اُن کے لیے دعا مانگیں جنہوں نے ردعمل کا اظہار کیا۔ آمین۔

لُبِ لُباب

یسوع میں سادہ ایمان

(اشعیا 53 باب پر واعظ نمبر 15)

SIMPLE FAITH IN JESUS

(SERMON NUMBER 15 ON ISAIAH 53)

ڈاکٹر آر۔ ایل۔ ہائیمرز، جونیئر کی جانب سے
by Dr. R. L. Hymers, Jr.

''وہ اُس کی مانند تھا جسے دیکھ کر لوگ مُنہ موڑ لیتے ہیں'' (اشعیا 53:3).

(اشعیا49:7؛ یوحنا15:18)

1. اوّل، کچھ وہ ہیں جو مسیح سے اپنے مُنہ مکمل حقارت سے موڑ لیتے ہیں، اشعیا53:3 .
2. دوئم، وہ لوگ ہیں جو مسیح سے عدم دلچسپی کے ذریعے سے اپنے مُنہ موڑ لیتے ہیں، اشعیا53:3 .
3. سوئم، یہاں وہ ہیں جنہوں نے مسیح سے اپنے مُنہ غفلت میں موڑ لیے ہیں، اشعیا55:6؛ 53:3؛ لوقا23:43 .